

القلم پشاور

ہفت روزہ

532

WEEKLY ALQALAM-e-PESHAWAR

www.alqalamonline.com



۱۰تا۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ

رنگ و نور

سعدی کے قلم سے



اصلی مالدار

اللہ تعالیٰ کے تین مخلص بندے ایک ''بچی'' پر جھگڑ رہے تھے......

چھوٹی سی ، پیاری سی......حور جیسی بچی......

جھگڑا اس بات پر تھا کہ کون اس کو پالے گا؟......اس کے ''ابا جانی'' تو شہید ہو چکے ہیں......کتنا دکھ ہوتا ہے جب آج سگے بھائی ''جائیداد'' پر لڑتے ہیں......زمین، پلاٹ اور مال پر لڑتے ہیں...... بھائیوں میں اگر لڑائی ہو تو اس بات پر ہونی چاہیے کہ...... بھائی میرا حصہ تم لے لو......دوسرا کہے میں کیوں لوں؟ آپ میرا حصہ لے لو...... مال دینے سے ہی بڑھتا ہے اور پھر بھائی کا تو بہت حق ہوتا ہے......مگر یہاں جو سچا قصہ عرض کرنا ہے اس میں لڑائی جائیداد پر نہیں اور جھگڑا کرنے والے دو سگے بھائی ہیں...... اور ایک رشتہ داری کے اعتبار سے غیر ہے...... یہ پیاری لخت جگر تھی حضرت سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی......اور جھگڑنے والے تین حضرات کے نام تھے......حضرت علی، حضرت جعفر اور حضرت زید......رضی اللہ تعالیٰ عنہم......

اللہ کرے ہمارے اندر بھی شہداء کرام کے بچوں کی کفالت کا یہی جذبہ پیدا ہو جائے......

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے بڑھ کر بچی کو اُٹھا لیا......اور اپنی اہلیہ محترمہ کے سپرد کر دیا کہ ہم نے اسے پالنا ہے...... یہ میرے چچا جان کی بیٹی ہے......مگر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فوراً آگے بڑھے اور فرمایا! نہیں اس کو پالنا میرا حق ہے...... یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری اہلیہ ہے......جھگڑا ان دو میں رہتا تو خاندان کی داخلی بات تھی......مگر اس خوش نصیب بچی کے تو ہر طرف چچا ہی چچا تھے......ایمان کا رشتہ، اُس زمانے میں خاندان کے رشتہ سے طاقتور تھا......حضرت زید رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور فرمایا......نہیں اس بچی کو پالنے کا حق میرا ہے...... یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے......تینوں بڑے حضرات تھے، جنگجو، مجاہد، بہادر، معزز اور بات کے پکے......کوئی اپنے اس حق سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں تھا...... معاملہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا کہ اب فیصلہ آپ ﷺ ہی فرما سکتے ہیں......معاملہ بچی کا تھا اور بچی کو باپ سے زیادہ ماں کی ضرورت ہوتی ہے......

آپ ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ فرما دیا......اور فرمایا

''الخالۃ بمنزلۃ الامّ''

خالہ ماں کے قائم مقام ہوتی ہے......

گویا کہ فیصلہ ان تینوں حضرات کے حق میں ہونے کی بجائے......خالہ کے حق میں چلا گیا...... کیونکہ اصل میں ''بچی'' کی مصلحت مقصود تھی...... پھر آپ ﷺ نے سعادت پر جھگڑا کرنے والے ان تینوں حضرات کو انعامات سے نوازا......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

انت منی بمنزلۃ ھارون وانا منک

آپ میرے لئے اس طرح ہیں جس طرح موسیٰ کے لئے ہارون......اور میں آپ سے ہوں......

(دوسری روایت میں وضاحت ہے کہ......

آپ میرے لئے اس طرح ہیں ، جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہارون علیہ السلام ......لیکن میری بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا......)

اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اَشبہت خَلقی وخُلقی

کہ آپ شکل وصورت اور اَخلاق میں میرے مشابہ ہیں

اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

یا زید انت اخونا ومولانا

اے زید آپ ہمارے بھائی اور دوست ہیں......(مسند احمد، ابوداؤد)

سبحان اللہ! ایک شہید کی بچی کے لئے خیر خواہی کرنے والے......تینوں حضرات کو کیسے کیسے القابات اور انعامات ملے......اور ان تینوں کو اللہ تعالیٰ نے شہادت بھی عطا فرمائی......کل رات کو ایک صحافی کا کالم پڑھ لیا......کالم کیا تھا! کالک تھی کالک...... گوگل ویب سائٹ نے اپنے ایک ہندو ملازم کو بیس کروڑ ڈالر کا چیک دیا ہے کہ...... یہ اس ملازم کی سالانہ تنخواہ ہے......ساتھ یہ اعلان بھی کر دیا کہ یہ دنیا میں سب سے بڑی تنخواہ ہے......بس یہ خبر اور چیک کی رقم پڑھتے ہی ہمارے مسلمان کالم نویس پر ''حال'' طاری ہو گیا......جس طرح اولیاءِ کرام پر اللہ تعالیٰ کا کلام سن کر حال طاری ہوتا ہے اور پھر وہ ''اللہ، اللہ'' کے ذکر میں گم اور مدہوش ہو جاتے ہیں......اسی طرح یہ ''کالم نویس'' بیس کروڑ کی رقم پڑھ کر مدہوش ہو گیا......چھوٹے سے کالم میں بار بار بیس کروڑ، بیس کروڑ، بیس کروڑ کی قوالی کی ...... خیالات اور تصورات میں کئی بار بیس کروڑ کے چیک کو چوما اور چاٹا......اور پھر اس ہندو ملازم کی شان میں پورا شاہنامہ لکھ ڈالا......اور اس کو ''عقلمند'' قرار دے کر باقی لوگوں کو ''بیوقوف'' ہونے کی گالی دے ڈالی......انا للہ وانا الیہ راجعون

خود کو مسلمان کہنے والے شخص کا یہ کالم......کم از کم مجھے تو شدید اذیت میں مبتلا کر گیا......بہت دیر تک نیند نہ آئی......کیا کل قارون کی شان میں بھی ایسے قصیدے لکھے جائیں گے؟...... کیا بہت سے ڈالروں کا گند سر پر اُٹھا لینا ہی کامیابی اور عقلمندی ہے؟......دل پر جب تکلیف کا حملہ شدید ہوا تو......توجہ ہٹانے کے لئے ذہن کو کامیاب لوگوں کی طرف متوجہ کیا...... ہمارے زمانے کے کامیاب لوگ......تب شہداءِ کرام کے باوقار، مستغنی چہرے مسکرانے لگے......بیس کروڑ کا محتاج ہونا کامیابی ہے یا بیس کروڑ کو تھوک کے برابر نہ سمجھنا کامیابی؟......

فقیر عطاء اللہ شہیدؒ ایسی شان سے مسکراتے تھے......جس طرح پوری دنیا کے بادشاہ ہوں...... اور بادشاہ بھی ایسا جس کی ہر حاجت پوری ہو چکی ہو......آج کل کے بادشاہ بھی اپنی کئی ضرورتوں کے بارے میں پریشان اور بے چین رہتے ہیں......کسی کو صحت نہیں ملتی تو کسی کو محبت میں ناکامی رہتی ہے ......جبکہ ان شہداءِ کرام کے اطمینان کا یہ حال ہے کہ......کوئی ان کے قدموں میں بیس کروڑ نہیں بیس ارب ڈالر بھی ڈال دے تو وہ اس پر ایک نظر ڈالنا بھی گوارا نہ کریں......فرعون مر گیا، قارون دھنس گیا......تعمیرات کی ماہر قومِ ثمود غارت ہو گئی......جسمانی اور عسکری قوتوں کی سپر پاور قومِ عاد تباہ ہو گئی......وہ جن کو اپنی معیشت پر ناز تھا بے نشان ہو گئے...... روشن خیالوں کی آئیڈیل لوط علیہ السلام کی قوم ملیامیٹ ہو گئی......آج جن کے پاس اربوں ڈالر ہیں یہ بھی خزاں کے زرد پتوں کی طرح گمنامی کی مٹی میں دفن ہو جائیں گے......اللہ تعالیٰ بار بار فرماتے ہیں: ماضی کے لوگوں کا انجام دیکھو، اس سے عبرت پکڑو...... مال کے حریص اور لالچی نہ بنو......مگر ہم پھر بھی ایک ہندو مشرک کے بیس کروڑ دیکھ کر......بیس کروڑ بیس کروڑ کی دھمال ڈال دیں......تو اس سے بڑی بیوقوفی، بد نصیبی ، بدبختی اور بدعقلی اور کیا ہوسکتی ہے؟......

لوگ دنیا میں آتے ہیں......طرح طرح کی ایجادیں کرتے ہیں......یہ ہمارے زمانے کے لوگوں کی غلط فہمی ہے کہ وہ ترقی یافتہ ہیں......ماضی کے لوگوں اور تہذیبوں نے بھی بہت کچھ بنایا...... آج پلاسٹک پہننے والے اُس زمانے کو کیوں بھول جاتے ہیں جب لوگ سونے چاندی سے......نرم کپڑے بنا لیتے تھے...... اور پہاڑوں کے اندر محلات کھڑے کر دیتے تھے......یہ سب کچھ دنیا میں چلتا رہا ہے اور چلتا رہے گا......اصل کامیابی ایمان میں ہے......اصل دولت کلمہ طیبہ کی دولت ہے......اصل ترقی نماز میں ہے...... اور اصل عزت اور سربلندی جہاد فی سبیل اللہ میں ہے...... روزی اور مال اللہ تعالیٰ نے مقدر فرما دیا ہے......اور انسان کو حکم فرمایا ہے کہ......وہ حلال روزی کے لئے مناسب محنت کرے......اسلام نے نہ تجارت سے روکا ہے نہ زراعت سے......نہ سائنس سے روکا ہے نہ ٹیکنالوجی سے......نہ مال کمانے سے روکا ہے اور نہ محنت کرنے سے......

مگر کامیابی اسی کو سمجھ لینا کہ کلمہ ہو یا نہ ہو بس مال زیادہ ہونا چاہیے...... یہ بدترین ملحدانہ سوچ ہے......میں جب مسجد جاتا ہوں اور وہاں چھوٹے چھوٹے بچوں کو قرآن مجید پڑھتے دیکھتا ہوں تو......دل خوشی اور محبت سے بھر جاتا ہے...... یہ خوش نصیب بچے کتنی عظیم دولت حاصل کر رہے ہیں......ان کو جو چیک مل رہا ہے وہ قیامت تک...... اور جنت میں بھی کیش ہوتا رہے گا...... یہ جو سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص اور سورۃ الکوثر جیسے خزانوں کے مالک بن رہے ہیں......ایسے خزانے جن کا مال کبھی ختم نہیں ہوتا...... ان بچوں کے والدین کو سلام جنہوں نے اپنے بچوں پر احسان کیا کہ......ان کو قرآن مجید کی تعلیم کے لئے بھیجا...... آج آپ کو ایسے کروڑوں مسلمان مل جائیں گے جو سورہ فاتحہ درست تلفظ کے ساتھ نہیں پڑھ سکتے...... ان کے والدین نے ان پر ظلم کیا......اُن کو صرف انگریزی سکھائی جو وقتی ضرورت ہے......اور سورہ فاتحہ نہ سکھائی جو ہمیشہ کی ضرورت ہے......مسجد اور مدرسہ کے مسکین نظر آنے والے بچے......جو چندے کی روٹی کھا کر قرآن مجید اپنے سینوں میں محفوظ کر رہے ہیں...... یہ مجھے بل گیٹس، مارک زکر برگ......اور لکشمی متل سے زیادہ مالدار نظر آتے ہیں......بیماریوں سے بھرے ، پریشانیوں سے اَٹے اور ہمیشہ کی ناکامی کی طرف دوڑتے اَرب پتی...... اگر ان بچوں کی خوشی، آسودگی اور اطمینان کو دیکھیں تو حسد سے مر جائیں......میں جب ان والدین کو دیکھتا ہوں جن کی اولاد جوان ہو چکی ہے......اور ان کی اولاد میں تین صفات موجود ہیں......کلمہ طیبہ، نماز کی پابندی اور جہاد فی سبیل اللہ...... تو حقیقت میں مجھے اُن پر رشک آتا ہے...... اللہ کرے میری اولاد بھی جب جوان ہو تو ان تین صفات سے مالا مال ہو......کلمہ طیبہ اُن کے دلوں میں ایسا اُترا ہوا ہو کہ......کوئی خوف یا کوئی لالچ انہیں کلمہ طیبہ سے نہ ہٹا سکے......اور نماز کے وہ ایسے پابند ہوں کہ......کسی ایک نماز کو قضا کرنے کا تصور نہ کریں......اور جہاد فی سبیل اللہ کے وہ شیدائی ہوں...... جہاد ہی انسان کے دل کو ایسا خوبصورت بناتا ہے کہ......اللہ تعالیٰ خود اُس دل کا خریدار بن جاتا ہے......ذکر، فکر، مراقبے بھی بڑی نعمت ہیں......اُن سے دل شیشے کی طرح صاف ہو جاتا ہے......انسان روحانی سیریں کرتا ہے......اس کے تصورات کی دوربین دور دور تک دیکھتی ہے...... مگر جہاد انسان کے دل کو ''بہادر'' بناتا ہے......اور بہادر دل ہی اسلام اور امت مسلمہ کے کام آتا ہے ......حضرت اقدس مولانا حاجی عبد الرحیم صاحب ولایتیؒ بہت بڑے ولی تھے......صاحبِ خواب اور صاحبِ کشف......صاحبِ توجہ اور صاحبِ حال...... پھر وہ حضرت سید احمد شہیدؒ کے قافلے میں شامل ہوئے......دل پاک اور صاف تھا تو انہوں نے جہاد کے مقام کو جلد دیکھ لیا......تب فرماتے تھے کہ ......جہاد کا ایک لمحہ......میرے ماضی کے سالہا سال کی محنت اور ریاضت سے اَفضل ہے...... بے شک انہوں نے سچ فرمایا......مگر جہاد اور جہادی محنت کے مقام کو ہر کوئی نہیں سمجھتا......حتی کہ بہت سے مجاہدین کو بھی یہ مقام معلوم نہیں...... جہاد اور جہادی محنت کا حقیقی مقام معلوم ہو جائے تو پھر......جان دینا بھی آسان ......جیل کاٹنا بھی آسان......اور اس راستے کی ہر ہجرت اور ہر قربانی برداشت کرنا آسان ہو جائے......

اے شہداءِ اسلام......آپ کی عظمت......اور آپ کے مقام کو دل کی گہرائی سے سلام......اصل مالدار آپ ہو......اصل دولت مند، اصل کامیاب......

لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ ،لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اللھم صل علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

☆......☆......☆

اسلام نے نہ تجارت سے روکا ہے نہ زراعت سے......نہ سائنس سے روکا ہے نہ ٹیکنالوجی سے......نہ مال کمانے سے روکا ہے اور نہ محنت کرنے سے......مگر کامیابی اسی کو سمجھ لینا کہ کلمہ ہو یا نہ ہو بس مال زیادہ ہونا چاہیے...... یہ بدترین ملحدانہ سوچ ہے......

میں جب ان والدین کو دیکھتا ہوں جن کی اولاد جوان ہو چکی ہے......اور ان کی اولاد میں تین صفات موجود ہیں......کلمہ طیبہ، نماز کی پابندی اور جہاد فی سبیل اللہ......تو حقیقت میں مجھے اُن پر رشک آتا ہے......اللہ کرے میری اولاد بھی جب جوان ہو تو ان تین صفات سے مالا مال ہو......

ضروری اطلاع

عصر حاضر کے معرکۃ الآراء ''مسئلہ خلافت'' سے متعلق امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم کالم صفحہ البیان (نمبر ۵) پر ملاحظہ فرمائیں، جسے ماہنامہ ''المرابطون'' کے شکریہ کے ساتھ افادۂ قارئین کیلئے پیش کیا جا رہا ہے......



حقیقی محبت یہ ہے......

کلمۂ حق

مولانا محمد منصور احمد

i.maqsood313@yahoo.com

محبت بظاہر ایک بہت ہی مختصر اور آسان لفظ ہے لیکن اس کے نتائج اور ثمرات بے پناہ ہیں۔اس لفظ کو آج کی دنیا نے اتنا بدنام کر دیا ہے کہ اب اصل اور سچی محبت کی بات عجیب سی لگتی ہے۔لوگوں نے کبھی اس فانی دنیا کی چیزوں سے محبت کی تو ایسی محبت بھی بہت جلد فنا ہو گئی۔کسی نے اس اعلیٰ جذبے کو کسی ناپاک چیز کے ساتھ وابستہ کیا تو خود یہ محبت بھی ناپاک ہو گئی، لیکن اس دنیا کے سب سے زیادہ سمجھدار اور ہوشیار وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے جذبۂ محبت کو اُس ذاتِ پاک کے ساتھ جوڑ دیا' جو پاک بھی ہے اور حی و قیوم بھی ، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ کیلئے ہے' وہ ہی ذات اول بھی ہے اور آخر بھی ، وہ ہی ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔

اس طرح ان لوگوں کی محبت نہ صرف بقاءِ دوام پا گئی بلکہ ان کیلئے دنیا و آخرت کی تمام سعادتوں کے حاصل ہونے کا ذریعہ بھی بن گئی۔یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے اپنے آپ کو محبت الٰہی میں ایسا فنا کر دیا کہ پھر انہیں اس کے سوا کائنات میں کچھ بھی اچھا نہیں لگتا تھا۔

مشہور محدث حافظ ابن حجرؒ نے '' المنبہات '' میں لکھا ہے کہ حضرت یحییٰ بن معاذؒ اپنی مناجات میں یوں عرض کیا کرتے تھے:

الٰھی لا یطیب اللیل الا بمنا جاتک ، ولا یطیب النھار الا بطاعتک ، ولا تطیب الدنیا الا بذکرک ، ولا تطیب الاخرۃ الا بعفوک ، ولا تطیب الجنۃ الا برویتک

(یا اللہ! مجھے تو یہ رات اچھی نہیں لگتی مگر تجھ سے راز و نیاز کے ساتھ ، اور یہ دن مجھے اچھا نہیں لگتا مگر تیری عبادت کے ساتھ، اور مجھے یہ دنیا اچھی نہیں لگتی مگر تیرے ذکر کے ساتھ اور مجھے آخرت بھلی نہیں لگتی مگر تیری معافی کے ساتھ اور مجھے تو جنت بھی صرف اس لیے اچھی لگتی ہے کہ اُس میں تیرا دیدار ہوگا)

یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں:

'' عفوہ یستغرق الذنوب ، فکیف رضوانہ ؟ ورضوانہ یستغرق الامال ، فکیف حبہ ؟ و حبہ یدھش العقول ، فکیف ودہ ؟ وودہ ینسی مادونہ ، فکیف لطفہ؟''

(جب اس کی معافی تمام گناہوں کو ڈھانپ لیتی ہے تو اس کی رضا کا کیا عالم ہوگا ؟ اور جب اس کی رضا امیدوں کو سمیٹ لیتی ہے تو اس کی محبت کیسی ہوگی ؟ اور جب اس کی محبت کا یہ عالم ہو کہ وہ عقلوں کو حیران کر دے تو اس کی مودت کیسی ہو گی ؟ اور اس کی مودت تو سب کچھ بھلا دے گی تو اس کا لطف کیسا ہو گا ؟)

انسان جتنی زیادہ اللہ سے محبت کرتا ہے اتنی ہی زیادہ ایمان کی لذت اور مٹھاس حاصل ہوتی ہے اور جس کا دل اللہ کی محبت سے بھر جائے اللہ اسے دوسروں کی محبت ، ڈر اور ان پر بھروسہ کرنے سے بے نیاز کر دیتا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کی محبت ہی ایک ایسی چیز ہے جو دلوں کو بے نیاز کر دیتی ہے اور دنیا کی حرص وہوس کو ختم کر دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی حقیقی محبت یہ ہے کہ آپ خود کو مکمل طور پر اس ذات کے حوالے کر دیں جس سے آپ محبت کرتے ہیں یہاں تک کہ آپ کے پاس کچھ نہ رہے اور اللہ کی سچی و حقیقی محبت وہ ہے جو دیگر تمام محبتوں پر غالب اور مقدم رہے اور بندے کی تمام تر محبتیں اُسی اللہ کی محبت کے تابع وتحت ہونی چاہئیں ، اسی میں بندے کی سعادت اور کامیابی ہے۔

اپنے نفس، روح اور مال ودولت کی محبتوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت پر قربان کر دینا ، پھر ظاہری و باطنی طور پر اس کی موافقت کرنا ، پھر اللہ کی محبت میں ہونے والی کوتاہیوں کو جاننا ، سمجھنا ، الغرض ، آپ مکمل طور پر اپنے محبوب (رب) کے فرماں بردار بن جائیں اور اپنے نفس کو اُسی کی رضا کی خاطر وقف کر دیں ، اور اس کے ساتھ ساتھ محبوب (اللہ) کی یاد میں ہی دل لگائیں اور ہمیشہ اپنی زبان سے اُسی اللہ کا ذکر کریں یہ ہے سچی اور پکی محبت ۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حصول کے لیے یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللھم انی اسالک حبک ، وحب من یحبک ، وحب عمل یقر بنی الیٰ حبک

(میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں، اور اس شخص کی محبت جس سے تو محبت کرتا ہے، اور اس عمل کی محبت جس کی بدولت تیری محبت حاصل ہوتی ہے)

اللہ کی محبت بندے کو فرض ، واجب اور مستحب (پسندیدہ) کام کرنے اور حرام اور مکروہ (ناپسند) کام چھوڑنے کی ترغیب دلاتی ہے اور دل کو ایمان کی لذت اور مٹھاس سے بھر دیتی ہے۔

ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا ، وبالاسلام دیناً وبمحمد رسولاً

(جو اللہ کے رب ہونے پر ، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا)

اللہ کی محبت دل سے ہر اس چیز کو نکال دیتی ہے جس سے اللہ کو نفرت ہوتی ہے، اور جسم کے اعضاء بھی اللہ کی محبت کی بدولت اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار ہو جاتے ہیں، جس کی وجہ سے دل مطمئن ہو جاتا ہے ایک حدیث قدسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ ، وبصرہ الذی یبصر بہ ، ویدہ التی یبطش بھا ، ورجلہ التی یمشی بھا

(اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کی وہ سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی وہ بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا وہ ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا وہ پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے)۔

محبت کرنے والا محبت میں ایسی مٹھاس حاصل کر لیتا ہے جو تمام پریشانیوں کو بھلا دیتی ہے اور اس کی مٹھاس کا اندازہ صرف اسے ہی ہوتا ہے جس نے اسے چکھا ہو۔

اللہ کی نافرمانی اور مخالفت سے روکنے والے اسباب میں سب سے قوی سبب اللہ کی محبت ہے ، کیونکہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کی ہر بات مانتا ہے ۔اور محبت کی پکڑ دل پر جتنی زیادہ مضبوط ہو گی اتنا ہی زیادہ بندہ فرماں بردار ہو گا اور نافرمانی سے بچے گا۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اُس کے احکام کی مخالفت تو محبت کمزور ہونے کی وجہ سے ہی ہوتی ہے۔

جب محبت خضوع وخشوع سے خالی ہو جائے تو یہ محض ایک ایسا دعویٰ ہوتا ہے جس کی کوئی قیمت نہیں ، اور یہی حال ان لوگوں کا ہوتا ہے جو اللہ کی محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن اللہ کا حکم نہیں مانتے اور نہ ہی سنتِ نبوی پر عمل کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے اقوال ، اعمال اور عبادت میں اسے اپناتے ہیں۔

جو شخص بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہیں کرتا وہ نہ تو اللہ سے محبت کرتا ہے اور نہ ہی اس کا دعویٰ کرنے کا اسے کوئی حق ہے ۔ ایسا شخص شیطان تو ہوسکتا ہے ، اللہ تعالیٰ کا ولی ہرگز نہیں ، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کی بات نقل کرتے ہوئے فرمایا:

وقالت الیھود والنصاری نحن ابناء اللہ و احباوہ (المائدۃ ۱۸)

(یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں)۔

تو محض دعویٰ تو ہر ایک کر لیتا ہے ، اللہ تعالیٰ نے ان کے دعوے کو باطل قرار دیتے ہوئے حقیقت کو واضح کیا اور فرمایا:

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنو بکم واللہ غفور رحیم (آل عمران : ۳۱)

(کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے)۔

جیسے دنیا میں ہر چیز کی کوئی علامت اور دلیل ہوتی ہے ، اسی طرح اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامات ہیں جن میں سے دو یہ ہیں کہ...... اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار بندوں سے محبت کرنا اور اس کے نافرمان لوگوں سے دشمنی رکھنا اور اُن سے جہاد کرنا اور اللہ کے دین کا دفاع کرنے والوں کی مدد کرنا۔

اللہ کی محبت کے اسباب بے شمار ہیں۔اگر ہم ان میں غور وفکر کریں تو ہمیں بھی یہ نعمت نصیب ہوسکتی ہے۔

پہلا سبب......اللہ کی بے شمار اور لاتعداد نعمتوں کو جاننا۔

وان تعد وانعمۃ اللہ لا تحصوھا (النحل ۱۸)

(اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو تم اسے نہیں کر سکتے)۔

دوسرا سبب......اللہ کے پیارے نام اور صفات کو پہچاننا، جو اللہ کو پہچان لے تو اسے اس سے محبت ہو جاتی ہے ، اور جسے اللہ سے محبت ہو جائے وہ اس کی اطاعت بھی کرتا ہے اور جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے اللہ اسے عزت دیتا ہے اور جسے اللہ عزت دے تو اُسے اپنی رحمت میں جگہ دیتا ہے اور جسے اللہ کی رحمت نصیب ہو گئی تو اس سے بڑا خوش نصیب کوئی نہیں۔

تیسرا اور اہم سبب ......آسمانوں اور زمینوں کی خلقت میں غور وفکر کرنا اور اللہ کی ان مخلوقات پر غور کرنا جو اس کی عظمت ، قدرت ، جلال ، کمال ، بڑائی ، نرمی ، رحمت اور شفقت کی دلیل ہیں۔

چوتھا سبب......سچائی اور اخلاص کے ساتھ ناجائز خواہشات نفسانی کی مخالفت کرنا ، کیونکہ یہ بندے پر اللہ کے فضل اور محبت کا ذریعہ ہے۔

پانچواں سبب...... کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا، اور محبت کرنے والا اپنے محبوب کا ہی کثرت سے ذکر کیا کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الذین امنوا وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ (الرعد : ۲۸)

(جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں)۔

محبت ایسی چیز ہے جو انسان کو اپنے محبوب کے علاوہ سب سے بیگانہ کر دیتی ہے اور انسان اُسی کی رضا اور خوشی میں اپنا سب کچھ قربان کر ڈالتا ہے اور پھر بھی دل سے یہی آواز آتی ہے کہ:

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا''

سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک انبیاء کرام علیہم السلام کی استقامت اور قربانیوں کی لازوال داستانیں ، حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور اہل بیتؓ عظام کے ایمان افروز واقعات اور اس امت کے مفسرین ، محدثین ، مجاہدین ، فقہاء ، اولیاء اور اچھے مسلمانوں کی کہانیاں' یہ سب محبت الٰہی کے کرشمے ہیں۔

کاش! ہم بھی اپنی زندگیوں کو دنیائے فانی محبت میں ضائع کرنے کے بجائے' اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھپا دیں تو پھر ہر مشکل آسان' ہر مقصد حاصل اور ہر سعادت ہماری جھولی میں ہوگی۔

☆......☆......☆

اظہار تعزیت

ہم مولانا محمد افضل (خلیفہ مجاز سید نفیس شاہ صاحبؒ)، بھائی نور حسین (دالبندین) کے والد محترم ، بھائی یسین (عزیز آباد کراچی) کے والد، بھائی حامد (مردان) کی خالہ ،عبد الماجد شاہ (حجامہ معالج) کے کمسن بیٹے اور محترم محمد امین صاحب (رینالہ خورد) کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔آمین

منجانب

امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

و ادارہ القلم

وفا کی راہ چل رہے ہیں

وفا کی راہ چل رہے ہیں، پھول کیا تو خار کیا!

جہاد کے یہ مرحلے ہیں، جیت کیا تو ہار کیا!

ستم کا جو رواج ہو ، عدو کا جو مزاج ہو

ہماری اس سے جنگ ہے، تو جنگ سے فرار کیا!

یہ جنتوں کی گود ہے، شہادتوں کی سیج ہے

چلو محاذ جنگ کی طرف، یہ انتظار کیا!

غلام جس کے ہو چلے، اسی کے ہاتھ فیصلہ

رضائے حق کی راہ میں ، یہ قید کیا یہ دار کیا!

جہاد ہی سے کام ہے، حالات جس طرح بھی ہوں

اگر ہیں سازگار کیا، نہیں ہیں سازگار کیا!

خزاں نے جو دیئے ہیں زخم ، ان کا اب تو فکر ہے

خبر نہیں ذرا ہمیں، ہے نغمۂ بہار کیا!

لٹا چکے ہیں جان و دل، نوید وصل ہی پہ ہم

تڑپ رہے ہیں شوق میں، سکون کیا قرار کیا!

کہاں کریم کا کرم، کہاں ہماری بندگی!

عطائیں اس قدر ہوں تو، سجود کا شمار کیا!

وہ جس پہ ہم نثار ہیں، وہی بلا رہا ہے اب

اِدھر اُدھر یہ دیکھنا، جمیل بار بار کیا!

پروفیسر انور جمیل

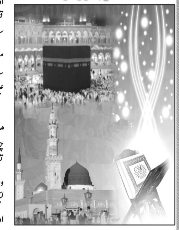


صفحہ ہدایت



قرآنی افادات

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ



کامیابی کی ضمانت خواہشات نہیں حقائق ہیں

لیس بامانیکم ولا امانی اہل الکتاب من یعمل سوء یجزبہ

''نہ تمہاری تمناؤں سے کام چلتا ہے اور نہ اہل کتاب کی تمناؤں سے، جو شخص کوئی برا کام کرے گا وہ اس کے عوض سزا دیا جائے گا؟ (سورۃ النساء:۱۲۳)

خواہشات اور حقائق میں فرق

دنیا میں دو چیزیں ہمیشہ سے رہی ہیں اور وہی انسانی نفسیات اور فطرت انسانی کا خاصہ ہیں، ایک تو ہیں خواہشات اور ایک ہیں حقائق۔ سنت اللہ بھی یہی ہے اور عقل کا فیصلہ بھی یہی ہے کہ اس دنیا میں اقوام وملل کی قسمتوں، ان کی تقدیر اور جرأت کے آگے یہ بھی کہتا ہوں کہ مذاہب اور ان کی عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا معاملہ واقعات وحقائق کے ساتھ ہے، خواہشات کے ساتھ نہیں ہے۔ قرآن مجید میں آپ کو یہ دونوں چیزیں علیحدہ علیحدہ ملیں گی۔

''لیس بامانیکم ولا امانی اہل الکتاب من یعمل سوء یجزبہ'' اس آیت میں دونوں چیزوں کی پوری نمائندگی ہے۔ جہاں تک خواہشات کا تعلق ہے اخلاقی وعقلی حیثیت سے یہاں تک کہ دینی وروحانی حیثیت سے کیسی ہی عزیز اور قابل احترام ہوں لیکن فیصلہ خواہشات پر نہیں ہے۔ ''لیس بامانیکم'' اور یہ بھی قرآن کی حکمت ہے کہ ''ولا امانی اہل الکتاب'' سے پہلے ''لیس بامانیکم'' فرمایا تا کہ یہ خیال نہ ہو جہاں تک مذاہب باطلہ کا تعلق ہے ان کی خواہشات پر کیا فیصلہ ہوگا؟ ان کی کیا قیمت ہے؟ تو پہلے کہا اور یہ قرآن مجید کا امتیاز ہے کہ تمہاری اور آپ یہ بھی دیکھ لیجئے کہ مخاطب کون ہے؟ مخاطب بعد کی آنے والی نسلیں تو بعد میں ہیں، ثانوی درجہ میں ہیں، مخاطب صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین ہیں، اصحاب بیعت رضوان، اصحاب بدر رضوان علیہم اجمعین ہیں اور عشرہ مبشرہ رضوان علیہم اجمعین ہیں۔ ان سب کو مخاطب کرکے فرمایا گیا ''لیس بامانیکم'' ''تمہاری خواہشات پر بھی فیصلہ نہیں ہے'' ولا امانی اہل الکتاب '' ہمارے یہاں اٹل قانون یہ ہے کہ ''من یعمل سوء یجزبہ'' یعنی عمل کا نتیجہ ظاہر ہوگا۔ اس کو عمومی دائرے میں لیں تو ''من یعمل سوء یجز بہ'' کا تعلق صرف عالم آخرت ہی سے نہیں ہے بلکہ اس تکوینی دنیا اور عالم آخرت دونوں سے ہے۔ ہمارے یہاں قانون یہ ہے کہ جو عمل کرے گا اس کی جزا ظاہر ہوگی۔

بقائے انفع

دنیا میں ہمیشہ سے بلکہ آخری دور میں خاص کر یورپ میں ایک مسلمہ حقیقت کے طور پر یہ اصول تسلیم کیا گیا اور جس کو Survival of Fittest کے عنوان سے یاد کیا جاتا ہے۔

''بقاء اصلح'' جو زیادہ صالح ہوگا وہ باقی رہے گا۔ اس کی بنیادیں مذہبی کتابوں اور مذہبی انسانوں کے بیانات میں تلاش کی جاسکتی ہیں۔ قرآن مجید میں اس سے بھی آگے کا اصول بیان کیا گیا ہے، جو نفسیات قرآنی اور نفسیات دینی سے زیادہ مطابقت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ جو دوسرا قانون ہے وہ بقائے انفع کا۔ ''فاما الزبد فیذھب جفاء واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض'' (الرعد۱۷) اس میں ایک حکمت ہے جو قابل غور ہے۔ ''بقائے اصلح'' کا فیصلہ بڑا مشکل ہے۔ ''اصلح'' اصل میں اسم تفضیل کا صیغہ ہے، اشیائے صالحہ میں اصلح کا فیصلہ اشیائے فاسد میں صالح کا فیصلہ نہیں ہے۔ اشیائے صالحہ جن کو زندگی کا حق ہے جو کشمکش حیات میں پوری اُتر سکتی ہیں وہ چیزیں وہ نہیں ہیں بلکہ ان اشیائے صالحہ میں اصلح کون سا ہے اس کا فیصلہ کون کرے گا، کون سی عدالت کرے گی، لیکن فطرت انسانی شروع سے ایسی ہے کہ نافع کا فیصلہ تو جلد کر لیتی ہے۔

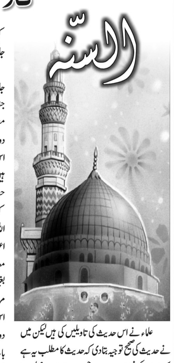
نافع کا فیصلہ

نافع کا فیصلہ ہر دور میں یعنی علم وترقی کے انتہائی عروج کے زمانے میں بھی اور علم وترقی کی پستی اور ابتدائی حالت میں بھی۔ نافع کا فیصلہ فطرت انسانی کی وہ صلاحیت ہے وہ ملکہ ہے جو ہمیشہ رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں (چونکہ یہ کتاب کتاب انسانیت ہے پوری نوع انسانی کو یہ صحیفہ دیا گیا ہے یہ ہر دور کا ہے، اور عقلی وعلمی، روحانی وعملی جتنی سطحیں ہوسکتی ہیں ان سب پر حاوی ہیں) اس لئے قرآن مجید نے اس کو بقائے اصلح پر نہیں چھوڑا بلکہ بقائے انفع کا اصول بتایا ہے۔

ہم میں سے ایک بچہ بھی یہ سمجھ جاتا ہے کہ یہ اس کے لئے زیادہ مفید ہے اس سے اس کو زیادہ آرام ملے گا۔ والدین کے حق میں اس کا یہی تجربہ ہوتا ہے کہ وہ ان کو انفع سمجھتا ہے۔ اپنے عزیز واقارب کو وہ انفع سمجھتا ہے۔ جو زیادہ پڑھے لکھے تجربہ کار اور عقلمند ہوتے ہیں ان کے متعلق بھی بچہ اگر وہ فاتر الاستعداد نہیں ہے۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی اصطلاح میں وہ بھی یہ اندازہ کرلیتا ہے کہ یہ میرے لئے زیادہ مفید ہے۔ تو بقائے انفع ایک ایسا اصول ہے جو نوع انسانی اور تاریخ انسانی کے ہر دور اور نوع انسانی کی ہر نسل میں وہ کام دیتا ہے۔ تو قرآن مجید نے یہ کہہ دیا ''فاما الزبد فیذھب جفاء واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض'' میں نے یہ تمہید اس لئے بیان کی کہ خواہشات اور حقائق یہ دو چیزیں ہیں اور اس میں قومی، ملی، حکومتی، انفرادی اور عوام کی جمہوری سطح پر بڑی غلطی ہے کہ خواہشات کو خواہشات سے بہ نسبت حقائق کے زیادہ وابستگی رہی ہے۔

حقائق کو صحیح طور پر محسوس نہ کرنا اور ان حقائق کا تقاضہ پورا نہ کرنا یہ ایسی غلطی ہے کہ اس میں بڑی بڑی طاقتور حکومتیں رومن ایمپائر اور پرشین ایمپائر اور پھر اخیر میں خلافت اندلس کی مستحکم وسیع اور طویل المیعاد سلطنت اور اسی طریقے سے خلافت عباسیہ اور پھر خوارزم شاہ کی وہ شہنشاہی کہ جو ساری اسلامی سلطنتوں کو اس نے اپنے اندر ضم کرلیا تھا۔ اگر ہم ان کی تاریخ پڑھیں گے اور ان کے زوال کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو حقائق سے نظر پوشی نظر آئے گی۔

☆......☆......☆



کلامِ ہادئ عالم ﷺ

معارفِ نبوی

علماء نے اس حدیث کی تاویلیں کی ہیں لیکن میں نے حدیث کی صحیح توجیہ بتادی کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایمان کی فضیلت یہ ہے، جس دن ایمان حاصل ہوا اس کی برکت سے دوزخ کی آگ حرام ہوگئی، اب اگر کوئی شخص ایمان لانے کے بعد ایمان کے منافی کام بھی کرتا ہے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد، چاہے معاف کردے، چاہے سزا دے اور یہی عقیدہ ہے اہل سنت والجماعت کا کہ تمام اہل ایمان ایک نہ ایک وقت جنت میں چلے جائیں گے بشرطیکہ ایمان صحیح سلامت چلا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا ایمان قبر تک صحیح سلامت لے جائے! تو خواہ کیسا ہی گناہگار ہو، کسی نہ کسی وقت میں جنت میں ضرور جائے گا، دوزخ اس پر حرام ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ رہنے کے لئے دوزخ حرام ہوگئی، دوزخ میں ہمیشہ نہیں رہے گا، اب رہا گناہوں کا مسئلہ کہ اس نے جو گناہ کئے ہیں، اس کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں، ایک یہ کہ اپنی رحمت سے، اپنے فضل سے بغیر کسی حساب وکتاب کے، بغیر کسی پکڑ دھکڑ کے معاف فرمادیں کہ ''جاؤ معاف کردیا'' وہ آدمی خواہ کتنا ہی گناہگار ہو، اگر اللہ تعالیٰ اپنے قصور وار کو معاف کردیں تو کسی کو کیا اعتراض؟ یا کسی کو کوئی اشکال؟ وہ مالک ہے، جسے چاہے معاف کرے، تمہیں کیا اعتراض؟ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو بغیر سزا کے معاف فرمادیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو کسی کا مرتبہ ظاہر کرنے کے لئے یوں کہہ دیں کہ تم سفارش کرو اس کی، ہم معاف کریں گے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو دوزخ میں ڈال کر اس کو تھوڑا سا پاک کردیں۔ بھائی! بات یہ ہے کہ دھوبی کپڑوں کو ان کا میل اتارنے کے لئے بھٹی میں ڈالتا ہے تو گناہگاروں کا میل اُتارنے کے لئے ان کو بھٹی میں ڈال دیں گے، وہاں سے نکال کر پھر ایک نہر ہے جنت کے سامنے، جس کا نام ہے ''نہر حیات'' آب حیات وہاں غوطہ دیں گے، جہنم سے اس حالت میں نکلیں گے کہ جل کر کوئلہ ہوگئے ہوں گے، کالے رنگ کے، وہاں جب اس نہر میں غوطہ دے کر نکالیں گے تو چودھویں رات کے چاند سے زیادہ چہرے چمکتے ہوں گے، باقی اہل ایمان کو دوزخ میں ڈالا جانا، سزا دینے کے لئے نہیں بلکہ پاک کرنے کے لئے ہے، اسی لئے بزرگ فرماتے ہیں کہ یہیں پاک ہوکر چلے جاؤ، وہاں پاک کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ گندے جاؤ گے تو پھر وہاں پاک کرنے کی ضرورت پیش آئے گی، توبہ کا صابن لگا کر رگڑ رگڑ کر ذرا مانجھو اس کو، ایمان کے دامن کو خوب مانجھو، خوب رگڑو اور مجاہدے کے پاؤڈر سے بھی دھلواس کو، جیسے دھوبی دیا کرتا ہے تا کہ سارا میل کچیل دور ہوجائے، پاک صاف ہوکر جاؤ، ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔

تو یہ ہے اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ایمان والوں کے بارے میں، اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کی جزاء یہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کیا جائے اور اس پر دوزخ حرام کردی جائے، باقی شرط یہ ہے کہ بعد میں ایمان کے منافی کوئی کام نہ کرے، اگر ایمان کے منافی کوئی کام کرتا ہے تو ایمان کی برکت سے کسی نہ کسی وقت میں نجات ضرور ہوگی، لیکن یہ جو میل کچیل اور گندگیاں اس نے اپنے اردگرد لپیٹ لی ہیں، ان کو یا تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ویسے ہی پاک کردیں گے یا کسی کی شفاعت کروادیں گے یا اگر چاہیں اور اُن کی حکمت مقتضی ہو تو دوزخ میں غوطہ دے دیں، پاک کرنے کے لئے۔

دوسری بات حق تعالیٰ شانہ کی توحید اور آنحضرت ﷺ کی نبوت کا قائل ہونا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ دین اسلام سب کا سب قبول کرلیا دل سے، جان سے، زبان سے، پورے دین کو اور دین کی ایک ایک بات کو قبول کرلیا، یہ ہے ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' لیکن اس حدیث میں تین باتیں اور آگئیں، ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اور ایک جنت میں دوزخ کا مسئلہ، یہ خصوصیت کے اعتبار سے ذکر کیا کہ اگر کسی عیسائی کو مسلمان ہونا ہو تو اس کے لئے صرف کلمہ کہنا کافی نہیں، اس لئے کہ بہت سے عیسائی مانتے ہیں کہ محمد ﷺ بھی اللہ کے رسول ہیں، جیسا کہ سکھ مانتے ہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، منکر نہیں ہیں، اس لئے کہ ان کے بابا گرونانک ان کو مانتا تھا لیکن وہ کہتے ہیں کہ ''لا الہ الا اللہ'' ہمارے لئے ہے اور ''محمد رسول اللہ'' مسلمانوں کے لئے ہے، گویا یہ ہے تو برحق لیکن ہمارے لئے نہیں، تو کوئی عیسائی اس وقت تک مسلمان نہیں ہوگا جب تک کہ موجودہ عیسائیت کے عقائد کو چھوڑ کر اسلام کے عقائد عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قبول نہ کرے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں، خدا کے بیٹے نہیں بلکہ اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کے رسول ہیں، ہاں کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں، ''کلمۃ اللہ'' کا معنی یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو اور کائنات کی ہر چیز کو کلمہ ''کُنْ'' سے پیدا فرمایا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے کلمہ ''کُنْ'' سے پیدا فرمایا چونکہ عام طور سے انسان ماں اور باپ دونوں سے پیدا ہوتے ہیں، تنہا ماں سے پیدا نہیں ہوتے، اس لئے ان کا لقب ہی کلمۃ اللہ بنادیا تا کہ کوئی شخص غلط ذہن اختیار نہ کرے، ان کا لقب ہی اللہ تعالیٰ نے بنادیا ''کلمۃ اللہ'' اللہ کا کلمہ یعنی اللہ تعالیٰ کے کلمے سے پیدا ہونے والے، اور اسی طرح ان کی روح چونکہ براہِ راست اللہ کی جانب سے آئی بغیر واسطہ باپ کے، اسی واسطے ان کا لقب رکھا ''روح اللہ'' اللہ کی جانب سے آئی ہوئی روح اور ان کو ''روح اللہ'' کا لقب دیئے جانے کا ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ ان کے بدن پر روح کے احکام طاری ہیں، آدمی مرجاتا ہے تو روح آسمان پر چلی جاتی ہے، علیین میں چلی جائے یا سجین میں چلی جائے اور وہ کھائے پیئے بغیر زندہ ہیں، حضرت آدم علیہ السلام کی روح بھی وہیں پر ہے اور بغیر کھائے پیئے اب تک زندہ ہے اور جتنے بزرگ بھی پہلے چلے گئے سب زندہ ہیں، تو جس طرح کہ ارواح آسمانوں پر زندہ ہیں اور کوئی شخص یہ سوال نہیں کرتا کہ کھا کہاں سے رہی ہیں؟ اس طرح عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر چلے گئے اور زندہ ہیں اور ان کے بارے میں یہ سوال غلط ہے کہ وہ کھاتے کہاں سے ہیں؟ اس لئے کہ ان پر احکام روح کے طاری ہیں، اسی لئے شروع سے ان کا لقب ہی ''روح اللہ'' رکھ دیا گیا تا کہ یہ سوال ہی پیدا نہ ہو، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے، ان کے وہاں رہنے اور ان کے زمین کی غذا کھائے پیئے بغیر زندہ رہنے اور زمین میں جو انسان کے تقاضے ہیں، ان کے بغیر زندہ رہنے پر کسی کو اشکال نہ ہو۔ (جاری ہے)

طالوت وجالوت کی جنگ اور بنی اسرائیل کا امتحان

اس تمام ردوکد کے بعد بنی اسرائیل کا انکار کرنے کے لئے کوئی چارۂ کار باقی نہیں رہا اور حضرت سموئیل علیہ السلام کے الہامی فیصلہ پر طالوت کو بنی اسرائیل کا بادشاہ بنادیا گیا۔

اب طالوت نے بنی اسرائیل کو نفیر عام دیا کہ وہ دشمنوں (فلسطینیوں) کے مقابلہ کے لئے نکلیں جب بنی اسرائیل طالوت کی سرکردگی میں روانہ ہوئے تو بنی اسرائیل کی آزمائش کا ایک اور مرحلہ پیش آیا وہ یہ کہ طالوت نے یہ سوچا کہ جنگ کا معاملہ بیحد نازک ہے اور اس میں بعض مرتبہ ایک شخص کی بزدلی یا منافقانہ حرکت پورے لشکر کو تباہ کردیا کرتی ہے اس لئے ازبس ضروری ہے کہ بنی اسرائیل کے اس گروہ کو جہاد سے پہلے آزمالیا جائے کہ کون شخص حکم، ضبط نفس اور صداقت واخلاص کا حامل ہے اور کس میں یہ اوصاف نہیں پائے جاتے اور وہ بزدل اور کمزور ہے تا کہ ادائے فرض سے پہلے ہی ایسے عناصر کو کاٹ کر الگ کردیا جائے کیونکہ یہاں صبر وثبات قدمی اور اطاعت وانقیاد اصل ہے، لہٰذا جو شخص معمولی پیاس میں ضبط وصبر پر قدرت نہیں رکھتا وہ جہاد جیسے نازک معاملہ میں کس طرح ثابت قدم رہ سکتا ہے۔

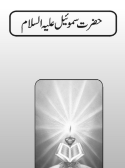
چنانچہ جب یہ گروہ ایک ندی کے کنارے پہنچا تو طالوت نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ اس نہر کے ذریعہ تمہاری آزمائش کرنا چاہتا ہے وہ یہ کہ کوئی شخص اس سے جی بھر کر پانی نہ پئے لہٰذا جو شخص اس کی خلاف ورزی کرے گا وہ خدا کی جماعت سے نکال دیا جائے گا اور جو تعمیل ارشاد کرے گا وہ جماعت میں شامل رہے گا، البتہ سخت پیاس کی حالت میں گھونٹ بھر پانی پی کر حلق تر کرلینے کی اجازت ہے۔

''جب طالوت لشکریوں کو لے کر روانہ ہوا تو اس نے کہا بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم کو نہر کے پانی کے ذریعہ آزمائے گا پس جو شخص اس سے سیراب ہوکر پئے گا وہ میری جماعت میں نہ رہے گا اور جو ایک چلو پانی کے سوا اس سے سیراب ہو کر نہیں پئے گا وہ میری جماعت میں رہے گا تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ سب نے اس نہر سے سیراب ہوکر پی لیا۔'' (بقرہ) مفسرین کہتے ہیں کہ یہ واقعہ نہر اُردن پر پیش آیا۔ (البدایہ والنہایہ: ج۲ص۸) بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول اللہ ﷺ آپس میں بات چیت کیا کرتے تھے کہ اصحاب بدر کی تعداد اصحاب طالوت کے برابر ہے۔ (بخاری باب المغازی)

بہر حال نتیجہ یہ نکلا کہ جب لشکر ندی کے پار ہوگیا تو جن لوگوں نے خلاف ورزی کرکے پانی پی لیا تھا وہ کہنے لگے کہ ہم میں جالوت جیسے قوی ہیکل اور اس کی جماعت سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے، لیکن جن لوگوں نے ضبط نفس اور اطاعت امیر کا ثبوت دیا تھا انہوں نے بے خوف ہوکر یہ کہا کہ ہم ضرور دشمن کا مقابلہ کریں گے اس لئے کہ خدا کی قدرت سے یہ مظاہرہ اکثر ہوتا رہتا ہے کہ چھوٹی جماعتیں بڑی جماعتوں پر غالب آجاتی ہیں البتہ ایمان باللہ اور اخلاص وثبات شرط ہے۔

''پھر جب طالوت اور اس کے ساتھ وہ لوگ جو (حکم الٰہی پر سچا) ایمان رکھتے تھے ندی کے پار اُترے تو

حضرت سموئیل علیہ السلام



قرآن کے سائے میں.....

ماخوذ از قصص القرآن

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ

ان لوگوں نے (جنہوں نے طالوت کے حکم کی نافرمانی کی تھی) کہا ہم میں یہ طاقت نہیں کہ آج جالوت سے اور اس کی فوج سے مقابلہ کرسکیں لیکن وہ لوگ جو سمجھتے تھے انہیں ایک دن اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے پکار اُٹھے (تم دشمنوں کی کثرت اور اپنی قلت سے ہراساں کیوں ہوئے جاتے ہو؟) کتنی ہی چھوٹی جماعتیں ہیں جو بڑی جماعتوں پر حکم الٰہی سے غالب آگئیں اور اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔'' (البقرہ)

مجاہدین کا لشکر اب آگے بڑھا اور دشمن کی فوج کے مقابل صف آرا ہوا، دشمن کی فوج کا سردار جالوت نامی دیو ہیکل شخص تھا اور اس کے لشکر کی تعداد بھی زیادہ تھی، مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں اخلاص وتضرع کے ساتھ دعاء کی کہ دشمن کو شکست دے اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور اپنی فتح ونصرت سے شادکام بنا۔

تورات اور کتب سیر میں ہے کہ جالوت کی غیر معمولی شجاعت وبہادری نے بنی اسرائیل کو متاثر کر رکھا تھا اور اس کی مبارزطلبی کے جواب میں جھجک محسوس کرتے تھے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی شجاعت

بنی اسرائیل کے اس لشکر میں ایک نوجوان بھی تھا جو بظاہر کوئی نمایاں شخصیت نہیں رکھتا تھا اور نہ شجاعت وبہادری میں کوئی خاص شہرت کا مالک تھا، یہ داؤد علیہ السلام تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے والد کے سب سے چھوٹے لڑکے تھے اور شرکت جنگ کے ارادہ سے بھی نہیں آئے تھے بلکہ باپ کی جانب سے بھائیوں اور دوسرے اسرائیلیوں کے حالات کی تحقیق کے لئے بھیجے گئے تھے مگر جب انہوں نے جالوت کی شجاعانہ مبارزطلبی اور اسرائیلیوں کی پس وپیش کو دیکھا تو ان سے نہ رہا گیا اور طالوت سے اجازت چاہی کہ جالوت کا جواب دینے کے لئے ان کو موقع دیا جائے۔ طالوت نے کہا تم ابھی ناتجربہ کار لڑکے ہو اس لئے اس سے عہدہ برا نہیں ہوسکتے، مگر داؤد علیہ السلام کا اصرار بڑھتا ہی رہا اور آخر کار طالوت کو اجازت دینی پڑی۔

داؤد علیہ السلام آگے بڑھے اور جالوت کو للکارا، جالوت نے ایک نوجوان کو مقابل پایا تو حقیر سمجھ کر کچھ زیادہ توجہ نہیں دی مگر جب دونوں کے درمیان نبرد آزمائی شروع ہوگئی تو اب جالوت کو داؤد علیہ السلام کی بے پناہ شجاعت کا اندازہ ہوا۔

داؤد علیہ السلام نے لڑتے لڑتے اپنی گوپھن سنبھالی اور تاک کرپے در پے تین پتھر اس کے سر پر مارے اور جالوت کا سر پاش پاش کردیا اور پھر آگے بڑھ کر اس کی گردن کاٹ لی۔ جالوت کے قتل کے بعد جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور بنی اسرائیل کی جنگ مغلوبہ جارحانہ حملہ میں تبدیل ہوگئی اور طاغوتی طاقت کو شکست ہوئی اور بنی اسرائیل کامگار وکامراں واپس لوٹے۔ اس واقعہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی شجاعت کا دوست ودشمن دونوں کے قلب پر سکہ بٹھادیا اور وہ بے حد ہر دلعزیز ہوگئے اور ان کی شخصیت بہت نمایاں اور ممتاز نظر آنے لگی (جاری ہے)



حدیث ۳۳۳: دوران جنگ عورتوں کو قتل کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی بعض لڑائیوں میں ایک عورت قتل شدہ پائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا۔

حدیث ۳۳۴: اللہ کے عذاب (آگ) سے کسی کو عذاب نہ دیا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک فوجی دستے کے ہمراہ روانہ کیا اور فرمایا: اگر تم فلاں، فلاں آدمی کو پالو تو انہیں آگ میں جلادو۔ جب ہم نے روانگی کا پروگرام بنایا تو پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں فلاں، فلاں آدمی کو جلادینے کا حکم دیا تھا، اب بات یہ ہے کہ آگ کے ساتھ صرف اللہ ہی عذاب دیتا ہے، لہٰذا اگر تم انہیں پاؤ تو قتل کردو۔

حدیث ۳۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہیں خبر ملی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو آگ میں جلادیا ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ہوتا تو انہیں ہرگز نہ جلاتا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے عذاب (آگ) سے کسی کو عذاب نہ دو۔ ہاں میں انہیں قتل کردا دیتا جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جو شخص اپنا دین بدلے، اسے قتل کردو۔

ارشاد باری تعالیٰ: قید کے بعد انہیں بطور احسان یا فدیہ لے کر چھوڑ دینا چاہیے کا بیان

اس کے متعلق حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بھی ہے، نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: نبی کے لیے یہ مناسب نہ تھا کہ اس کے پاس جنگی قیدی ہوں (اور وہ انہیں قتل نہ کرے) یہاں تک کہ وہ زمین میں خوب خون ریزی کرے یعنی ملک میں غلبہ کرلیا جاتا۔ تم دنیا کا مال چاہتے ہو؟

کیا مسلمان قیدی کسی کافر کو قتل کرسکتا ہے یا انہیں دھوکا دے جنہوں نے اسے قید کیا ہے تا کہ ان سے نجات حاصل کرلے؟

اس کے متعلق حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث ہے جسے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے۔

حدیث ۳۳۶: جب کوئی مشرک کسی مسلمان کو جلادے تو کیا اس کو جلادیا جائے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلۂ عکل کے آٹھ آدمیوں کی ایک جماعت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور انہیں مدینہ طیبہ کی آب وہوا موافق نہ آئی تو آپ ﷺ سے کہنے لگے: اللہ کے رسول! ہمارے لیے اونٹنیوں کے دودھ کا بندوبست کردیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس تمہارے لیے اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ تم اونٹوں کے پڑاؤ میں قیام کرو۔ چنانچہ وہ چلے گئے اور وہاں اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پیا تو تندرست ہوکر پہلے سے بھی زیادہ موٹے ہوگئے۔ پھر انہوں نے چرواہے کو قتل کردیا اور سب اونٹ ہانک کرلے گئے اور مسلمان ہونے کے بعد ارتداد کا راستہ اختیار کرلیا۔ نبی کریم ﷺ کو ایک پکارنے والے کے ذریعے سے ان کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے تلاش کنندہ ان کے تعاقب میں روانہ فرمائے۔ ابھی سورج طلوع نہیں ہوا تھا کہ انہیں پکڑ کر آپ ﷺ کے حضور پیش کردیا گیا۔ آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کا حکم دیا۔ پھر لوہے کی سلائیں گرم کی گئیں اور انہیں ان کی آنکھوں میں پھیرا گیا اور انہیں پتھریلی زمین پر پھینک دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے تو ان کو پانی بھی نہیں پلایا گیا حتیٰ کہ وہ مرگئے۔

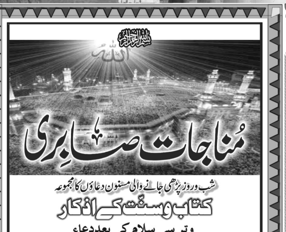
(راویٔ حدیث) ابوقلابہ کہتے ہیں کہ انہوں نے قتل کیا، پھر چوری کی، اس کے بعد انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ کی اور اللہ کی زمین میں ڈاکا زنی سے فساد برپا کیا۔

☆......☆......☆



ترجمہ:

کتاب الجہاد......صحیح بخاری



شب وروز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

کتاب وسنّت کے اذکار

وتر سے سلام کے بعد دعاء

رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز میں ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی''، قُلْ یَاۤاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ'' قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھتے، جب سلام پھیرتے تو تین مرتبہ کہتے سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ(رَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَالرُّوْحِ)(نسائی، اضافہ ازدار قطنی)



اس مستقل سلسلے میں ''القلم'' آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیرِ نظر مضمون حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی کتاب ''حلال وحرام'' سے ماخوذ ہے۔

اور حدیث شریف میں ہے:

عن محمود بن لبید رضی اللہ عنہ قال: اخبر رسول اللہ ﷺ عن رجل طلق امرأتہ ثلاث تطلیقات جمیعاً، فقام غضبانا، ثم قال: ایلعب بکتاب اللہ وانا بین اظھرکم حتی قام رجل وقال: یا رسول اللہ! الا اقتلہ؟ (نسائی: کتاب الطلاق، باب الثلاث المجموعۃ ومافیہ من التغلیظ)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ایک دفعہ میں تین طلاقیں دینا خدا تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ کھیلنا اور آنحضرت ﷺ کو سخت ناراض کرنا ہے، اگر تین طلاقیں تین واقع نہ ہوتیں تو آپ ﷺ اتنے ناراض نہ ہوتے اور اسے استہزاء بالکتاب نہ فرماتے اس لیے کہ ایک طلاق پر آپ ﷺ نے ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا اور نہ اسے استہزاء بالکتاب قرار دیا ہے اور جب آپ ﷺ کو اطلاع دی گئی کہ اس نے تین طلاق اکٹھی دی ہیں، تو آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ اسے تین مت کہو بلکہ آپ ﷺ نے تین طلاقوں کو تین ہی قرار رکھا ہے اور اس پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور استہزاء بالکتاب قرار دیا ہے، جمہور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین، تبع تابعین نیز ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایک مجلس میں دی گئی تین طلاق تین ہی واقع ہوتی ہے، اسی طرح سعودی حکومت نے حرمین شریفین اور ملک کے دوسرے نامور علماء کرام پر مشتمل ایک تحقیقاتی مجلس قائم کی تھی جن میں شیخ ''عبداللہ بن باز'' عبداللہ بن سلیمان بن منیع''، محمد بن عودہ عثمان الصالح'' اور دیگر علماء عرب بھی شریک تھے اس کمیٹی میں یہ مسئلہ پیش کیا گیا اور قرآن وحدیث کی روشنی میں طے پایا کہ ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں بھی تین ہی ہیں اور حضرت علامہ ''ابن تیمیہ'' رحمہ اللہ کی رائے (زیر بحث مسئلہ میں) قرآن وحدیث اور اجماع امت کے خلاف ہے، جس کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور رہے ڈاکٹر ''ذاکر نائک'' تو فقہ وفتاویٰ ان کا میدان ہی نہیں اور نہ ہی ان کے پاس اس کی مطلوبہ لیاقت ہے، پھر جبکہ وہ قرآن وحدیث اور اجماع امت کی مخالفت کریں تو ان کی بات کیسے معتبر ہوگی۔ (طلاق ثلاثہ) سے متعلق مزید تفصیل کے لیے ''عمدۃ الاثاث فی الطلقات الثلاث'' (مؤلفہ حضرت مولانا سرفراز خانصاحب رحمہ اللہ) کا مطالعہ مفید ہوگا۔

نیز فتاویٰ رحیمیہ: ج۸، خیر الفتاویٰ: ج۵، مطالعہ غیر مقلدیت: جلد دوم اور احسن الفتاویٰ: ج۵ میں بھی مسئلہ ہذا کو مدلل اور مفصل بیان کیا گیا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

جبراً طلاق کی تحریر لکھوا کر پڑھوانے سے کیا طلاق ہوجائے گی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کی بابت کی کہ مولانا......ایک جگہ تقریر کے لیے گئے تھے، وہاں سے واپسی کے لیے اسٹیشن گئے اور وہاں پر وہ اکیلے تھے کچھ......لوگوں نے منصوبہ بند طریقہ سے ان کو گھیر کر اور منہ پر ہاتھ رکھ کر، ان کو اپنی گاڑی میں ڈال کر، بہت دور اپنے کسی مقام پر لے گئے اور ان کو زدوکوب کیا، پھر ان سے زبردستی تحریر لکھوائی، جس کو وہ لوگ بولتے رہے اور مولانا موصوف نے اس کو لکھا، جس میں یہ لکھوایا گیا کہ اگر میں نے اس واقعہ پر قانونی کارروائی کی یا اڑیسہ میں یا بنگال میں تقریر کرنے کے لیے آیا تو میری بیوی کو تین طلاق ہوجائے گی، پھر ان لوگوں نے اس آواز کو ریکارڈ کرلیا۔ اب سوال یہ ہے کہ اس صورت میں اگر موصوف اڑیسہ یا بنگال تقریر کرنے گئے یا وہ قانونی کارروائی کریں، تو کیا ان کی بیوی کو طلاق ہوگی؟

الجواب وباللہ التوفیق:

زبردستی یعنی جبر واکراہ کے ساتھ طلاق کی تحریر لکھنے سے شرعاً طلاق واقع نہیں ہوتی ہے، قال الشامی وفی البحر: ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ، فکتب لاتطلق (الدرمع الرد: ۴/۴۴۰) اسی طرح اپنی بیوی کو لکھی ہوئی طلاق کی تحریر پڑھنے سے بھی اس کی بیوی پر طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ تحریر پڑھنے میں طلاق کا قصد نہیں ہوتا، صرف تحریر شدہ الفاظ کی حکایت اور نقل ہوتی ہے، طلاق دینے کا ہرگز ارادہ نہیں ہوتا، چنانچہ الاشباہ میں جزئیہ موجود ہے: ولو کتبت ''امرأتی طالق'' او انت طالق وقالت لہ اقرأ علی فقرأ علیھا لم یقع علیھا لعدم قصدہ باللفظ (الاشباہ والنظائر: ۱۹۱ النوع الاول، مطبوعہ کراچی)

ان عبارات سے صراحت کے ساتھ یہ بات معلوم ہوئی کہ صورتِ مذکورہ میں اگر مولانا موصوف ''اڑیسہ'' یا ''بنگال'' تقریر کرنے گئے یا کوئی قانونی کارروائی کی، تو اس سے ان کی بیوی پر کوئی طلاق واقع نہ ہوگی۔ فقط

واللہ اعلم بالصواب

یمین (تعلیق) مؤبد مع الایلاء کی ایک شکل

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیانِ عظام مسئلہ ذیل کی بابت:

زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر ہم تمہارے جسم سے تعلق رکھیں گے، تو تم کو تینوں طلاق پڑجائیں گی۔ تعلق سے مراد زید کی جماع ہے۔ اگر تعلق رکھنے سے طلاق مغلظہ واقع ہوجائے گی اور بیوی بغیر حلالہ کے حلال نہ ہوگی، تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ حلالہ سے بچنے کے لیے اگر فقہاء کرام نے کوئی صورت ذکر فرمائی ہے، تو مفصل جواب عنایت فرما کر احسان عظیم فرمائیں۔

الجواب وباللہ التوفیق:

صورتِ مسئولہ میں جسم سے تعلق رکھنے سے زید کی مراد جماع ہے، تو یہ جملہ یمین ''قال فی الفتح: ھو أن یصرح بلفظ الابد أو یطلق فیقول لا أقربک'' (الدرمع الرد: ج۵ص۶۶) مؤبد کے ساتھ ساتھ ایلاء ''الایلاء: ھو الحلف علی ما ترک قربانھا، والمولی ھو الذی لا یمکنہ قربان امرأتہ الا بشیء مشق یلزمہ'' (الدرمع الرد: ج۵ص۵۸) کو بھی متضمن ہوگا، لہٰذا اگر زید نے بیوی سے جماع کرلیا، تو مطابق یمین اس پر تین طلاق واقع ہوجائے گی اور اگر جماع نہیں کیا، یہاں تک کہ وقت یمین سے چار ماہ گذر گئے تو بہ تقاضائے ایلاء اس پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوجائے گی (الدرمع الرد: ج۵ص۶۵) اور عورت بعد عدت آزاد ہوجائے گی، زید سے یا جس دوسرے مرد سے نکاح کرنا چاہے کرسکتی ہے، لیکن زید کے حق میں یمین سابق باقی ہے (الدرمع الرد: ج۵ ص۶۵) لہٰذا اگر بعد نکاح زید ہمبستری کرتا ہے تو مطابق یمین بیوی پر تین طلاق واقع ہوجائے گی اور اگر ہمبستری نہیں کرتا ہے تو بہ تقاضائے ایلاء چار ماہ بعد عورت پھر بائنہ ہوجائے گی ھکذا الی ان یقع الثلاث (الدرمع الرد: ج۵ ص۶۵) صورتِ مسئولہ میں زید کے لیے ایک مرتبہ اس منکوحہ سے جماع کرنے کے بعد دوبارہ جماع کی بدون حلالہ شرعیہ کوئی صورت نہیں ہے۔ اگر تین طلاق پڑنے کی صورت میں زوج آخر کے بعد نکاح کرے گا تو ایلاء کا اثر ختم ہوجائے گا۔ (الدرمع الرد: ج۵ص۶۶)

واللہ اعلم بالصواب

(جاری ہے)

☆......☆......☆

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ن والقلم وما یسطرون

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY

ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11	9 تا 15 جمادی اول 1437ھ بمطابق 19 تا 25 فروری 2016ء	14

اسرائیلی فورسز کی دہشتگردی جاری، 6 فلسطینی شہید، 42 گھر مسمار

صہیونی حکومت کا تمام سرحدوں پر حفاظتی باڑ لگانے کا اعلان

صہیونی فوجیوں پر پتھراؤ کے الزام میں 2 نوجوانوں کو مغربی کنارے، ایک نوجوان جنین میں شہید کیا گیا، مغربی اردن میں فلسطینی خاتون پر گولیوں کی بوچھاڑ کردی گئی

2 افراد کو بیت المقدس میں اسرائیلی پولیس نے فائرنگ کرکے شہید کیا، سب کی عمریں 15 برس تھیں، اکتوبر 2015ء سے سب اب تک 160 فلسطینی شہید ہوچکے

وحشی اسرائیلی فوجیوں نے بلڈوزروں کی مدد سے الفارسیہ اور خالیت الخادر میں 7 گھر جبکہ بارڈالا اور آئن البیدا میں بھی 35 گھروں کے ڈھانچے مسمار کیے گئے

تمام سرحدوں پر باڑ لگانے کا مقصد صہیونی ریاست کو حملوں سے بچانا ہے، منصوبے پر کئی ارب لاگت آئیگی جبکہ باڑ کی تعمیر میں سالوں لگ سکتے ہیں، اسرائیلی وزیراعظم

بیت المقدس (مانیٹرنگ ڈیسک) فلسطین میں اسرائیلی فورسز نے دہشت گردی کی تازہ کارروائیوں میں مزید خاتون سمیت 6 فلسطینیوں کو شہید کردیا، شہید ہونے والے تمام نوجوانوں کی عمریں 15 برس تھیں، یہودی فورسز نے بلڈوزروں کی مدد سے الفارسیہ اور خالیت الخادر میں 7 گھر جبکہ بارڈالا اور آئن البیدا میں بھی 35 گھروں کے ڈھانچے مسمار کیے گئے، دوسری جانب اسرائیلی حکومت نے صہیونی ریاست کی تمام سرحدوں پر حفاظتی باڑ لگانے کا اعلان کردیا۔ تفصیلات کے مطابق مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی فورسز نے مظاہرین پر وحشیانہ فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں 2 نوجوان شہید ہوگئے۔ صہیونی فورسز کے مطابق یہ نوجوان ان پر پتھراؤ کررہے تھے جس کے بعد جوابی کارروائی کی گئی۔ قابض فورسز کے مطابق ایک اور نوجوان نے پولیس اہلکار پر چاقو سے حملہ کرنے کی کوشش جسے اہلکاروں نے فائرنگ کرکے شہید کردیا، دوسری جانب فلسطینیوں کی جانب سے چاقو، فائرنگ اور گاڑیوں کی ٹکر سے حملوں میں 27 اسرائیلی اور ایک امریکی فوجی ہلاک ہوگیا ہے، اسرائیلی فورسز کی جانب سے جاری اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ مغربی کنارے کے ایک علاقے جنین میں دو حملہ آور نوجوان گاڑیوں پر پتھراؤ کررہے تھے، اس دوران صہیونی افواج وہاں پہنچ گئیں جس کے بعد ایک حملہ آور نے ان پر فائرنگ (صفحہ 6 بقیہ 1)

اللھم

ایمان پر گواہ رہنے کی دعا

رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! جو فرمان تو نے نازل کیا ہے ہم نے اسے مان لیا اور رسول ﷺ کی پیروی قبول کی ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔

مجاہدین کے افغان فورسز پر شدید حملے، فوجی ہیلی کاپٹر، 8 ٹینک تباہ، 15 اعلیٰ افسروں سمیت 127 اہلکار ہلاک

طالبان نے عمدہ حکمت کے تحت کابل میں فوجی ہیلی کاپٹر کو لینڈنگ کے دوران دھماکہ خیز مواد سے تباہ کیا جس میں سوار 15 اعلیٰ افسر جل مرے، بلخ میں افسروں کی گاڑی پر حملہ، 32 زخمی

اورزگان میں مجاہدین کا کٹھ پتلیوں پر ہلکے بھاری ہتھیاروں سے حملہ، 2 ٹینک اور 4 فوجی گاڑیاں، 17 فوجی کام آئے، ضلع نرخ میں مختلف کارروائیوں میں 5 اور غزنی میں ایک ٹینک تباہ

ہلمند کے ضلع سنگین میں فوجی اور پولیس مراکز پر شدید حملے، 15 اہلکار ہلاک، فوجی ٹینک، 3 راکٹ لانچر، 6 کلاشنکوفیں، دو امریکن گنوں سمیت بھاری مقدار میں فوجی سازوسامان غنیمت

ضلع سید آباد میں مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگ سے ٹکرانے پر رینجرز گاڑی کے پرخچے اڑ گئے، سوار تمام اہلکار کام آئے، پکتیکا میں 2 امریکی ڈرون حملوں میں 13 افراد شہید

کابل (مانیٹرنگ ڈیسک) مجاہدین کے افغان کٹھ پتلی فورسز پر تباہ کن حملوں کا سلسلہ جاری، مجاہدین نے رواں ہفتے عمدہ حکمت عملی کے تحت ایک فوجی ہیلی کاپٹر، 8 فوجی ٹینک تباہ کردیئے، مختلف حملوں اور فدائی کارروائیوں کے دوران افغان فوج کے 15 اعلیٰ افسروں سمیت 127 اہلکاروں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کردیا، کٹھ پتلی فورسز حملوں کے بعد کئی چوکیوں چھوڑ کر فرار، طالبان نے بھاری مقدار میں فوجی سازوسامان (صفحہ 6 بقیہ 3)

امریکا، سکول میں فائرنگ سے 2 لڑکیاں ہلاک، تحقیقات شروع

واشنگٹن (نیٹ نیوز) امریکی ریاست ایریزونا میں فائرنگ کے ایک واقعہ میں دو نوجوان لڑکیاں ہلاک ہوگئیں۔ امریکی ذرائع ابلاغ کے مطابق حکام نے بتایا کہ گزشتہ روز لینڈالے میں واقع ہائی سکول میں صبح کے وقت فائرنگ کے واقعے میں 15 سال کی عمر کی دو لڑکیاں ہلاک ہوگئیں۔ مقامی پولیس کے مطابق دونوں لڑکیاں سکول کے نسبتاً ویران حصے میں مردہ پائی گئیں اور ان کے قریب ایک بندوق بھی رکھی گئی تھی۔ پولیس کے مطابق خودکشی بھی ہوسکتی ہے۔

عراق، برطانوی طیاروں کی رمادی میں بمباری، متعدد عمارتیں تباہ

عراقی فورسز نے بڑے آپریشن کے بعد مختلف علاقوں کا قبضہ چھڑا لیا، رمادی کو بغداد سے ملانے والی سڑک بھی کھول دی گئی

موصل میں سب سے بڑا ڈیم کسی بھی وقت ٹوٹ سکتا ہے، عراقی حکومت عارضی طور پر اقدامات اٹھانے پر مجبور ہے، امریکی رپورٹ

بغداد (مانیٹرنگ ڈیسک) برطانوی طیاروں کی رمادی میں بمباری، متعدد عمارتیں تباہ ہوگئیں، عراقی فوج اور انسداد دہشتگردی کی خصوصی فورسز نے آپریشن کے بعد رمادی میں مختلف علاقوں کا قبضہ چھڑا لیا، رمادی کو بغداد سے ملانے والی سڑک بھی کھول دی گئی جبکہ ایک امریکی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ موصل میں قائم عراق کا سب سے بڑا ڈیم کسی بھی وقت ٹوٹ سکتا ہے جس سے بغداد بھی سیلاب کی زد میں آجائے گا۔ تفصیلات کے مطابق عراقی فورسز نے متعدد مغربی علاقوں میں جنگجوؤں کو پسپا کردیا ہے، حکام کے مطابق رمادی سے متصل ان علاقوں میں کیے گئے آپریشن میں عراقی فوجیوں اور انسداد دہشت گردی کی خصوصی فورسز نے حصہ لیا۔ عراق کے سرکاری ٹی وی کے مطابق عراقی فوج نے رمادی کو بغداد سے ملانے والی سڑک کو بھی کھول دیا ہے جو الخالدیہ کے علاقے سے ہوکر (صفحہ 6 بقیہ 2)

عالم باعمل حضرت مولانا محمد افضل آف چیانوالی انتقال فرما گئے

مرحوم مجاہدین سے عموماً اور مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ سے خصوصاً عقیدت تھے

قطب وقت سید نفیس شاہ الحسینیؒ نے انہیں خلافت سے نوازا، انتقال علاقہ کیلئے بڑا سانحہ ہے

سیالکوٹ (القلم نیوز) عالم باعمل حضرت مولانا محمد افضل صاحب آف چیانوالی قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے۔ مرحوم صاحب نسبت عالم اور جہاد و مجاہدین سے عموماً اور مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ سے خصوصاً محبت اور عقیدت کا تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی سعادت تھی کہ قطب وقت سید نفیس شاہ الحسینی رحمہ اللہ نے انہیں نہ صرف خلافت سے نوازا بلکہ مجاہد آزادی مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ کے آبائی پیدائشی مکان کو خرید کر ان کی ملکیت میں دیا جس میں انہوں نے خانقاہ اور مدرسہ قائم فرمایا اور تمام عمر اسی خانقاہ اور مدرسہ کی آبادی اور تعمیر و ترقی میں صرف فرمائی۔ آپ کے انتقال اہل علاقہ کے لیے بڑا سانحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کامل مغفرت اور پسماندگان کا صبر جمیل عطاء فرمائے۔

مقبوضہ کشمیر، افضل گورو شہید اور مقبول بٹ شہید کی برسی پر مکمل ہڑتال، جھڑپیں، وادی بھر میں دفعہ 144، غیر علانیہ کرفیو نافذ، حریت رہنما گرفتار و نظر بند، دہلی میں نہرو یونیورسٹی کے اندر پاکستانی پرچم لہرا دیا گیا

بھارتی فورسز کا آبادی پر حملہ، مظاہرین پر فائرنگ، 7 شہید

طویل جھڑپ میں 3 فوجی واصل جہنم

قابض فورسز نے کاکہ پورہ میں مظاہرین پر براہ راست فائرنگ کرکے 2 طالبعلموں کو شہید کردیا، ڈیڑھ درجن سے زائد مظاہرین زخمی، متعدد تشویشناک حالت کے باعث ہسپتال منتقل، علاقے میں سخت کشیدگی

5 نوجوانوں کو ضلع کپواڑہ کے علاقے چوکی بل میں تلاشی کی کارروائی کے دوران شہید کیا گیا، ایک رہائشی مکان بھی تباہ، بھارتی فوج نے پانچوں کو مجاہد قرار دیدیا، جھڑپ میں 3 فوجیوں کی ہلاکت کی بھی تصدیق

یاسین ملک ساتھیوں سمیت جوڈیشل ریمانڈ پر جیل منتقل، شبیر شاہ، ایاز اکبر سمیت متعدد حریت رہنما نظر بند کردیئے گئے، کرفیو کے باوجود افضل گورو شہید کی برسی پر لاکھوں کشمیری سڑکوں پر نکل آئے، شدید نعرے بازی

مجاہدین سے تعلق کے الزام میں مزید 2 بیگناہ نوجوان گرفتار، سید علی گیلانی کو جان سے مارنے کی دھمکی، گیڈر بھبھکیوں سے خوف زدہ اور مرعوب نہیں ہوں گے، حریت کانفرنس کی دوٹوک الفاظ میں مذمت

سرینگر، کپواڑہ (مانیٹرنگ ڈیسک) مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی تازہ ریاستی دہشت گردی، کپواڑہ میں آبادی پر حملے میں 5، کاکہ پورہ میں مظاہرین پر براہ راست فائرنگ کے نتیجے میں 2 طالبعلم شہید، درجنوں شدید زخمی ہوگئے جن میں متعدد کی حالت تشویشناک ہے جبکہ قابض فورسز میں جھڑپ میں اپنے 3 فوجیوں کی ہلاکت اور 4 کے زخمی ہونے کی بھی تصدیق کردی، دوسری جانب افضل گورو شہید اور مقبول بٹ کی برسی کے موقع پر وادی بھر میں مکمل ہڑتال، دفعہ 144 اور کرفیو کے نافذ کے باوجود لاکھوں کشمیری سڑکوں پر نکل آئے، بھارت کے خلاف شدید نعرے بازی، ادھر دہلی میں نہرو یونیورسٹی میں برسی کے موقع پر پاکستان کا سبز ہلالی پرچم لہرا دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں افضل گورو شہید اور مقبول بٹ کی برسی پر لاکھوں عوام سڑکوں پر نکل آئے، بھارتی فورسز کے ساتھ جھڑپوں میں متعدد افراد زخمی ہو گئے جبکہ درجنوں کو گرفتار کرلیا گیا، یاسین ملک کو ساتھیوں سمیت جوڈیشل ریمانڈ پر جیل منتقل کردیا گیا، شبیر شاہ اور ایاز اکبر سمیت درجنوں حریت (صفحہ 6 بقیہ 4)

اسرائیل کو اسلحہ فیکٹری کیلئے راجستھان میں ہزاروں ایکڑ زمین دیدی گئی

بھارتی حکام نے اسرائیل کو دی گئی زمین کا قبضہ دے دیا، اسلحہ فیکٹری کی لیز 90 برس ہے

کراچی (نیٹ نیوز) اسرائیل کو اسلحہ بنانے کے لئے راجستھان کے شہر گنگا نگر میں ہزاروں ایکڑ زمین سونپ دی گئی ہے معلوم ہوا ہے کہ بھارتی حکام نے اسرائیل کو دی گئی زمین کا قبضہ دے دیا ہے کہا جارہا ہے کہ حالیہ دنوں میں بھارتی وزیراعظم کے نمائندے کی حیثیت سے وزیر خارجہ سشما سوراج نے اسرائیل کا دورہ کیا تھا اسرائیلی حکام کے ساتھ گنگا نگر میں اسرائیل کے تعاون سے بننے والی اسلحہ ساز فیکٹری کے معاملات طے کئے تھے اطلاع ہے کہ اسرائیل کی اسلحہ ساز فیکٹری کے اندر بننے والے اسلحے کو افریقی ممالک اور (صفحہ 6 بقیہ 3)

شام، ہسپتالوں اور سکولوں پر روسی بمباری، 24 افراد شہید، کئی زخمی

حلب، اعزاز، معرت نعمان کے علاقوں میں سکولوں اور ہسپتالوں کو نشانہ بنایا گیا، امدادی قافلے پر بھی میزائل داغے گئے

عمان، بیروت (نیٹ نیوز) شام کے شمالی صوبے حلب میں 3 ہسپتالوں اور ایک اسکول پر روسی طیاروں کی بمباری کے نتیجے میں 24 شہری جاں بحق جبکہ متعدد زخمی ہوگئے، عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ یہ حملے روس اور شامی طیاروں نے کئے ہیں، شہید ہونے والوں میں بچے، نرسیں اور ڈاکٹرز بھی شامل ہیں۔ تفصیلات کے مطابق ترک سرحد کے قریب اعزاز کے علاقے میں اسکول اور بچوں کے اسپتال پر میزائل حملوں میں 14 افراد شہید ہوگئے، اسکول میں بمباری سے متاثرہ خاندانوں نے پناہ لے رکھی تھی، مہاجرین کا ایک کیمپ اور ٹرکوں پر مشتمل امدادی قافلے بھی بمباری کا نشانہ بنے، طبی حکام کے مطابق اسپتال پر بمباری میں (صفحہ 6 بقیہ 6)

شیڈول

☆......"تعزیتی کانفرنس" بیاد بزرگ عالم دین ولی کامل محسن المجاہدین شہید فی سبیل اللہ حضرت اقدس مولانا عبدالکریم شاہ صاحبؒ بہرام۔ 21 فروری 2016 بروز اتوار بعد از مغرب تا عشاء 10 بجے گاؤں بہرام خیل لکی مروت میں عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد ہوگا انشاء اللہ۔ جس میں مہمان خصوصی اسیر ہند ناظم شعبہ تبلیغ وبزرگ رہنما حضرت اقدس مولانا محمد الیاس قاسمی حفظہ اللہ اور مولانا ابراہیم شاہ مہتمم عبداللہ بن مسعود کوہاٹ اور دیگر صوبائی قائدین اور ضلعی علماء ومشران اور نظم خوان تشریف لائیں گے۔ آپ کامیابی کے لیے بھرپور کوشش کریں محنت اور دعا سے اور دوست احباب کے ساتھ شرکت فرمائیں۔

منجانب مشران وعلماء بہرام خیل

ایرانی جنرل 7 فوجیوں سمیت شام میں بشارالاسد کے دفاع میں لڑتے ہوئے ہلاک

ایرانی پاسداران انقلاب کے جنرل رضا فرزانہ و دیگر جنگجو شمالی حلب میں لڑائی کے نتیجے میں ہلاک ہوئے

گزشتہ دو ہفتوں کی لڑائی کے دوران شام میں 20 سینئر ایرانی فوجیوں سمیت 50 اہلکار ہلاک ہوچکے ہیں، رپورٹ

دمشق (نیٹ نیوز) شام میں ایرانی پاسداران انقلاب کے افسروں اور اہلکاروں کی ہلاکتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق شام میں صدر بشارالاسد کے دفاع میں لڑتے ہوئے ایک اور ایرانی جنرل بھی ہلاک ہوگیا۔ اس کی شناخت جنرل رضا فرزانہ کے نام سے کی گئی ہے جو پاسداران انقلاب کے بریگیڈ 27 کا بریگیڈ کمانڈر بھی رہ چکا ہے۔ تاہم اس کے مقام ہلاکت کی وضاحت نہیں کی گئی۔ ایرانی خبر رساں ایجنسی کے مطابق شام میں حالیہ لڑائی میں ہلاک ہونے والے جنرل رضا فرزانہ ماضی میں آٹھ سالہ عراق، ایران جنگ میں بھی شریک رہا، اسے کچھ عرصہ پیشتر شام میں 40 روز پیشتر عسکری مشاورت کے لیے (صفحہ 6 بقیہ 19)

پشاور میں جاری دورہ تربیہ اختتام پذیر، 400 افراد کی شرکت

دورہ تربیہ جو اعمال سیکھے ہیں انہیں زندگی بھر کیلئے اپنا معمول بنالیں، مولانا محمد عمار

دورہ میں ذکر سے آشنا کرایا جاتا ہے تاکہ میدان جہاد میں مجاہدین کثرت ذکر کے عادی ہوجائیں

بہاولپور میں مرکز عثمانؓ وعلیؓ میں جاری دورہ تربیہ میں 58 افراد کی شرکت

پشاور (القلم نیوز) پشاور میں جاری ماہ فروری کا دورہ تربیہ اختتام پذیر اس دورے میں 400 افراد مستفید ہوئے۔ دورہ تربیہ میں مجاہدین کو ذکر سے آشنا کرایا جاتا ہے تاکہ میدان جہاد میں بھی پھر مجاہدین کثرت ذکر کے عادی ہوجائیں۔ آپ حضرات نے جو اعمال یہاں سیکھ لیے ان اعمال کو زندگی بھر کے لیے اپنا معمول بنالیں۔ تربیہ کی برکت سے ہزاروں گناہگار توبہ کرکے راہ راست پر آئے ہیں۔ جمعہ کا خطبہ حضرت (صفحہ 6 بقیہ 7)

گنی میں مسافر بس اور فوجی ٹرک کے درمیان ٹکر سے 15 افراد ہلاک، 30 زخمی

کوناکری (نیٹ نیوز) گنی میں مسافر بس اور فوجی ٹرک میں ٹکر کے نتیجے میں کم از کم 15 افراد ہلاک اور 30 زخمی ہوگئے۔ صدارتی دفتر سے جاری بیان کے مطابق واقعہ گزشتہ روز صوبہ ماسنتا کے علاقے بوفوسو میں پیش آیا جہاں ایک مسافر بس تیز رفتاری کے باعث رخ بدل کر ایک فوجی ٹرک سے ٹکرا گئی جو سڑک کنارے پارکنگ ایریا میں کھڑا تھا۔ عینی شاہدین کے مطابق واقعے میں کم از کم 15 افراد ہلاک ہوئے جبکہ زخمی ہونے والوں کی تعداد 30 تھی۔ حادثے میں بس بری طرح تباہ ہوگئی۔

کراچی، 6 روزہ دورہ تفسیر شروع، ڈیڑھ سو افراد روزانہ شرکت

دورہ تفسیر کے مدرس مفتی عبیدالرحمٰن ہیں، اختتامی دعا جمعرات کو بعد نماز عشاء ہوگی

ہر علاقے میں دورہ تفسیر سے عمومی فائدہ ہوگا، ساتھیوں اور معاونین کے تاثرات

کراچی (القلم نیوز) کراچی میں 6 روزہ دورہ تفسیر کا شروع، روزانہ تقریباً ڈیڑھ سو افراد مستفید ہورہے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق صوبہ حضرت علیؓ کراچی ضلع زبیر ابو ہریرہ مسجد میں 6 روزہ دورہ تفسیر بروز ہفتہ تا بروز جمعرات روزانہ بعد مغرب تا رات 11 بجے تک ہوتا ہے، درمیان میں نماز عشاء (صفحہ 6 بقیہ 13)

امریکہ، نماز کیلئے وقفہ لینے والے 7 افراد ملازمت سے فارغ

واشنگٹن (نیٹ نیوز) امریکی ریاست وسکونسن میں واقع ایک مینوفیکچرنگ کمپنی میں سات ملازمین کو نماز کے لیے وقفے لینے پر نوکری سے نکال دیا گیا۔ کمپنی کے مطابق وقفے کے لیے مخصوص اوقات مقرر تھے۔ نوکری سے نکالے جانے والے افراد کمپنی میں کام کرنے والے تریپن صومالی مسلمانوں میں سے تھے۔ یہ واقعہ گزشتہ ماہ پیش آیا، جس کی تصدیق کمپنی نے حال ہی میں کی۔ کمپنی کے ضوابط کے مطابق مسلمان (صفحہ 6 بقیہ 14)

شامی جنگ میں زخمی ہونیوالے سیکڑوں جنگجو ایران میں زیر علاج

ریاض (نیٹ نیوز) شام میں زخمی ہونے والے 1500 شیعہ جنگجوؤں کا ایران میں علاج ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ عرب ٹی وی کے مطابق ایرانی حکومت کی جانب سے جہاں بڑی تعداد میں رضا کار جنگجو شام میں صدر بشارالاسد کے دفاع میں بھیجے گئے ہیں وہیں لڑائی میں زخمی ہونے والوں کو علاج کے لیے واپس تہران لایا جاتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق پچھلے کچھ عرصے کے دوران شام میں باغیوں کے ساتھ لڑائی میں زخمی ہونے والے 1500 جنگجوؤں کو ایران کے فوجی ہسپتال میں علاج کے لیے لایا گیا۔ ایک رپورٹ (صفحہ 6 بقیہ 18)

پروفیسر عبدالرحمٰن کیخلاف بغاوت کے مقدمے کے سنگین نتائج نکلیں گے

سید علی گیلانی

یونیورسٹی طلباء کی جانب سے محکوم کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کیلئے ایک پرامن مظاہرہ کیا تھا جو کوئی جرم نہیں، حریت رہنما

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں کل جماعتی حریت کانفرنس (گ) کے چیئرمین سید علی گیلانی نے کشمیری دانشور اور دہلی یونیورسٹی کے سابق لیکچرار پروفیسر سید عبدالرحمان گیلانی اور جواہر لال نہرو یونیورسٹی کی سٹوڈنٹس یونین کے صدر کنہیا کمار کے خلاف بغاوت کا مقدمہ دائر کیے جانے کے (صفحہ 6 بقیہ 15)

اسرائیل نے شام کی تقسیم کا مطالبہ کردیا، علوستان، شامی کردستان یا دروزستان بنانے کی تجویز

مقبوضہ بیت المقدس (نیٹ نیوز) اسرائیل نے شام میں جنگ بندی کے منصوبے کی کامیابی پر شکوک وشبہات کا اظہار کرتے ہوئے ملک کی تقسیم کا مطالبہ کردیا ہے، تل ابیب کا کہنا ہے کہ شام کو علوستان، شامی کردستان اور شامی دروزستان میں تقسیم کردینا چاہیے، صیہونی حکام کے مطابق شام کی فرقہ وارانہ تقسیم ناگزیر ہی نہیں ترجیح بھی ہونا چاہیے، اسرائیلی وزیر (صفحہ 6 بقیہ 17)

تحریک آزادی کشمیر اور اسلام کا دہشتگردی سے کوئی تعلق نہیں، میرواعظ

بھارتی مسلمان ملت اسلامیہ کا ناقابل تنسیخ حصہ ہیں، انکے مسائل پر خاموشی ناانصافی ہوگی

سری نگر، نئی دہلی (نیٹ نیوز) کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین میرواعظ عمر فاروق نے بھارتی مسلمانوں کو ملت اسلامیہ کا ناقابل تنسیخ حصہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت میں بسنے والے کروڑوں مسلمان آج انفرادی اور اجتماعی سطح پر زندگی کے بیشتر شعبوں میں جن مسائل اور مشکلات کے شکار ہیں، (صفحہ 6 بقیہ 16)

الرحمت شعبہ تبلیغ کی کارگزاری

سکھر، استاذ زبیر فاروقی کا کلمہ، نماز اور جہاد پر مفصل بیان

امت مسلمہ کو درپیش مسائل کی قرآن واحادیث کی روشنی میں حل کرنے کی فکر دلائی

مولانا عبدالغفار اور پیر گوٹھ کے ساتھیوں سے خصوصی نشست، ماہانہ تربیہ کے اہداف طے کئے

سکھر (القلم نیوز) ضلع سکھر پیر گوٹھ سٹی لوہار مسجد میں صوبائی منتظم استاذ زبیر فاروقی صاحب نے جمعۃ المبارک کا بیان فرمایا۔ حضرت نے کلمہ، نماز اور جہاد فی سبیل اللہ کے فضائل پر مفصل بیان فرمایا اور امت مسلمہ کو درپیش حالات کو قرآن واحادیث کی روشنی میں حل کرنے کی فکر دلائی۔ بعد نماز جمعہ لوگوں (صفحہ 6 بقیہ 9)

چکوال میں بنات کے دو پروگراموں کا انعقاد، 750 خواتین کی شرکت

چکوال (القلم نیوز) ضلع چکوال میں بنات کے دو پروگرام ہوئے۔ تفصیلات کے مطابق بنات کے دو پروگرام ہوئے جن سے اہلیہ محترمہ بھائی شاہد لطیف صاحب نے بیان فرمایا۔ بنات کے پروگراموں میں 750 خواتین شریک ہوئیں اور (صفحہ 6 بقیہ 8)

محمد افضل گورو کے یوم شہادت پر مظفرآباد میں ریلی وسیمینار کا انعقاد

مظفرآباد (القلم نیوز) آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفرآباد میں 9 فروری شہید محمد (صفحہ 6 بقیہ 10)

جہاد اللہ کا حکم اور نبی پاک ﷺ کی سنت ہے، مولانا عبدالرشید

آقا مدنی کریم ﷺ نے 27 غزوات میں بنفس نفیس شرکت کی، 56 بار صحابہؓ کو بھیجا

مشرکین سے جہاد کرتے رہیں، ڈسکہ سیالکوٹ میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب

سیالکوٹ (القلم نیوز) جہاد اللہ کا حکم اور نبی کریم ﷺ کی سنت ہے، ہمارا جہاد قرآن وسنت کے مطابق اور ہم مشرکین سے جہاد کرتے رہیں گے۔ ان خیالات کا اظہار استاذ المجاہدین مولانا عبدالرشید صاحب نے (منڈ یکی گورائیہ) ڈسکہ سیالکوٹ میں جامع مسجد النور میں خطبہ جمعۃ المبارک سے خطاب کے دوران کیا۔ مولانا نے اپنے خطاب میں جہاد کو قرآن پاک اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے نہایت (صفحہ 6 بقیہ 11)

عبدالعزیز ایثار کا جہاد اور دہشتگردی کے فرق پر خصوصی بیان

موت اور زندگی کا مالک اللہ ہے تو پھر باطل کا ڈر اور بزدلی کیسی، میرپور میں

میرپور (القلم نیوز) میرپور جامع مسجد اسمٰعیل میں مولانا عبدالعزیز ایثار صاحب نے جمعہ کے اجتماع میں جہاد اور دہشتگردی کے درمیان فرق پر خصوصی بیان فرمایا۔ میرپور آزاد کشمیر کی مسجد "حی علی الجہاد" کی صداؤں سے گونج اٹھی۔ مولانا کے بیان سے لوگوں کا ایمان تازہ ہوا۔ لوگوں نے تجدید عہد کرتے ہوئے جہاد اور مجاہدین کی اعانت کا وعدہ کیا۔ مولانا نے جہاد اور دہشت گردی کا فرق بیان کیا (صفحہ 6 بقیہ 12)

پرویز مشرف کی طبیعت خرابی کے بعد بحال، ICU سے ڈسچارج۔



انڈونیشیا میں فضائیہ کا تربیتی طیارہ گر کر تباہ

جکارتہ (نیٹ نیوز) انڈونیشیا میں فضائیہ کا تربیتی طیارہ گر کر تباہ ہوگیا۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق انڈونیشیا میں فضائیہ کا تربیتی طیارہ مشرقی جاوا کے رہائشی علاقے میں گر کر تباہ ہوگیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق فضائیہ کا تربیتی طیارہ معمول کی تربیتی پرواز پر تھا جو تکنیکی خرابی کے باعث مشرقی جاوا کے رہائشی علاقے میں جاگرا۔

نائیجیریا: بے گھر افراد کے کیمپ میں دھماکے، 60 سے زائد ہلاک

ابوجا (نیٹ نیوز) نائیجیریا میں بوکوحرام کی وجہ سے بے گھر افراد کے کیمپ میں دو خودکش دھماکوں کے نتیجے میں 60 سے زائد افراد ہلاک ہوگئے۔ نائیجیرین حکام کا کہنا ہے کہ خودکش دھماکے نائیجیریا کے شمالی علاقے میں واقع ریاست بورنو کے دارالحکومت سے 85 کلومیٹر دور واقع کیمپ میں ہوئے ہیں۔

سعودی عرب نے یمن سے آنیوالا میزائل مار گرایا

ریاض (نیٹ نیوز) سعودی عرب کے میزائل دفاعی نظام نے یمن کی جانب سے آنے والے ایک اسکڈ میزائل کو مار گرایا ہے۔ یہ میزائل سعودی عرب کے شہر خمیس مشیط کی جانب داغا گیا تھا جہاں (صفحہ 6 بقیہ 20)

www.alqalamonline.com
ہفت روزہ
القلم پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR

ناشرعرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلّہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A
ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون وفیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

محمد افضل گورو کی شہادت کے تین سال اور تحریکِ کشمیر

تحریک کشمیر کی حقیقت کو دیکھا جائے تو یہ اسی تحریک حریت کا حصہ ہے جسے مسلمانوں نے انگریزوں کے اقتدار کے خلاف بغاوت کرکے برپا کیا تھا، چنانچہ اس تحریک میں کئی اتار چڑھاؤ آنے کے بعد جب انگریز کے لیے اس خطے کو اپنے کنٹرول میں رکھنا ناممکن ہوگیا تو اس نے تقسیم برصغیر کے منصوبے کے تحت ہندوؤں اور مسلمانوں کو الگ الگ آزادی دینے کا فیصلہ کیا اور دیگر کئی سازشوں کے ساتھ ساتھ مسئلہ کشمیر کو بھی ایک سازش کے تحت باقی رکھا گیا اور بدقسمتی سے اس وقت پاکستان کی قیادت اس حقیقت کا درست ادراک نہ کرسکی اور یوں یہ کشمیر جنت نظیر کا قلب وجگر ہندوؤں کے تسلط میں آگیا جو مسلمانوں کے لیے ایک اور دردناک المیہ تھا۔ چنانچہ کشمیریوں نے ہندوؤں کی غلامی میں رہنے کی بجائے حریت کا علم بلند کیا اور اپنی تحریک کو کئی خطوط پر استوار کیا تاکہ ہر ممکن راہ سے آزادی کے حصول کی کوشش کی جائے۔

یہ تحریک پرامن انداز سے ناکام ہونے کے بعد عسکریت و جہاد کی راہ پر گامزن ہوئی اور اس تحریک میں کشمیر کے جن قابل فخر سپوتوں نے قربانی دی ان میں محمد افضل گورو شہید کا نام نامی اس وقت سب سے نمایاں ہوچکا ہے اور اس وقت جب کہ ان کی شہادت کو تین سال کا عرصہ مکمل ہورہا ہے تو تحریک کشمیر پر نظر رکھنے والے اس حقیقت کو اچھی طرح جان چکے ہیں کہ محمد افضل گورو شہید کی قربانی کے بعد سے اس تحریک میں ایک نیا جوش اور نیا ولولہ تو آیا ہی ہے ساتھ میں نئی فکر اور نئے اسلوب بھی متعارف ہورہے ہیں جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ کشمیری قوم نے محمد افضل گورو شہید کے پیغام کو سمجھ بھی لیا اور اس پر عمل بھی شروع کردیا گیا ہے۔

محمد افضل گورو شہید کی مقبولیت کا اندازہ اس بات بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے اس سال ان کی شہادت کے تین سال مکمل ہونے پر انڈیا کی جواہرلال نہرو یونیورسٹی کے سابق لیکچرار سید عبدالرحمان گیلانی اور سٹی کے سابق لیکچرار پروفیسر سید عبدالرحمان گیلانی اور جواہرلال نہرو یونیورسٹی کی سٹوڈنٹس یونین کے صدر کنہیا کمار کے خلاف 9 فروری کو شہید محمد افضل گورو کے یوم شہادت پر نئی دہلی میں دو مختلف پروگراموں کے انعقاد کی پاداش میں مقدمہ درج کیا ہے جس پر تحریک حریت کے بزرگ رہنما سید علی گیلانی صاحب نے بھرپور احتجاج کیا ہے اور اسے بھارت کی بزدلی قرار دیا ہے کہ اس طرح کہ وہ قوت اور پاور میں ہونے کے باوجود کشمیری مظلوموں کے خلاف اوچھے ہتھکنڈے اختیار کررہا ہے اور اگر اس طرح وہ سوچتا ہے کہ یہ تحریک دب جائے تو یہ اس کی خام خیالی ہے کیوں کہ یہ تحریک اپنے حقوق کے لیے شروع کی گئی ہے اور اسی لیے بعض ہندو انصاف پسند لیڈر بھی اس تحریک کو کشمیریوں کا حق سمجھ کر اس میں ان کا ساتھ دیتے ہیں۔ تحریک کشمیر کی یہ زمینی حقیقت بھارت اور پاکستان دونوں کے لیے بڑا پیغام رکھتی ہے کہ اس تحریک کو نتیجہ خیز بنائے بغیر یہ دونوں ملک اگر کراس کرنے کی کوشش کریں تو یہ ان دونوں ملکوں کے لیے خطرناک بھی ہوگا اور مسائل الجھانے کا سبب بھی۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ دونوں ملک اس قضیے کی حقیقت اور قوت کو تسلیم کریں اور کشمیریوں کو حق خود ارادیت دینے پر پیش رفت کریں تو اس سے دونوں ملکوں کے بیچ معاملات بہتر ہونے کی بھی امید ہے اور یہی راہ سلامتی والی بھی ہے۔

شام میں قتل عام

بنت غوری

اسے چھوڑ دو! مارنا ہے تو مجھے ماردو، میرے جسم کی بوٹی بوٹی کردو، مگر یہ ظلم مت کرو۔ دیکھو، میرے بچوں کا کیا قصور ہے۔ یہ تو معصوم ہیں۔ ارے سن رہے ہو۔ کوئی ہے، اے اللہ! تیرے پیارے نبی ﷺ کی اُمت پر اتنا ظلم۔

دیکھو! میرا معصوم بیٹا اور میری دو سالہ بیٹی کس طرح ڈر کے ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے ہیں۔ ان کی نظروں کے سامنے دس بچوں کو زندہ جلادیا گیا ہے۔ اب یہ ظالم میرے بچوں کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ کوئی تو روکو انھیں۔ خدا کا غضب نازل ہوگا تم پر۔ وہ کس طرح فریاد کررہے ہیں، بابا ہمیں بچالو، یہ منظر میرے سامنے سے ہٹتا کیوں نہیں۔ اور میرے سامنے ہی میرے دونوں بچوں کو زندہ جلادیا گیا۔ ان کے جسم ایک دوسرے سے چپکے ہوئے تھے۔ وہ ابھی تو میرے سامنے کھیل رہے تھے۔ میں کیوں بچ گیا۔ میری بیوی کو میرے سامنے ذبح کردیا گیا۔ اپنے بچوں کو اپنے سامنے جلتا دیکھ کر ویسے بھی وہ زندہ کب رہی تھی۔ کسی کو نہیں چھوڑا ظالموں نے۔

ترکی کی سرحد پر قائم امدادی کیمپ میں اٹھائیس سالہ نوجوان کی آہ وزاری دل کو چیر کر رکھ دینے والی بپتا وہاں موجود ہر شخص کی آنکھ نم کر رہی ہے۔ ان میں سے ہر ایک زخمی ہے، وہ نوجوان بھی، پندرہ دن پہلے گولیاں اس کے بازو اور گردن کے آرپار ہوگئی تھیں، مگر اب اس کے زخم بھرنے لگے ہیں۔

کیمپ میں فرائض انجام دینے والا ڈاکٹر پرامید ہے کہ وہ جلد صحت یاب ہوجائے گا، لیکن اس کی دماغی حالت دن بدن خراب ہوتی جارہی ہے۔ وہ بے ہوش رہتا ہے اور جب جب ہوش میں آتا ہے تو اس کا بین اور چیخیں دل دہلا دیتی ہیں۔ وہ اپنے گاؤں کا واحد فرد ہے جو اس دن ہونے والی یلغار میں زندہ بچ گیا، باقی سارا گاؤں اس روز قبرستان بن گیا۔ وہ دن اس گاؤں کے لیے روز قیامت تھا، ہر طرف پھول سے بچوں کی جلی ہوئی لاشیں بکھری تھیں۔ ایک چند ماہ کی بچی کو آگ میں جھونک دیا گیا تھا۔ ایک بچہ جس کی آنکھیں بھی نہیں کھلی تھیں، تو ماں کا پیٹ چیر کر نکالا گیا پھر اس کا روئی سا جسم دہکتے انگاروں پر پھینک دیا گیا۔

آنکھ کو پانی اور دل کو خون کرتے یہ مناظر شام کی سرزمین پر جابہ جا بکھرے ہوئے ہیں۔ بشارالاسد کی آمریت کے خلاف جاری مزاحمت کچلنے کے لیے حکمراں ٹولہ ظلم وستم کا ہر حربہ استعال کررہا ہے۔ ملک کی اکثریت بشارالاسد کی مخالف ہے، اس لیے شامی فوج کو دشمن کی کھوج نہیں لگانی پڑتی۔ وہ عموماً ایک ہی طریقہ استعال کرتی ہے۔

کسی بستی پر ہلہ بولا جاتا ہے، سب باسیوں کو ایک جگہ جمع کیا جاتا ہے اور پھر موت ان کا مقدر کردی جاتی ہے۔ اس دن بھی یہی کچھ ہوا۔ پہلے بچوں کو الگ کیا گیا، جن کی تعداد چالیس کے قریب تھی، انھیں ان کے ماں باپ کے سامنے جلادیا گیا۔ کچھ کو چھریوں سے ذبح کیا گیا۔ عورتوں میں سے کسی کا گلا کاٹ دیا گیا اور کسی کو بھڑکتے شعلوں میں پھینک دیا گیا۔ آخر میں اپنے بچوں، بیویوں، ماؤں بہنوں کو بےبسی سے موت کے منہ میں جاتے دیکھ کر ادھ موئے ہوجانے والے مردوں کو گولیوں سے چھلنی کردیا گیا۔

یہ مناظر لکھتے ہوئے میری روح کانپ رہی ہے، قلم لرز رہا ہے۔ ہاتھوں سے جان نکلی جارہی ہے، تو سوچیے! جن پر یہ سب گزر رہی ہے ان کا کیا حال ہوگا۔ دل کو دہلاتے یہ مناظر خبروں اور تصاویر کی صورت ہم تک پہنچ رہے ہیں مگر ہم خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں یا یوں نظریں چرائے بیٹھے ہیں جیسے کچھ دیکھا ہی نہیں۔ یہ بے اعتنائی کس لیے؟ ظلم تو ظلم ہوتا ہے اس کا کوئی مذہب، فرقہ یا مسلک نہیں ہوتا۔

بشارالاسد کی حکومت کے خلاف شروع ہونے والی عوامی بغاوت میں سوا لاکھ کے قریب شہری قتل کیے جاچکے ہیں۔ شام کی آبادی دو کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ اس لحاظ سے شام میں ہر ماہ اوسطاً چار سے پانچ ہزار افراد کی جان لی گئی ہے، یعنی ہر روز 100 شامیوں کو موت کی وادی میں اتارا جارہا ہے۔

شام میں دنیا کی حالیہ تاریخ کا سب سے بڑا قتل عام جاری ہے، جہاں ظلم کا سلسلہ بوسنیا، فلسطین اور کشمیر سے کہیں آگے نکل گیا ہے، مگر ایک دو ممالک کو چھوڑ کر عالم اسلام خاموش ہے۔ شام میں قیامت برپا ہے، ایسی قیامت کہ جس پر امت کے ہر فرد کو کم ازکم احتجاج کرنا چاہیے، مگر سب لب بستہ ہیں۔

یہ کیسی لڑائی ہے، کیسی جنگ ہے، جس میں عام لوگوں کو پکڑا جاتا ہے اور ایک جگہ جمع کرکے ان پر فائر کھول دیا جاتا ہے۔ لوگوں پر بھیانک تشدد کرتے ہوئے ان کے اعضا الگ کردیے جاتے ہیں۔ آنکھیں نکال دی جاتی ہیں۔ جانوروں کی طرح ذبح کردیا جاتا ہے۔ زندہ جلادیا جاتا ہے۔ ماں باپ کی آنکھوں کے سامنے ان کے بچوں کو سر میں گولی مار کر ہلاک کردیا جاتا ہے۔

بشارالاسد کے سرپرست ملک کی طرف سے اسلحے کی کھیپ کی کھیپ اور رضا کاروں کی بڑی تعداد میں شام آمد نے خوں ریزی کے عمل کے حجم اور شدت میں اضافہ کردیا ہے۔ اسلحے کی کھیپ عراق کی فضا سے ہوتی ہوئی اس کے ہمسائے شام پہنچتی ہے۔ دوسری طرف اسد حکومت سے برسرپیکار گروہوں کے پاس شامی فوج سے لوٹا ہوا اسلحہ ہے۔ قتل عام کے حالیہ واقعات شام کے ساحلی قصبوں بائیدہ اور راس البنیہ میں ہوئے، جہاں 322 لاشیں ملی ہیں۔ اس قتل عام پر عرب دنیا کے معروف دانشور و مصنف بسام القادی بھی چیخ اٹھے۔ انھوں نے کہا ہے کہ شام میں بے گناہ افراد کا قتل عام کیا جارہا ہے۔ یہ کسی فرقے کی جنگ نہیں، یہ ظالم اور مظلوم کے درمیان معرکہ ہے، غاصب و جابر حکمران اور عوام کے درمیان لڑائی ہے، جس میں نہتے شہریوں کو بے دردی سے قتل کیا اور سفا کی کی نئی کہانیاں رقم کی جارہی ہیں۔ بشارالاسد کی طرف سے ڈھائے جانے والے مظالم میں کوئی اس کا ساتھ دے رہا ہے، کوئی صرف مذمت کی رسم ادا کررہا ہے اور کوئی چپ چاپ خون بہتے اور جسم جلتے دیکھ رہا ہے۔ یوں اس ظلم میں سب شریک ہیں۔

☆......☆......☆

وسعتِ رزق کا تیر بہدف نسخہ

سنگِ میل

amerpuri@yahoo.com

عبدالحفیظ امیرپوری

رزق کی تنگی وفراخی کے معاملے میں اس آیت کریمہ پرغور فرمائیے!

''کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں کہ اللہ ہی رزق کشادہ کرتا ہے جس کا چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے (جس کا چاہتا ہے)۔ یقیناً اس میں بہت سے نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔ پس رشتہ دار کو اس کا حق دے اور مسکین ومسافر کو (اُس کا حق)۔ یہ طریقہ بہتر ہے اُن لوگوں کے لیے جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہوں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔'' (سورۃ الروم)

اس آیت کریمہ میں رزق کی تنگی وفراخی کے تذکرے کے ساتھ یہ ذکر ہورہا ہے کہ رشتہ دار، مسکین اور مسافر کو اس کا حق دے۔ بے شک حقیقت تو اللہ ہی جانتا ہے پر ممکن ہے کہ اس آیت میں یہ ایک اشارہ ہو کہ اگر رزق کی فراخی چاہیے تو ان لوگوں (رشتہ دار، مسکین اور مسافر) پر اپنے مال خرچ کرو۔ تمہارے مال میں ان لوگوں کا جو حق ہے وہ ادا کرو۔ اور اگر یہ ادا کروگے تو رزق کی فراخی ملے گی۔ مال کم ہو یا زیادہ آپ ذرا ان لوگوں پر اللہ کی خاطر خرچ کرکے دیکھ لیجیے۔ کیونکہ مؤمنین کی یہ خوبی ہے کہ آمدنی کم ہو یا زیادہ وہ بہرحال اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔

آپ اللہ کی مخلوق سے بھلائی کیجیے اللہ آپ سے بھلائی کرے گا، آپ اس کے بندوں کی ضرورت پوری کیجیے اللہ آپ کی ضرورت پوری فرمائے گا، آپ اللہ کے کام میں لگ جائیں اللہ آپ کے کاموں میں لگ جائے گا۔ آپ اگر تاریخ پر ہی ایک نظر ڈالیں تو آپ دیکھیں گے کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں خدا ان کو فقر کی آزمائش میں نہیں ڈالتا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اللہ کی راہ میں اتنا زیادہ مال دیتے تھے کہ غنی کہلائے اور اللہ نے تمام عمر غنی ہی رکھا۔ کچھ دیگر صاحبِ مال صحابہ کرام کے بارے میں بھی پڑھ کر دیکھ لیجیے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ کتنے لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مالداری عطا فرمائی ہے اور وہ اس کی وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ میں نے اپنے اوپر فرض زکواۃ دس کے بجائے بارہ دی تو اگلے سال اللہ نے پندرہ کی توفیق دی۔ پندرہ کے بجائے سترہ دیے تو ایک ہی برس کے بعد اللہ نے بیس کی توفیق دی اور یوں یہ سلسلہ بڑھتا ہی گیا۔ کسی نے یہ بتایا کہ میں نے سونا اس لیے خرید رکھا ہے کہ مجھ پر زکواۃ فرض ہو اور میں اس فرض کو ادا کروں میرے خدا نے مجھے کبھی گھاٹا نہیں دیا۔ کوئی یہ کہتا ہے کہ میں نے اپنی آمدنی کا ایک خاص فی صد اللہ کی راہ میں دینا طے کررکھا ہے اور میرا مال ہمیشہ بڑھا ہے کبھی کم نہیں ہوا اور کسی نے اپنی خوشحالی کی یہ وجہ بتائی کہ میں نے اپنے بزنس میں ایک متعین شیئر رب کائنات کا ڈال رکھا ہے میں نے کبھی اس کے حصے میں ڈنڈی نہیں ماری، لاکھوں بھی دینے پڑے تو باقاعدگی سے دیے اور میرے چند ہزار کروڑوں میں پہنچ چکے ہیں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ یہ ارشادِ پاک ہے۔

''اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔'' (سورۃ البقرۃ)

یادرہے کہ بات آمدنی میں حصہ رکھنے کی ہو رہی ہے بچت میں حصہ رکھنے کی نہیں۔ آپ کو بھی اگر رزق کی فراخی چاہیے تو ان میں سے کوئی نسخہ آزما کر دیکھ لیجیے، آزمودہ ہیں۔ اب اس کاروبار اور شیئر کی شرائط ملاحظہ فرمائیے!

قرآن کی رو سے اس کے لیے یہ بہت ضروری شرائط ہیں کہ آپ جو بھی کام کرتے ہوں اس میں درج ذیل چیزیں شامل نہ ہوں۔

دھوکہ دہی، کسی کے ساتھ زبردستی و ظلم، رشوت، غصب، خیانت (خواہ افراد کے مال میں ہو یا قوم کے مال میں) چوری اور ڈاکہ، مال یتیم میں بے جا تصرف، ناپ تول میں کمی، فحش پھیلانے والے ذرائع کا کاروبار، گانے بجانے کا پیشہ، شراب اور دیگر منشیات کی صنعت اور اس کی خرید وفروخت ونقل وحمل، جوا اور اس کے تمام طریقے جن سے کچھ لوگوں کا مال کچھ دوسرے لوگوں کی طرف محض اتفاق سے منتقل ہوتا ہے، بت گری، بت فروشی اور ایسے مقامات کی خدمات جہاں شرک ہوتا ہے، قسمت بتانے اور فال گیری وغیرہ کا کاروبار، سود اور اس کا کسی بھی نوعیت کا لین دین وکتابت بھلے وہ کم ہو یا زیادہ اور شخصی قرضہ ہو یا تجارتی، صنعتی اور زراعتی۔

اگر آپ ان میں سے کسی کام میں حصہ دار نہیں ہیں اور اپنے اندر اتنا ظرف پاتے ہیں کہ اللہ کا حصہ بھلے وہ جتنا ہی زیادہ ہو ادا کرسکیں گے تو کریے اللہ کے ساتھ عہد اور شروعات کیجیے اور اس کے لیے ضروری نہیں کہ آپ کا سرمایہ یا آمدن لاکھوں میں ہو۔ بھلے سینکڑوں ہزاروں میں ہو اللہ کو اپنی آمدنی اور اپنے کاروبار میں پارٹنر بنائیے اس کا حصہ ادا کیجیے اور پھر دیکھیے۔ ہاں ایک بات یادرہے کہ جب ہزاروں یا لاکھوں میں دینے کی نوبت آئے تو پھر دل تنگ نہ کیجیے گا ورنہ سزا بہت سخت ہے اور یہ سرمایہ ڈوبتے زیادہ وقت نہیں لگتا۔ اللہ کی پکڑ بہت سخت ہے اور اس کے لیے اسے دیر نہیں لگتی۔ ذرا اس آیت کا مطالعہ کر لیجیے!

''ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر اس نے اپنے فضل سے ہم کو نوازا تو ہم خیرات کریں گے اور صالح بن کر رہیں گے۔ مگر جب اللہ نے اپنے فضل سے ان کو دولتمند کردیا تو وہ بخل پر اُتر آئے اور اپنے عہد سے ایسے پھرے کہ انہیں اس کی پرواتک نہیں ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ان کی اِس بدعہدی کی وجہ سے جو انہوں نے اللہ کے ساتھ کی اور اس جھوٹ کی وجہ سے جو وہ بولتے رہے، اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق بٹھا دیا جو اس کے حضور پیشی کے دن تک ان کا پیچھا نہ چھوڑے گا۔'' (سورۃ التوبۃ)

اگلی آیات (78-80) میں ایسے لوگوں کو منافق اور فاسق کہا گیا اور ان کے لیے دردناک سزا کا اعلان کیا گیا۔ اسی آیت سے ایک بات یہ بھی واضح ہوتی ہے کہ اگر کوئی اللہ سے مذکورہ عہد کرے تو پھر اس کو آزمائش میں ڈالنے کے لیے اللہ اگر چاہے گا تو اسے دولتمند کردے گا۔ اور اس نے اگر وعدہ پورا کیا تو دنیا اور آخرت کی کامیابیاں اور ناکامی کی صورت میں شدید عذاب۔ اس لیے اللہ سے ایسا عہد کرنے سے پہلے یہ معاملہ بھی ذہن میں رہے کہ کہیں مالداری باعث عذاب ہی نہ بن جائے۔

☆......☆......☆

جہاد کشمیر کا دیوانہ......حافظ مدثر شہیدؒ



عبداللہ ندیم

زندگی موت کی امانت ہے، جو ذی روح اس دنیا میں آیا اس نے اس دنیا سے کوچ کرنا ہے، اس موت نے نہ کسی محل والے کو چھوڑا اور نہ جھونپڑی والے کو، نہ اس سے کوئی قطب بچ سکا اور نہ ابدال، کئی وہ لوگ بھی آئے جس پر زمانہ فخر کرتا ہے، اور وہ بھی جو صرف اپنی ذات میں گم ہوگئے، کسی نے ہزاروں سال عمر پائی اور کوئی ایک سانس بھی پورا نہ کر سکا، یہ دنیا ہے اور یہ اس کا نقشہ اور یہ بھی حقیقت ہے، کہ یہ دنیا بھی ایک دن ختم ہوکر رہے گی، مگر کچھ لوگ اس دنیا میں ایسے بھی آئے کہ جنہوں نے موت کو بھی ماردیا، اور خود ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ وجاوید ہوگئے، بلکہ دنیا والوں کو بھی بتادیا کہ اے دنیا والو! اگر انسان ہمت باندھ لے تو موت جیسی اٹل حقیقت کو بھی زندہ وجاوید بنایا جاسکتا ہے۔

آج کے اس جدید دور میں کتنی اقوام ہیں جو غلامی کی چکی میں پس رہی ہیں، اور آزادی کے سورج کو طلوع ہوتا دیکھنا چاہتی ہیں لیکن اندھیرے کے سوا انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا، وجہ صرف بزدلی اور موت کا ڈر ہے، اور اس ڈر اور خوف کی وجہ سے آزادی جیسی نعمت سے محروم ہیں، کچھ اقوام نے اس موت کے خوف کو اُتارا، اور اپنی آزادی کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی خوب مدد فرمائی۔

ان اقوام میں ایک کشمیری قوم بھی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس دھرتی کو جو حسن بخشا ہے دنیا والے اس کو جنت نظیر وادی کہنے پر مجبور ہوگئے، اس دھرتی کے باسی مدت سے غلامی کی زندگی گزارتے چلے آرہے ہیں، اہل ایمان اٹھے اور غلامی کا طوق پہننے سے انکار کردیا پھر جبر وظلم کی آندھیاں چلیں طوفان آئے، لیکن نہ آندھیاں اپنا کام کرسکیں اور نہ طوفان اپنا کوئی رنگ جما سکے، یہ غیور اہل ایمان کی استقامت کے سامنے بے آبرو ہوگئے، اور آزادی کی یہ امنگ اس قوم کی رگ وپے میں سرایت کرگئی، لاکھوں اہل ایمان اپنی جان پر کھیل گئے، اور قوم کو جینے مرنے کا ڈھنگ سکھا گئے، اور کئی آج بھی ابو جہل کے قبیلے سے نبرد آزما ہیں، اور یہ عہد کرچکے ہیں کہ آزادی کا سورج طلوع ہونے تک وہ تھک کر نہیں بیٹھیں گے، اور مشرکین کے ایک ایک ظلم کا حساب چکائیں گے، تحریک آزادیٔ کشمیر کے لیے اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ دینے والے دوچار نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں ہیں، مقصد صرف اور صرف کلمۃ اللہ کی سربلندی اور کفر سے آزادی ہے۔

اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والوں میں ایک نوجوان حافظ مدثر شہیدؒ بھی ہیں جن کا تعلق ضلع بھاولپور کے علاقے اوچ شریف سے تھا، پانچ فروری ۱۹۹۳ بمطابق ۵ شعبان ۱۴۱۳ھ بروز جمعۃ المبارک کو ڈاکٹر قاری نذیر احمد صاحب کے گھر پیدا ہوئے، پانچ بہن بھائیوں میں دوسرے نمبر پر تھے، پانچویں کلاس تک مقامی پرائمری سکول میں تعلیم حاصل کی اور والد محترم کو کہا کہ ابا جان میں دینی تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہوں، ان کے والد محترم فرماتے ہیں کہ میں نے بہ خوشی اجازت دے دی، اور مدرسہ میں داخل ہوگئے، ابتدائی قرآن کریم اپنے دادا محترم کے پاس پڑھتے رہے، کچھ عرصہ قرآن کریم کے حفظ کی سعادت حاصل کرنے اپنے چچا کے پاس لاہور آگئے، اور کچھ عرصہ بعد واپس اپنے گاؤں تشریف لے آئے، اور اپنی خواہش کا اظہار فرمایا کہ میں عثمان وعلی بھاولپور میں پڑھنا چاہتا ہوں، ان دنوں عثمان وعلی میں باقاعدہ تعلیم کا آغاز ہوچکا تھا، اور یہاں پر باقاعدہ قرآن کریم کو حفظ کیا، اور مرکز عثمان وعلی کے ابتدائی حفاظ میں شامل ہوگئے، حفظ قرآن کریم کی تکمیل کے بعد والد محترم سے جہاد کشمیر میں شمولیت کی خواہش کا اظہار کیا، جسے ان کے والد محترم نے بخشی قبول فرمالیا، مظلوم مسلمانوں کے لیے تڑپنا اور ان کے لیے کچھ کرنے کی لگن نے اسے وقت سے پہلے ہی مجاہد بنادیا تھا، ان کے والد صاحب فرماتے ہیں کہ اولاد میں سب سے زیادہ محبوب تھا، کیوں نہ ہوتا کہ ہروقت دین مبین کے لیے تڑپتا تھا، اور اس کی اس تڑپ نے ہمیں جینے مرنے کا شعور بخشا۔ ان کے والد محترم فرماتے ہیں کے ان کو جہادِ کشمیر کا جنون کی حد تک شوق تھا، اور کیوں نہ ہوتا کی جب مدثر شہید کی عمر صرف ۶ سال کی تھی تو میں نے خواب دیکھا کہ میں اور مدثر انڈین آرمی سے لڑ رہے ہیں اور مدثر کو صف اول میں لڑتا دیکھتا ہوں۔ الغرض اپنی تربیت مکمل کرنے کے بعد مدثر شہیدؒ عرصہ تقریباً ۲ سال مظفرآباد میں رہے، اور بلآخر وہ وقت آگیا جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے خونی لکیر عبور کرگئے، اور یوں آخر کار انڈین آرمی کے ساتھ ایک جھڑپ میں اپنے ۴ ساتھیوں کے ساتھ جام شہادت نوش فرماگئے، اور اپنے رب کے ہاں اس کے مقبول بندوں میں شامل ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اللہ ان کی شہادت کو قبول فرمائے، تحریک آزادی کشمیر آج بھی جاری ہے، اور شہداء کا مقدس خون اہل ایمان کو پکار رہا ہے، کہ اے اہل ایمان! ہمارا خون صرف اور صرف اسلام کی سربلندی کے لیے ہے اس کو رائیگاں مت کرنا، اس خون کو بھول مت جانا، اس مقدس خون کی لاج رکھنا، اور کشمیر کی آزادی اور ہندستان کی بربادی تک علم جہاد بلند رکھنا، اور دنیا کے ہر ظالم جابر کو یہ پیغام پہنچا دینا، کہ اگر تم ظلم سے باز نہ آئے، اور تم نے اپنی روش کو نہ بدلا، تو جہاد کی چنگاریاں تمہارا سب کچھ جلا کر راکھ کردیں گیں، لیکن تم اسلام اور اہل اسلام کو نہ تو غلامی پر مجبور کرسکتے ہو، اور نہ ان کو مٹا سکو گے، کیوں کہ یہ بہادر نبی کے بہادر امتی اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرتے رہیں گے، اور آزادی دنیا کا مقدر بن کر رہے گی، اور اس آزادی کا تحفظ کرنے کے لیے مسلمان مائیں مدثر شہید جیسے بیٹوں کو جنم دیتی رہیں گی اور مشرق ومغرب سے صرف ایک ہی نعرہ ہوگا:

لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ، محمد رسول اللہ

☆......☆......☆

اسلام میں لباس اور شرم وحیا کا تصور

محمد ہاشم

اللہ رب العزت نے تمام نبی نوحِ انسان کو لباس پہننے کا حکم فرمایا اور لباس پہننے کیلئے کچھ بنیادی اصول بتائے لھذا لباس کے تعلق سے اِن اُصولوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے آدم کی اولاد بیشک ہم نے تمہاری طرف لباس اُتارا تاکہ تم سب شرم گاہوں کو چھپاؤ اور لباس سے آرائش زیبٗ زینت حامل کرو اور پرہیزگاروں کا لباس بہتر ہے''

تاریخ اس بات پر متفق ہے کہ انسانی شعور نے ہوش میں آتے ہی سب سے پہلے شرم وحیا کے فطری تقاضے کی تکمیل اور عرُیانی کے احساس سے پریشان ہوکر جنگلیوں نے پتّوں سے اپنے شرمگاہوں کو چھپایا اور آج ترقّی یافتہ کہے جانے والے دور میں بھی ستر پوشی کی ضرورت پوری کرنے والی مختلف چیزوں کو شعور انسانی نے ''لباس'' کا نام دِیا۔ یہی لباس اِنسانی زندگی کی اہم ضرورت کیونکہ لباس کی بنیادی غرض یہ کہ جسم کی پردہ پوشی زیب وزینت کے ساتھ ساتھ موسمی اثرات (سردی گرمی) وغیرہ سے محفوظ رکھنا اور انسانی کھال وجسم کو ماحول کے تابوکاری کے اثرات وبیماری کے جراثیم کو دور رکھنا بھی ہے۔

امام رازی کے مطابق عمدہ لباس کے علاوہ زیب وزینت کی تمام اشیاء کو اس آیت میں داخل فرمایا ہے خواہ انکا تعلّق لباس کی نفاستِ جسم کی نضافت گھر کی صفائی و آرائش سے ہو بشرطیکہ شریعت نے اُنھیں حرام نہ کیا ہو اور فضول خرچی نہ ہو سورہ اعراف کی آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیطان کے بہکاوے کا شکار ہونے پر حضرتِ آدم علیہ السلام اور حضرتِ حوّا کو اپنی عُریانی کا احساس ہوا اور وہ درختوں کے پتّوں سے اپنے ستر کو چھپانے لگے۔

لباس کے بارے میں قرآن میں متعدد جگہ تفصیل کے ساتھ ذکر ملتا ہے۔ لباس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ستر کے حصّوں کو چھپالے جو لباس اس مقصد کو پورا نہ کرے سرے سے وہ لباس ہی نہیں کیونکہ وہ لباس بنیادی مقصد پورا نہیں کررہا ہے جس کے لئے وہ سلایا بنایا گیا ہے بیشک یہی لباس انسانی اور باقی تمام جانوروں میں فرق ظاہر کرنے کا پہلا اور آخر ذریعہ بھی ہے یہی وجہ ہے غیر مذہب جنگلی انسانوں نے جو غاروں جنگلوں میں رہا کرتے تھے وہ کپڑا میسر نہ ہونے کے باوجود واپنے ستر کو ڈھاپنے کی کوشش میں مصروف رہتے تھے وہ بھی کپڑا نہ ملنے کے باوجود پتّوں سے اپنے ستر چھپائے رہتے تھے۔

آجکل کا ننگا پہناوا موجودہ دور کے فیشن نے لباس کے اصل مقصد کو مجروح کردیا ہے آجکل مردوں عورتوں میں اپنے لباس رائج ہیں جس میں اسکی کوئی پرواہ نہیں کہ جسم کا کونسا حصہ کھل رہا ہے اور کونسا ڈھکا ہوا ہے حالانکہ اسلام میں ستر کا حکم یہ ہے کہ مرد کے سامنے مرد کیلئے ستر کھولنا جائز نہیں اور عورت کے سامنے عورت کیلئے ستر کھولنا جائز نہیں مثلاً اگر کسی عورت نے ایسا لباس پہن لیا جس میں سینہ کھلا ہوا ہے بازو کھلے ہوئے ہیں تو اس عورت کو اس حالت میں دوسری عورتوں کے سامنے آنا بھی جائز نہیں چہ جائیکہ اس حالت میں مردوں کو سامنے آئے اسلئے کہ یہ اعضاء اسکے ستر کے حصے ہیں۔

آجکل شادی وغیرہ کی تقریبات میں دیکھئے کیا حال ہورہا ہے۔ بے حیائی کے ساتھ ایسے لباس پہن کر مردوں کے سامنے عورتوں بے پردہ گھومتی پھرتی ہیں، اگر کوئی کہے تو کہا جاتا ہے سوچ بدلئے مذہب اسلام اس کی نفی کرتا ہے اور کہتا ہے کپڑے بدلئے سوچ بدل جائیگی۔

آجکل یہ جملے بہت کثرت سے سننے میں آتا ہے کہ صاحب اس ظاہری لباس میں کیا رکھا ہے، دل صاف ہونا چاہیئے مذہب سے دور اسلام بیزار زہینت لوگ اس طرح کی باتیں کررہے ہیں اور پھیلا رہے ہیں۔ نام نہاد نئی تہذیب کے دلدادہ لوگوں کا عجیب فلسفہ ہے کہ اگر عورت اپنے گھروں میں اپنے اپنے لئے شوہر کے لئے اپنے بچوں کے لئے کھانا تیّار کرے تو یہ دقیانوسی اولڈ ماڈل ہے اور اگر وہی عورت ہوائی جہاز میں ایرہوسٹس بن کر انسانوں کی ہوش ناک نگاہوں کا نشانہ بنے اور لوگوں کی (خدمت) غلامی کرے تو اِسکا نام آزادی ہے اگر عورت گھر میں رہ کر اپنے ماں باپ بھائی بہن کیلئے خانہ داری کا نظم کرے تو کیا یہ ذلت ہے۔ دوکانوں پر سیلزگرل بن کر اپنی نازواداو مسکراہٹوں سے گاہکوں کی توجہ اپنی طرف کرے یا دفتر میں باس کی ناز برداری کرے تو یہ آزادی اور اعزز ہے؟......

اللہ انسانوں کو عریانیت (ننگا پن) کے سر سے محفوظ رکھنے کیلئے تمام بنی نوح انسانی کو لفظ آدم کہکر آگاہ فرمایا کوئی مذہب کی قید نہیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ اعراف میں فرمارہے ہیں۔ ترجمہ: اے ادم کی اولاد خبردار تجھے شیطانی فتنے میں نہ ڈالدے جیسا تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوایا اور اُتر وادی اُن سے انکا لباس تاکہ نظر پڑے انھیں شرم کی چیزیں شیطان آج بھی تمام دیگر خرابیوں کے ساتھ ساتھ عُریانیت پھیلانے میں شب وروز مصروف ہے تاکہ انسان جس لباس کو اپنی بنیادی اور اہم ترین ضرورت سمجھتا ہے اس سے اس کو آزاد کرکے پھر سے جانوروں درندوں کی لباس کردیا جائے۔ اللہ انسانوں پر بے پناہ مہربان ہے بے حیائی سے دور رکھنے کیلئے قرآن مجید میں کئی جگہ بار بار اس قسم کے احکام جاری کئے جن میں شرم وحیاء کا دامن تھامنے کی تعلیم دی گئی سورہ انعام، سورہ احزاب، سورہ الشوری، سورہ توبہ، سورہ العنکبوت، سورہ طلاق، سورہ بنی اسرائیل، بطور خاص اس حوالے سے قابل ذکر ہیں ہر وہ قول یا عمل سے بے حیائی یا بےشرمی کو فروغ ہو غلط ہے عریانی بے شرمی دیکھنے والوں کے حیوانی جذبات کو اُبھار دیتے ہیں اور انسان مذہبی تمدّنی اخلاقی قدروں سے دور ہوجاتا ہے۔ حجۃ الاسلام حضرت اِمام غزالی فرماتے ہیں: شہوت تمام انسانی شہوات پر غالب ہے اور ہیجان کے وقت سب سے زیادہ عقال کی نافرمانی ہے اسکے نتائج ایسے بھیانک ہیں جن سے شرم آتی ہے اور اظہار سے خوف لگتا ہے۔ عریانی بے حیائی سے پیدہ شدہ جنسی اشتعال انسان کو زنا بالجبر، جنسی بے راہ روی، ناجائز تعلق اور ہم جنس پرستی جیسے سنگین اور گھناؤنے جرائم پر مجبور کرتا ہے۔ سورہ اعراف میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے ترجمہ: کہہ دو میرے پروردگار نے تو بے حیائی کی باتوں کو خواہ وہ ظاہری ہوں یا پوشیدہ منع فرمایا ہے اس سلسلے میں سورہ احزاب کی تلاوت اور مطالعہ بہت ضروری ہے جو مسلمان مرد اور عورت کی عزت و احترام تحفظ اور پاکیزگی کو مستقل طور پر حفاظت میں رہے پردے کی پاکیزگی کو اپنانے بے حیائی کو بچنے کی تعلیم دیتا ہے، اسلامی تعلیمات کا مطالعہ اور اسکا ابلاغ اور عمل انشاء اللہ ہمارے ماحول کو اور معاشرے کو بے حیائی عریانی کی لعنت سے پاک رکھے گا اور بے پناہ فائدے کا سبب بنے گا

☆......☆......☆

چودہ صدیاں پہلے کا نظام کیا آج ممکن ہے؟

ابوطلحہ عثمان

''چودہ سو سال پہلے کا نظام آج نہیں چل سکتا۔ آج سائنس کی ترقیات کی وجہ سے دنیا چاند پر پہنچ چکی ہے اور آپ جیسے قدامت پرست پتھر کے زمانے کو ترقی کا مدار سمجھتے ہیں''۔ ہمارے دوست کہتے چلے جارہے تھے اور ہم خاموش تھے......ان کی خاموشی پر ہم نے مختصر جواب دیا تھا کہ بھائی ہم نے جس نبی کا کلمہ پڑھا ہے، انہی کا لایا ہوا نظام ہمارے لئے آئیڈیل ہے چاہے پوری دنیا میں وہ کہیں نظر نہ آئے۔ علمائے کرام اپنے مدارس میں یہی پڑھاتے، اپنے مواعظ و تقاریر میں یہی بتاتے مگر عملاً نظام اسلام سامنے نہ تھا۔ ایک موقع پر مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ انگریز کے قبضے سے پہلے برصغیر مسلم ہند میں جو نظام عمل تھا وہی نافذ کردیا جائے ہمیں منظور ہے مگر لا الہ الا اللہ کی بنیاد پر بننے والے پاکستان کے حکمران بانی پاکستان کے کھوٹے سکے کسی بھی طرح احکام ونظام شریعت کے نفاذ میں مخلص نہ تھے۔ اور اب کئی سال سے سود کے فیصلے کے خلاف حکم امتناعی لیا ہوا ہے۔ اللہ سے دشمنی کو معمولی سمجھا ہوا ہے۔

پاکستان میں جنرل ضیاء نے اسلامائزیشن کا عمل شروع کیا مگر اس نے بھی چند ایک حدود کا نفاذ کیا جبکہ اسلام کا تقاضا مکمل نظام نافذ کرنے کا ہے۔ اسی دوران شمالی امریکہ برفیلے علاقوں سے سرخ ریچھ نے افغانستان کے پہاڑوں پر قبضے کا سوچا۔ اس کی فوجیں آگے بڑھیں مگر اسے معلوم نہ تھا کہ جیسے پہاڑ اپنی جگہ زمین میں گڑے ہوئے جمے ہوئے کھڑے ہیں۔ پہاڑی لوگ بھی اپنے عقائد میں اسی طرح مضبوط اور پختہ ہوتے ہیں......غلیلوں اور کلہاڑیوں کے ساتھ روسی ٹینکوں اور بمبار طیاروں کا مقابلہ کیا گیا۔ افغانی مجاہدوں کے خلوص کی بناء پر بدر والے فرشتے بھی آموجود ہوئے اور سرخ ریچھ بدترین شکست کے بعد اسلحہ چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ اب مجاہدین نے حکومت تشکیل دینا تھی مگر بعض چھپے ہوئے منافقوں نے اسلامی نظام کے خوف سے مجاہد جماعتوں میں تفرقہ ڈال دیا۔ اس نااتفاقی کو دیکھ کر اپنی تعلیم اور درس و تدریس میں مشغول ایک مرد کہستانی ملا محمد عمر مجاہد سامنے آیا۔ اس نے اپنے نو ساتھیوں کے ہمراہ ایک شوریٰ تشکیل دی۔ ان کے خلوصِ عمل کو دیکھ کر اللہ کی نصرت ہمراہ ہوئی۔ عام افغانی مسلمانوں نے بھرپور تعاون کیا، سفید نبوی پرچم لہرا کر طالبان مجاہدین آگے بڑھتے رہے۔ پہلے قندھار پھر کابل فتح ہوا اور ہر مفتوح علاقے میں خالص اسلامی نظام، نظام حکومت راشدہ کا نفاذ ہوتا چلا گیا۔ پھر ۹۰ فیصد سے زائد کے علاقے پر طالبان نے اسلامی حکومت کا نفاذ کیا۔ اعدائے اسلام حیران تھے۔ حقیقی اسلام کا نفاذ انہیں کسی قیمت پر گوارا نہیں تھا اور علمائے اسلام اور عام مخلص مسلمان مسرور و شاداں تھے کہ چودہ صدیاں گزرنے کے بعد حقیقی نظام اسلام دیکھنے کو مل رہا ہے۔ آج کوئی یہ کہنے کی جرأت نہیں کرسکتا کہ یہ دور ٹیکنالوجی کا دور ہے اور چودہ پندرہ سو سال پہلے کا اسلامی نظام نافذ نہیں ہو سکتا۔ ۹۰ فیصد کے زائد علاقے پر اسلامی قوانین کی بہاریں لوگوں نے دیکھیں۔ چھ سال تک افغانستان نہ صرف امن وامان کا گہوارہ بنا بلکہ اسلامی خلافت کی آرزو رکھنے والوں کے لئے دور حاضر میں ایک مثال بھی بنا۔ انصاف کی فراہمی نے افغان عوام کو اعتماد دیا اور تاریخ اسلام میں پہلی بار انہوں نے اپنا اسلحہ طالبان کے حوالے کیا۔ علماء ومشائخ نے امیرالمومنین ملا محمد عمر مجاہد کی بیعت کی اور تمام عالم اسلام میں ان کے لئے خلوص قلب کے ساتھ دعائیں کی گئیں۔

اب یہود ونصاریٰ کی دوسری سپر پاور کے پیٹ میں مروڑ اٹھا۔ اس نے سرخ ریچھ کو بھی ساتھ لیا اور دنیا کی تقریباً چار درجن دین دشمن اور صلیبی قوتوں کو ساتھ لے کر امارت اسلامیہ پر کارپٹ بمباری شروع کردی۔ پانچ درجن اسلامی ممالک نے بھی بےوفائی کی اور عملاً باطل قوتوں کا ساتھ دیا۔ طالبان نے گوریلا جنگ شروع کردی اور اعلان کیا کہ جب تک آخری امریکی امارت اسلامیہ افغانستان نے نہیں نکل جاتا ہم جہاد جاری رکھیں گے بالآخر امریکہ اور اس کے چار درجن اتحادی شکست تسلیم کرکے رخصت ہوئے اور ان کی جدید ٹیکنالوجی اور اعلیٰ ترین انٹیلی جنس ایجنسیاں نہ تو ملا محمد عمر مجاہد کا کھوج لگا سکیں نہ کسی مجاہد کو خرید کر ان تک پہنچ سکیں۔ امیر المومنین حضرت ملا محمد عمر مجاہد ۱۹ برس تک مسلسل جہادی زندگی بسر کرتے رہے۔ روشن خیال حلقے پراپیگنڈہ کرتے رہے کہ مجاہدین روس کے خلاف امریکی حمایت کی وجہ سے کامیاب ہوئے مگر آج وہ اس کا جواب نہیں دیتے کہ سپر پاور امریکہ اور اس کے تمام اتحادیوں کے جدید ترین اسلحہ اور ٹیکنالوجی کے باوجود طالبان مجاہدین کو شکست کیوں نہ دی جا سکی۔ یہ اسلامی نظام کی برکت ہے کہ جو خلوص دل سے ان کا نفاذ چاہتا ہے، خالق کائنات کی تمام غیبی قوتیں اس کے ساتھ ہوجاتی ہیں۔

امیرالمومنین ملا محمد عمر مجاہد کو اب اس طرح خراج تحسین پیش کیا جاسکتا ہے کہ ان کے جانشینوں سے بھرپور تعاون کیا جائے۔ اللہ سے ان کی مدد مانگی جائے اور ان کے جانشینوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ حالات کو پرکھتے ہوئے اپنی پالیسی اس طرح وضع کریں کہ جس طرح امیرالمومنین استقامت کے ساتھ مزاحمت اور کامیاب حکمت عملی پر کاربند رہے، اسی طرح ان کے جانشین بھی عسکری میدانوں کی طرح مذاکراتی حکمت عملی میں بھی کامیابی حاصل کریں۔ اللہ ان کو حوصلہ مندی اور ہوشمندی سے نوازے، تاکہ جہاد کے ثمرات کے ساتھ پھر افغان عوام کو اسلامی نظام کی بہاریں نصیب ہوں۔ اللہ کریم امیرالمومنین ملا عمر مجاہد کو جنت میں درجات عالیہ سے نوازیں۔ آمین

شکست تو مقدر تھی

ابوساریہ

۱۱ستمبر کو ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جس نے پوری دنیا کو بدل کر رکھ دیا۔ آج کوئی ستمبر سے پہلے کی دنیا کو یاد کررہا ہے تو کوئی اس کو مثال کے طور پر پیش کررہا ہے۔ جی ہاں! نائن الیون کو جزیرئے عرب کے چند سرفروش جانبازوں نے فرعون وقت کے قلب و جگر پر ایسی کاری ضرب لگائی جو وہ آج تک نہ بھول پایا، اور صدیوں یاد رکھے گا۔ سپر پاور کہلانے والا۔ دنیا پر حکمرانی کے خواب آنکھوں میں سجانے والا، غرور وتکبر میں فرعون کی یاد دلانے والا، جسے لوگ امریکہ کہتے ہیں۔ چیختا، پکارتا دنیا بھر کے ممالک سے جنگ میں مدد مانگنے دوڑا۔ نیٹو اور نان نیٹو ممالک کو اپنی مدد کے لیے تیار کرلیا۔ پھر کیا تھا! یہ بدمست ہاتھی اپنے اور اتحادیوں کے لشکر، بحری بیڑے، فضائیہ، ٹینک، توپیں، بکتر بند گاڑیاں، ڈرون اور نہ جانے کون کون سی ٹیکنالوجی سے لیس ہو کر ایک غریب، پس ماندہ اور برسوں کی خانہ جنگی سے تباہ حال ملک افغانستان پر چڑھ دوڑا۔ جس کا نائن الیون کوز میں بوس ہونے والے ولڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی میں کوئی کردار تھا نہ ہی اس کا کوئی باشندہ اس کام میں ملوث تھا اور نہ ہی کسی طرح کی مدد کی تھی۔ اس کا جرم صرف اتنا تھا کہ اس نے چند عرب مہمانوں کو اسلامی اور پختون روایات کے مطابق اپنی سرزمین پر رہنے کی اجازت دی تھی۔ اور پھر ان مہمانوں کو امریکہ کے حوالے کرنے سے انکاری تھے۔ جس میں وہ حق بجانب بھی تھے۔ اس جرم کی سزا دینے وقت کا سپر پاور اپنے اتحادیوں کے لاولشکر سمیت حملہ آور ہوا کہ چند دنوں میں افغانوں کو شکست دے کے فتح سے سرشار ہوگا۔ ایک طرف دنیا بھر کی ٹیکنالوجی تھی تو دوسری طرف محض توکل علی اللہ۔ ایک طرف دنیا بھر کے کافر جمع تھے تو دوسری طرف اپنے بھی منہ موڑ چکے تھے۔ ایک طرف غرور وتکبر تھا تو دوسری طرف صبر واستقامت اور غیرتِ ایمانی تھی۔ ایک طرف بحری، برّی، فضائی فوجیں تھیں تو دوسری طرف غیرت ایمانی سے سرشار جانفروشوں کی چند پرانی بندوقیں۔ ایک طرف بارود کے ڈھیر اور بارودی سرنگوں سے بچنے والی گاڑیاں تھیں تو دوسری طرف چند دیسی ساختہ بم جو بم پروف اور بارود کی تلاش کرنے والی گاڑیوں کو لے اڑے۔ جب حملہ آور آئے تو وہ بوریا نشین جو تباہ حال افغانستان کو سہارا دیئے ہوئے تھے، اس کے عوام کی خوشحالی اور امن وسکون کے لیے اپنا سب کچھ قربان کرواچکے تھے، وہ جو رب کا نظام نافذ کیے ہوئے تھے وہ تو اس کے حاکم بنے ہی اس لیے تھے کہ لوگوں کو لوگوں کی غلامی سے نکال کر لوگوں کے ربّ کی غلامی میں لے آئیں۔ اُنہوں نے سب کچھ کو چھوڑا اور حملہ آوروں کو سبق سکھانے پہاڑوں کو رخ کرلیا۔ امریکہ، اس کے اتحادی، اس کے ٹکڑوں پر پلنے والے دانشور اور میڈیا سب کے سب خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے کہ طالبان ختم ہو گئے، مرگئے، نیست ونابود ہوگئے۔ اور امریکہ بہادر جیت گیا۔ لیکن اللہ ربّ العزت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ کس کی شکست۔ کس کی فتح۔ یہ فیصلہ میرے ربّ نے کرنا تھا۔ وقت گزرتا گیا۔ ایک دو نہیں، چار چھ نہیں پورے چودہ سال بیت گئے۔ امریکہ اور اس کے اتحادی افغانستان کے پہاڑوں سے سرٹکراتے رہے۔ روز جلتے رہے۔ روز مرتے رہے۔ اپنے سورماؤں کے بوٹوں کو سلامیاں دیتے رہے۔ ہنوز یہ سلسلہ جاری وساری ہے اور تب تک جاری رہے گا جب تک امریکہ ذلت و رسوائیوں کے ساتھ افغانستان کی سرزمین سے بھاگ نہ جائے۔ شاید انہیں یہ اندازہ نہ تھا کہ وہ کس قوم سے لڑنے جارہے ہیں۔ نہ طالبان ختم ہوئے اور نہ اُن کا نظریہ ناپید ہوا اور نہ ہی بمباریاں، جیلیں، اپنوں کی غداریاں اور ہر طرح کے اوچھے ہتھکنڈے ان کے حوصلوں کو پست کرسکے۔ طالبان بھی موجود ہیں اور ان کا نظریہ (ربّ کی زمین پر ربّ کا نظام) بھی چارسو چمک رہا ہے۔ امریکہ نے پہلے ایک کٹھ پتلی حکومت قائم کی اور اب دوسری نہ تو افغانستان میں امن وامان بحال ہوا اور نہ ہی عوام خوش حال ہوئے۔ بلکہ امریکہ سے نفرت میں اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے۔ افغان فوجی جن کو تربیت اسلحہ اور تنخواہ امریکہ دے رہا ہے، وہ بزدل اور کام چور نکلے۔ افغان فوجیوں کو تربیت دینے والے انسٹرکٹرز کی ایک ٹیم نے اپنی خفیہ رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ افغان فوجی بزدل اور کام چور ہیں وہ طالبان کا سامنا کرنے سے گھبراتے ہیں ایک امریکی ٹرینر نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ ایک افغان فوجی دستے کو میں نے تربیت دی اور جب تربیت مکمل ہوگئی تو انہیں زابل میں طالبان کے خلاف ایک آپریشن میں لے گیا، جب جنگ شروع ہوئی تو افغان فوجی طالبان کا مقابلہ کرنے کے بجائے درختوں اور چٹانوں کے پیچھے چھپنے لگے، اور جب انہیں طالبان کے حملے کا جواب دینے کا کہا تو کوئی بھی آگے نہ بڑھا، اسی طرح ایک جھڑپ کے دوران میں نے افغان فوجیوں کو حکم دیا کہ حفاظتی دائرہ بناؤ تاکہ زخمیوں اور لاشوں کو نکالا جاسکے تو کوئی بھی آگے نہ بڑھا امریکی ٹریئنرز نے اپنی رپورٹ میں واضح لکھا کہ پینٹاگون کے دعویٰ غلط ہیں اور افغان فوجی طالبان کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں رکھتے، کیونکہ طالبان زیادہ جنگی مہارت رکھتے ہیں اور بے خوف لڑتے ہیں جبکہ افغان فوجی بزدل ہونے کے ساتھ ساتھ کام چور بھی ہیں، چار لاکھ افغان فوج میں صرف بیس ہزار کام کے ہیں۔

یہ تو امریکی تربیت دینے والے اہلکاروں کی رپورٹ تھی جبکہ ان میں سے کچھ فوجی ایسے بھی ہیں جو موقعہ ملتے ہی امریکہ اور نیٹو کے فوجیوں پر حملہ آور ہوجاتے ہیں۔ پھر طالبان سے جاملتے ہیں۔ آج افغانستان کے اکثر علاقے طالبان کے زیر کنٹرول ہیں یا وہاں طالبان کا اثر ونفوذ قائم ہے۔ امریکہ کبھی یہ کہتا تھا، کہ 2015ء تک اپنی فوج افغانستان سے نکال لے گا۔ صرف دس ہزار فوجی افغان فوج کی تربیت اور مدد کے لیے یہاں رہیں گے 2015ء آیا اور گزر گیا امریکہ نے ایک سال کی توسیع کرلی کئی اتحادی ملک تنگ آکر اپنی فوج نکال چکے ہیں، اور کئی ابھی بھی بھاگنے کو تیار ہیں بس ایک اشارے کے منتظر ہیں۔ وقت کی سپر پاوروں کو دنیا میں افغانیوں ہی کے ہاتھوں ذلت سے دوچار ہونا پڑا۔ پہلے برطانیہ آیا اور پھر سویت یونین۔ برطانیہ شکست کھا کر بھاگ نکلا جبکہ سویت یونین کو نہ صرف شکست کی ذلت اُٹھانی پڑی بلکہ اپنے وجود کے بھی ٹکڑے کروا بیٹھا اور آج عصرِ حاضر کی سپر پاور امریکہ شکست سے دوچار ہورہا ہے۔ بھاگنے کی راہیں تلاش کررہا ہے۔ لیکن شاید اس کے مقدر میں ابھی اور تباہ ہونا لکھا ہے۔ ان شاء اللہ اس کا حشر سویت یونین سے بھی برا ہوگا۔ دوسری طرف طالبان نصرتِ خداوندی سے فتح یاب ہورہے ہیں۔ جب طالبان برسر اقتدار تھے تو دنیا بھر کے ممالک ان سے نالاں تھے اور آج قطر میں طالبان اپنا سیاسی دفتر قائم کرچکے ہیں اور چین نے طالبان سے اپنے سفارتی تعلقات قائم کرنے کے لیے طالبان کے نمائندوں کو بیجنگ میں جگہ فراہم کی ہے۔ طالبان نے افغانستان کا اقتدار کھوکر بہت کچھ پایا ہے جبکہ امریکہ نے افغانستان کے اقتدار پر قبضہ کرکے بہت کچھ کھویا ہے۔ جس کا اسے وہم وگمان بھی نہ تھا۔

شکست تو امریکہ کا مقدر تھی جس کے اثرات اب واضح ہوتے جارہے ہیں۔ بس کچھ ہی عرصہ میں امریکہ ذلت ورسوائی کا سہرا سجائے افغانستان سے بھاگ نکلے گا اور پھر۔ وہی طالبان۔ جن کو عالم کفر مٹانے آیا تھا۔ افغانستان پر۔ ربّ کا نظام۔ نافذ کررہے ہوں گے۔ ان شاء اللہ

☆......☆......☆

پھر انسان کو بیان سکھلایا۔ (الرحمٰن آیت ۴)





البیان



حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو دین اسلام کی سمجھ عطا فرمائے

اَللّٰھُمَّ فَقِّھْنَا فِی الدِّیْنِ

بہت سے خطرناک فتنے نبوت کے نام پر اٹھے.... نبوت اور رسالت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل ہوگئی.... ختم ہوگئی.... مگر کئی جھوٹے دعوے دار اٹھے، انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا.... اپنے دعوے کے ثبوت کے لئے طرح طرح کے دلائل گھڑے، شعبدے اٹھائے اور مخلوق کو گمراہ کیا.... یہ فتنہ ابھی تک جاری ہے اور جاری رہے گا..... ہم بہت آرام کرتے ہیں..... بہت جلدی اپنے گھریلو مسائل میں ڈوب جاتے ہیں..... مگر شیطان اور دشمنانِ اسلام آرام نہیں کرتے، وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو گمراہ کرنے کے لئے ہر روز نئی محنت کرتے ہیں.... ہمارے لئے ضروری ہے کہ ختم نبوت کے مسئلہ کو سمجھیں..... اسے دل میں بٹھائیں اور مسلمانوں میں اس کا حتمی شعور بیدار رکھیں......سی طرح بہت سے خطرناک فتنے مہدویت کے نام پر اٹھے.... حضرت مہدی رضی اللہ عنہ نے آنا ہے..... بس صرف ایک مہدی.... مجاہد، فاتح اور حاکم مہدی..... وہ جب آئیں گے تو زمین وآسمان میں اُن کی علامات ظاہر ہوں گی.... مگر چودہ سو سال سے ہر تیسرے دن کوئی نہ کوئی اٹھتا ہے اور مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیتا ہے.... نہ جہاد، نہ فتوحات اور نہ خلافت.... ایسے لوگ جن کو اپنے گھر پر بھی اختیار نہیں وہ مہدی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور کئی لوگ ان کے ساتھ کھڑے ہوجاتے ہیں.... چند دن پہلے مصر کے ایک شخص کا دعویٰ پڑھا.... وہ خود کو مہدی کہتا ہے ساتھ اس نے چندے کی اپیل بھی کر ڈالی..... مہدی اور چندہ؟..... وہ تو دونوں ہاتھوں سے سونا چاندی لٹائیں گے.... یمن کے ایک مردود نے بھی ایسا ہی دعویٰ کر رکھا ہے.... اور برصغیر میں تو یہ فتنہ بار بار سر اُٹھاتا ہے.... ہمارے لئے ضروری ہے کہ چند دن محنت کر کے مہدی کے مسئلہ کو سمجھیں..... اور پھر دوسروں کو بھی سمجھائیں تاکہ فتنہ کا دروازہ بند ہو....

اسی طرح بہت سے خطرناک فتنے خلافت کے نام پر اٹھے.... اور آج ہمارے دور میں یہ فتنے سب سے زیادہ سرگرم ہیں.... حزب التحریر نامی تنظیم نے خلافت کا نعرہ لگایا.... عجیب وغریب خلافت . . . . بغیر جہاد وقتال کے خلافت . . . . دین پر عمل کے بغیر خلافت . . . . انگریزی اقدار اور تعلیم کی زیر نگرانی خلافت انا للہ وانا الیہ راجعون....

ہمارے ہاں! مرحوم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی تنظیم اسلامی نے خلافت کی بات کی.... ان کے بعض سرکردہ افراد سے اس موضوع پر بحث ہوئی تو الحمد للہ وہ قائل ہوئے اور اپنے غلط نظریئے سے پیچھے ہٹے..... پھر تنظیم اسلامی نے یہ نعرہ چھوڑ کر اپنا رُخ قدرے مثبت سرگرمیوں کی طرف موڑ دیا.... ان سے دوبارہ مکالمہ کی نوبت نہیں آئی..... اب معلوم نہیں کہ کن نظریات پر ہیں.... مرحوم ڈاکٹر صاحب نے جہاد فی سبیل اللہ کے موضوع پر ایک مضمون دو قسطوں میں شائع کرایا تھا.... اسے پڑھ کر معلوم ہوا کہ جہاد وقتال کو سمجھنے میں ان سے غلطی ہوئی ہے.... دراصل فکر اور مطالعہ کے ساتھ عمل کی قوت اور قربانی کا جذبہ نہ ہو تو انسان جہاد وقتال کو نہیں سمجھ سکتا.... کیونکہ جہاد وقتال صرف علمی مسئلہ نہیں ہے.... یہ مسئلہ نقد قربانی مانگتا ہے.... اور قربانی ہر کسی کے بس کی بات نہیں.... تب لوگ اپنے نفس کو مطمئن کرنے کیلئے جہاد وقتال کی تعبیر ہی بدل دیتے ہیں.... بندہ نے ڈاکٹر صاحب کے اس مضمون کا جواب لکھ کر بھیج دیا تھا..... ابھی پاکستان میں کئی افراد خود ساختہ طور پر داعش کے ماے چاچے بنے ہوئے ہیں..... اور خلافت کے موضوع پر اپنی جہالت انٹرنیٹ پر انڈیلتے رہتے ہیں....

کچھ عرصہ قبل رنگ ونور میں بندہ نے حضرت امیر المومنین کی فراست کے عنوان سے ایک کالم لکھا تھا.... اس میں طالبان اور داعش کا تذکرہ اور مسئلہ خلافت پر کچھ باتیں عرض کی تھیں....

چند دن پہلے ایک مضمون نظر سے گزرا.... خلافت کے ٹھیکیدار کسی صاحب نے بندہ کے اس کالم کو تختہ مشق بنایا ہوا ہے.... یہ مضمون اگر پہلے نظر میں آ جاتا تو بندہ ضرور اس کا جواب لکھتا مگر اب تو وقت گزر چکا ہے ..... دراصل ہوا یہ تھا کہ جب عراق اور شام میں دولت اسلامیہ کا کام بڑھا اور انہوں نے وہاں کے اہل سنت کے تحفظ کے لئے اچھے اقدامات کئے تو ان کے لئے دل میں ہمدردی آنا ایک فطری امر تھا.... اسی دوران ایک عرب عالم دین نے دولت اسلامیہ کے خلاف ایک جاندار مضمون لکھا اور مسئلہ خلافت کی وضاحت فرمائی..... یہ مضمون علمی طور پر قابل تعریف تھا.... انہوں نے اس بات پر بھی اعتراض اٹھایا کہ دولت اسلامیہ نے اپنے قائد شیخ ابوبکر البغدادی کو خلیفہ کا لقب کیوں دیا ہے؟..... اُس وقت بندہ نے علمی طور پر یہ وسعت نکالی کہ.... اگر کوئی اسلامی گروہ اپنے امیر یا حاکم کو خلیفہ کہہ دے اور مراد اس سے تمام مسلمانوں کا شرعی خلیفہ نہ ہو تو اس کی گنجائش موجود ہے....

اب چاہیے تو یہ تھا کہ داعش کے حامی اس وسعت پر خوش ہوتے مگر انہوں نے اسی جملے کو تنقید کا نشانہ بنایا.... دراصل دولت اسلامیہ ایک عنوان، ٹائٹل یا نام بن چکی ہے.... اب جو چاہتا ہے اپنے اوپر یہ ٹائٹل چپکا کر داعش بن جاتا ہے اور پھر وہ باقی مسلمانوں کے گلے کاٹنے اور انہیں کافر وجاہل قرار دینے کو جائز سمجھنے لگتا ہے . . . . خلافت مسلمانوں کے لئے لازمی ہے، بیحد ضروری ہے مگر خلافت اس طرح تو قائم نہیں ہوتی کہ..... کوئی شخص خود کو خلیفہ کہہ دے اور بغیر حاکمیت اور اختیار کے ساری دنیا کے مسلمانوں کو اپنی اطاعت کا حکم جاری کر دے..... دولت اسلامیہ نے جس طرح کی خلافت قائم کی ہے اس سے زیادہ بہتر، زیادہ وسیع اور زیادہ منظم خلافت تو افغانستان کے طالبان بہت پہلے قائم کر چکے ہیں..... طالبان میں باقاعدہ بیعت کا نظام بھی موجود تھا.... اب اگر اس حدیث کو دیکھا جائے کہ جب دو خلیفوں کی بیعت ہو تو دوسرے کو قتل کر دو..... تو آپ بتائیں کہ دوسرا کون سا ہے؟ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد قدس سرہ کی بیعت 1996ء میں ہوئی.... جبکہ البغدادی کی بیعت اس کے تقریباً چودہ سال بعد ہوئی..... ہاں فرق یہ ہے کہ طالبان دین کی سمجھ رکھتے تھے اس لئے انہوں نے اپنے امیر کو خلیفۂ عالم قرار دینے کی بجائے امیر المومنین کا لقب دیا..... جبکہ دولت اسلامیہ نے اپنے امیر کو "خلیفہ" کا نام دے دیا.... اور اب وہ مسلمانوں کی ہر جماعت کو ختم کرنے کی فرمائش کر رہے ہیں....

بندہ نے کئی دن رات لگا کر "داعش" کے عقیدے، نظریے اور دستور کو سمجھنے کی کوشش کی.... خود ابوبکر البغدادی کے کئی بیانات نہایت غور وفکر سے سنے..... مجھے ان بیانات میں کسی جگہ بھی یہ تاثر نہیں ملا کہ البغدادی ساری دنیا کے خلیفہ ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں.... مگر چونکہ دولت اسلامیہ حالت جنگ میں ہے .....اس کی تمام تر قیادت روپوش اور زیر زمین ہے..... تنظیم کے امیر کی طرف سے مامورین کے ساتھ رابطے کا بھی کوئی باقاعدہ نظام موجود نہیں ہے..... چنانچہ فتنہ پرست لوگ اسی صورت حال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنا فتنہ سرگرم کر رہے ہیں ..... نہ بیعت کی ضرورت نہ کسی رکنیت کی بس جو بھی خود کو داعش کہہ دے وہ داعش ہے..... پھر وہ داعش کے نام پر جو کچھ کرتا پھرے اور جو کچھ بکتا پھرے..... افغانستان میں کئی کمانڈر اپنے ذاتی مفادات کی وجہ سے امارت اسلامی چھوڑ چکے تھے یا وہ امارت سے نکال دیے گئے تھے ..... وہ بھی راتوں رات داعش بن گئے .....اور انٹرنیٹ پر داعش کا ترجمان بننا تو اتنا آسان ہے کہ..... اس کے لئے نہ پسینہ بہانا پڑتا ہے اور نہ کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے.... ان لوگوں کو چند احادیث اور روایات یاد ہیں ..... جبکہ باقی دین کی کچھ سمجھ نہیں ..... نہ علم میں وسعت ہے اور نہ دلوں میں تقویٰ اور روشنی ..... بس خلافت خلافت کا شور ہے ..... اور اسی شور میں قتل و غارت اور فتنہ وفساد کا بازار گرم ہے ..... دراصل یہ لوگ خلافت کے اسی طرح دشمن ہیں..... جس طرح جھوٹی نبوت کے دعویدار نبوت کے دشمن ہیں ..... کوئی ان بے عقل لوگوں سے پوچھے کہ عراق یا شام کے کسی خفیہ گھر میں کیمرے کے سامنے بیٹھ کر ..... ایک شخص کا دعویٰ خلافت ..... اتنا معتبر کیسے ہوگیا کہ اسے سنتے ہی دس لاکھ افغان طالبان ..... اپنے امیر کی بیعت سے نکل جائیں ..... اور یوں مسلمانوں کا ایک منظم لشکر ٹوٹ جائے ..... اسلام کی ایک بڑی عسکری قوت ختم ہوجائے......اس سے "خلافت" کو کیا فائدہ ملے گا؟...... یہ لاکھوں افراد ابوبکر البغدادی سے اپنے لئے احکامات کس طرح لیں گے؟..... نبوت اور مہدویت کی طرح......خلافت کا مسئلہ بھی بہت اہم ہے ..... مسلمانوں کو چاہیے کہ اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھیں..... اسے اپنے دل میں بٹھائیں..... اور دوسرے مسلمانوں کو بھی سمجھائیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفِتَنِ مَاظَھَرَ مِنْھَا وَمَابَطَنَ

لاالہ الاالله محمدرسول الله

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سیدنامحمد وآلہ وصحبہ وبارِکْ وسَلِّمْ

تسلیما کثیرا کثیرا

☆......☆......☆

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہر پیر)

امیر جمعیۃ حضرت درخواستی قدس سرہ

اشکہائے عقیدت بہ فراق شیخ طریقت

حضرت درخواستیؒ کے غم سے دل بے تاب ہے
ہر طرف ظلمت ہی ظلمت اب کہاں مہتاب ہے
جن کے علم وفیض سے روشن ہوا سارا جہاں
اب انہیں ڈھونڈوں ہوں کہاں وہ گوہرِ نایاب ہے
جس نے ہر سو تھے جلائے علم وحکمت کے چراغ
جن کی تابانی سے عالم روشن وشاداب ہے
دین کی تبلیغ کے انتھک مجاہد تھے وہی
جنکی سعیِ کاملہ سے قصرِ دیں باتاب ہے
جن کی فرقت میں زمین و آسماں ہیں اشکبار
نوحہ کن مکتب، مساجد، منبر و محراب ہے
موت عالم فی الحقیقت ہے جہاں سارے کی موت
علم ہے روحِ جہاں دنیا فقط اسباب ہے
بلبلیں سرگشتہ ہیں گل کی زیارت کے لیے
گلشنِ علم وادب سنسان ہے بے آب ہے
خُم خانہ ہے اجڑا ہوا مئے معرفت باقی نہیں
ساغر ہیں سب خالی پڑے ساقیِ مادر خواب ہے
اٹھ میرے ساقی پیاسوں کو پلادے وہ شراب
جس کو پی کر آج تو مخمور ہے سیراب ہے
لے گیا عشقِ مدینہ تجھکو مدنیؒ کے حضور
جو شفیعِ عاصیاں ہے رحمتِ احباب ہے
اب خدا حافظ چلو اُس ربِ عالم کے حضور
اپنے بندوں کے لیے جو غافر وتواب ہے
زندگی تیری سے پائی زندگی منظور نے
اب تلک تیرے ہی مخزن کا بنا تو اب ہے
ماہِ عرفاں کے ستارے ہیں فدآء جانشیں
ہم مطیع وفضلِ رحماں خادم طلاب ہے
عبدِ رحماں وعطاء وہم جمیل والخلیل
ہم عزیزِ خورد بے سایہ بسے بے تاب ہے
چودہ سو پندرہ ربیع اول کی تھی انیس جب
سات تھے یکشنبہ کے غائب ہوا مہتاب ہے



آج ہر گھر کے بڑھے والدین انتہائی کرب میں مبتلاء ہیں۔ بس ہر ایک کی زبان پر ایک ہی جملہ ہے، اولاد نافرمان ہوگی، ادب نہیں کرتی، حالانکہ ان کی پرورش میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ ان کی ہر خواہش کو ہزار مجبوریوں کے باوجود پورا کیا۔ کاش! ہم سمجھتے کہ اولاد کا حق یہ نہیں کہ ان کی ہر خواہش کو پورا کیا جائے، بلکہ ان کا تو یہ حق ہے کہ ان کی صحیح طور پر اسلامی طریقے پر تربیت اور پرورش کی جائے، جو ہم نہ کر سکے۔ جس کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے کہ والدین کی عزت وتکریم تقریباً ختم ہوکر رہی گئی ہے۔ رب کریم ناراض ہوگیا ہے، ماں باپ اب کیا ہوگا کہہ کر ہاتھ ملنے لگے، مگر حقیقت تو یہ ہے کہ ہم نے اولاد کی پرورش غیر اسلامی اور غیر اخلاقی طریقے پر کی، بجائے قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی کے سائے میں کرنے کے ہم نے ٹی وی اور فلموں کے سائے میں کی، جس کے نتائج آج ہمارے سامنے ہیں اب بھی سنبھل جانے کا وقت ہے۔

(۴) ٹی وی فحاشی کی اجازت ہے

ٹی وی، فحاشی، بے حیائی کا آلہ اور بہترین ذریعہ ہے۔ آن کی آن میں پوری دنیا کے کونے کونے میں اس کی اشاعت ہوتی ہے۔ ٹی وی کے پردے پر جو یورپ سے عریانی، برہنگی، چست لباسی، فیشن کے بے حیاء طریقے چلتے ہیں پوری دنیا میں ہر گھر میں آناً فاناً یہ پھیلتے ہیں۔ یہ اس کا اہم ترین فائدہ ہے۔

سورۃ نور میں فواحش اور گناہ کی اشاعت اور ترویج پر قرآن پاک نے بڑی وعید ذکر کی ہے چنانچہ حکم خداوندی ہے:

ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین امنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والاخرۃ.

''جو لوگ فواحش (اخلاقی وبری باتوں) کی اشاعت ایمان والوں میں پسند کرتے ہیں ان کے لئے دنیا وآخرت میں سخت عذاب ہے''۔

(۵) ٹی وی اسراف ہے

ٹی وی کا لینا اور اس کا گھر میں رکھنا اللہ پاک کے حکم ''لاتسرفوا'' کی مخالفت اور پامالی ہے اور حکم الٰہی کو توڑنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کی اس بری چیز سے حفاظت فرمائے۔ یہ صرف گناہ ہی نہیں بلکہ اس میں اپنے پاکیزہ مال کو بھی ضائع کرنا ہے جو کہ بہت ہی بڑا گناہ ہے یعنی کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتا ہے۔

(۶) ٹی وی شیطان کا جال ہے

ٹی وی شیطان کا جال ہے، جس سے وہ لوگوں کو شکار کر کے جہنم میں پہنچاتا ہے۔ ٹی وی اور سیمنا کے اہم ترین مقاصد میں لوگوں کو خواہشات سے لطف اندوز کرنا ہے، اس کا سب سے بہترین ذریعہ عورت کے محاسن ہیں یہی وجہ ہے کہ تمام پروگرام میں کمسن خوبصورت عورتوں کا دخل ہے، اناؤنسری کے میدان سے لے کر کھیل کے میدان تک میں یہ بات مشترک ہے۔ افسوس صد افسوس کسی زمانے میں مردوں کو جو غیر محرم ہیں ان کو دیکھنے پر عورتوں کو مارا جاتا تھا آج اس دور میں یہ حال ہے کہ ان سے لطف اندوزی کی باتیں کی جاتی ہیں۔

(۷) گانے بجانے میں انہماک پر سور اور بندر کی شکل

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آخر زمانہ میں میری امت کے کچھ افراد بندر وسور کی شکل میں مسخ کر دیئے جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا وہ مسلمان ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمایا ہاں! ''لا الہ الا اللہ'' کہنے والے، روزہ رکھنے والے ہوں گے۔ پوچھا گیا کہ ان کا یہ حال کیوں ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''گانے کے آلات، گانے والیاں اختیار کریں گے، شراب پیے گے، کھیل کود میں رات گزاریں گے، صبح کو بندر اور سور کی شکل میں کر دیئے جائیں گے۔ (زواجر مکی)

(۸) ٹی وی کا وبال

مگر لوگوں کو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ سب کچھ ٹی وی دیکھنے کا نتیجہ ہے، وہ تو کہتے ہیں کہ ٹی وی دیکھنے میں کیا حرج ہے؟ حالانکہ یہ سارا وبال ٹی وی کا ہے، اس لئے کہ ٹی وی پر ننگی فلمیں دیکھ، دیکھ کر حیاء کا جنازہ نکل گیا ہے، باپ سے بھی حیاء نکل گئی ہے، اور بھائی سے بھی حیاء نکل گئی ہے، اور جب حیاء باقی نہ رہے تو پھر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے:

اذا فاتك الحیاء فافعل ماشئت

جب تمہاری حیا کا خاتمہ ہوجائے تو جو چاہے کرو۔

اس لئے کہ پھر ہر برائی آپ کیلئے برابر ہے۔ حیاء ہی یہ بتاتی ہے کہ دیکھ یہ تیری بیٹی ہے اور یہ تیری بہن ہے، یہ تیری ماں ہے، اور یہ تیری بہو ہے، اگر حیاء نہیں تو پھر تو اس کے نزدیک سب خواتین برابر ہیں۔ پھر تو جانوروں جیسی حالت ہوگی، کیونکہ جانور میں بھی حیاء نہیں ہے، اس لئے تو ان کے اندار ماں بہن کا رشتہ بھی نہیں ہے۔ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے حیاء کا مادہ رکھا ہے، وہ حیاء اس کو ان باتوں سے روکتی ہے اور جانوروں سے ممتاز کرتی ہے۔

(۹) ٹی وی حیاء صاف کرنے کا استرا ہے

بہر حال، یہ ٹی وی حیاء کو صاف کرنے کا استرا ہے، اخلاق کو برباد کرنے کا ذریعہ ہے، ایمان کو غارت کرنے کا سبب ہے، جس طرح استرے سے سارے سر کے بال صاف ہوجاتے ہیں، اسی طرح ٹی وی اور فلمیں دیکھنے سے انسان کی حیاء کا خاتمہ ہوجاتا ہے، اخلاق کا خاتمہ ہوجاتا ہے، اعمال کا خاتمہ ہوجاتا ہے اور آخر میں بعض مرتبہ ایمان بھی چلا جاتا ہے۔

جس معاشرے میں حیاء کا خاتمہ ہوجائے اور بے حیائی کا دور دورہ ہو، اس میں حیاء کے بات کو عیب سمجھا جاتا، بلکہ ایسے معاشرے میں اس کو فیشن کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے: **الحیاء شعبة من الایمان۔**

یعنی دین اور ایمان کا ایک اہم شعبہ ''حیاء'' ہے، یہ حیاء ایسی چیز ہے جو انسان کو بہت سے گناہوں سے بچاسکتی ہے اور بچالیتی ہے۔ جنسی نوعیت کے جتنے گناہ ہیں، ان سب میں حیاء ایک پردہ اور رکاوٹ بن جاتی ہے، اسی حیاء کی وجہ سے انسان غیر محرم عورت کی طرف نظر نہیں اُٹھا سکتا، کسی نامحرم کے پاس جانے اور اس کے پاس تنہائی میں بیٹھنے سے حیاء اس انسان کو روکتی ہے، اسی طرح اگر عورت حیادار ہے تو وہ حیاء اس کو نامحرم مرد کی طرف دیکھنے سے روکتی ہے، اور اس سے نامحرم کے پاس تنہائی میں بیٹھنے سے روکے گی اور یہ حیاء ہی دراصل باپ اور بیٹی کے درمیان، بھائی اور بہن کے درمیان، سسر اور بہو کے درمیان پردہ ہے خدانخواستہ اگر کسی جگہ پر کسی وقت اس حیاء کا خاتمہ ہوگیا تو پھر بیٹی اور اجنبی عورت برابر ہوجاتی ہے۔

(۱۰) ٹی وی محرومی رزق کا باعث ہے

گناہوں پر اصرار، رزق اور اس کی برکت کو زائل کر دیتا ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آدمی گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہونے لگ جائے تو اس وقت اللہ تعالیٰ پاکیزہ رزق کا دروازہ بند فرما دیتے ہیں، بظاہر وسیع رزق نظر آتا ہے لیکن اس میں برکت اور راحت کا سامان نہیں ہوتا، بجائے اس کے کہ انسان کی اس سے حاجت پوری جائے نہیں ہوتی، بلکہ اس میں انسانی پریشانی پوشیدہ ہوتی ہے۔ (الترغیب والترہیب)

(۱۱) ٹی وی ہو تو رحمت کے فرشتے گھر میں نہیں آتے

جس گھر میں ٹی وی کا سلسلہ چلتا ہو یعنی جس گھر میں اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کے ذرائع موجود ہو چاہے فی الحال نافرمانی کا کام ان کے ذریعے ہو رہا ہو یا نہ ہو رہا ہو تو اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ آلہ لہولعب کے قریب فرشتے نہیں آتے جس کی وجہ سے گھر میں بے برکتی اور نحوست ہوجاتی ہے۔

بدرالملتقی، شرح ملتقی میں ہے: ''**لاتحضر الملئکة شیئا من الملاھی**''۔

آج ہر شخص پریشان اور مختلف قسم کے حوادث میں گرفتار ہے پریشانیاں ہر روز عام ہوتی جارہی ہیں ہر ایک پریشان ہے کہ رزق میں برکت نہیں گھر میں بیماریاں ہی بیماریاں ہے۔ کیا ہم نے بھی اس کی وجہ معلوم کی ہے؟ آخر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کونسی بات ہمارے معاشرے میں موجود ہیں جس نے عوام وخواص عورت ومرد، جوان وبوڑھے سب کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے اور سب اس آگ میں جل بھن رہے ہیں، وہ ہے ''ٹی وی'' کی بیماری اور نحوست جسے آج ہم مسلمانوں نے اپنے گھر میں بسایا ہوا ہے۔

☆......☆......☆



حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

ہم تلاش کرتے ہیں سکونِ قلب کو اعلیٰ درجہ کے ماکولات ومشروبات، ملبوسات ومسکونات، دولت وثروت میں، حکومت وسلطنت اور قیادت وامارت میں، حالانکہ یہ دولت صرف اللہ کے ذکر سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ اپنی جدوجہد اور سعی وکاوش سے اسباب راحت جمع کرنے میں کامیاب بھی ہوگئے تب بھی یاد رکھیں بغیر ترک معاصی اور رجوع الی اللہ، تعلق مع اللہ اور ذکر اللہ کے نہ تو آپ کو غم واندوہ سے نجات ملے گی اور نہ سکونِ خاطر نصیب ہوگا۔

اے کاش تیرے دل میں اتر جائے میری بات

اسباب القحط والغلا

(۱) ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں یہ بھی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں کم کیا کسی قوم نے ناپ اور تول میں مگر مبتلا ہوئے قحط سالی اور سخت مشقت میں اور نہیں بند کی کسی قوم نے زکوٰۃ کو اپنے مال کی، مگر محروم کئے گئے آسمانی بارش سے، پس اگر بہائم نہ ہوتے تو بالکل بارش ہی نہ ہوا کرتی۔

(۲) معجم طبرانی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں کم کیا کسی قوم نے ناپ تول کو مگر روک لیا اللہ تعالیٰ نے اُن سے بارش کو۔

(۳) امام احمدؒ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہو اُن میں زنا مگر پکڑے جائیں گے قحط میں۔

(۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نہیں کم کیا کسی قوم نے ناپ اور تول کو مگر قطع کیا اُن سے رزق۔

ان احادیث سے اسباب قحط وگرانی وامساک باراں وکمی رزق کے یہ معلوم ہوئے۔

☆ ناپ تول میں کمی کرنا

☆ زکوٰۃ نہ دینا

☆ زنا کرنا

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر وہ لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کرتے تو البتہ کشادہ کر دیتے ہم ان پر برکتیں آسمان اور زمین سے (شروع پارہ ۹) اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایمان اور تقویٰ میں کمی کرنا سبب ہے پیداوار بارش آسمانی اور زمین کی کمی کا۔

جب اسباب اس کے مشخص ہوگئے تو علاج اس کا ان اسباب کا ازالہ ہے، یعنی ایمان کی درستی، اعمال کی درستی تمام معاصی سے توبہ واستغفار کرنا خصوصا حقوق العباد میں کوتاہی کرنے سے اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے اور زنا اور اس کے مقدمات سے کہ وہ بھی بحکم زنا ہی ہیں جیسے بری نگاہ کرنا، نامحرم سے باتیں بقصد لذت کرنا، اس کی آواز سے لذت حاصل کرنا، خصوصی گانے بجانے سے، چنانچہ حق تعالیٰ نے صریحاً بھی اس کو علاج فرمایا ہے کہ اپنے پروردگار کے روبرو اعمال سیئہ سے استغفار کرو پھر (اعمالِ صالحہ سے) اس کی طرف متوجہ ہو وہ تم پر بارش کو بڑی کثرت سے بھیجے گا۔ (پارہ ۱۲ رکوع ۴)

اب اکثر لوگ بجائے ان اسباب اصلیہ کے اسباب طبعیہ کو مؤثر سمجھ کر علاج مذکور کی طرف توجہ نہیں کرتے اور صرف حکایت وشکایت کا یارائے زنی وپیشین گوئی تخمینی کا شغل رکھتے ہیں جو محض اضاعت وقت ہے۔ ہم اسباب طبعیہ کے منکر نہیں مگر اُن کا درجہ اسباب اصلیہ کے سامنے ایسا ہے جیسے کسی باغی کو بحکم شاہی گولی سے ہلاک کیا گیا، دوسرا دیکھنے والا اصلی سبب یعنی قہر سلطانی کو سبب نہ کہے اور طبعی سبب یعنی صرف گولی کو سبب کہے حالانکہ اس طبعی سبب کے استعمال کا سبب وہی سبب اصلی ہے۔ مگر جو شخص اس کو نہ سمجھے گا وہ بغاوت سے پرہیز نہ کرے گا۔ گولی کا توڑ تجویز کرے گا جو کہ اس کی قدرت سے خارج ہے۔ سو کیا یہ غلطی نہیں ہوگی؟ یہی حالت ہم لوگوں کی ہے۔

فروع

☆ بعض لوگ امساکِ باران کے لیے کچھ تعویذ لکھ کر آسمان کے نیچے رکھتے ہیں۔

☆ بعض جو پہلوں سے اسلم ہیں چندہ کے طور پر کچھ جنس ونقد جمع کر کے کھانا پکوا کر تقسیم کرتے ہیں۔

☆ بعض جو ان پچھلوں سے اَصلح ہیں دعا کرتے ہیں اور نماز استسقاء پڑھتے ہیں۔

سوامر اول تو تاثیر میں کالعدم ہے اور اگر مجہول الحقیقت ہو تو بوجہ عدم جواز مضر ہے اور امر ثانی نافع ہے مگر نا کافی ہے اور اگر قواعد شرعیہ کے موافق نہ ہو چنانچہ جمع کرنے میں وجاہت سے کام لینا یا تقسیم میں اپنے نفس کو یا اپنے اہل خصوصیت کو بدون حاجت یا بدونِ اندازِ حاجت دوسرے مساکین پر مقدم رکھنا اور اہل اثر کا اس میں مالکانہ تصرف کرنا جیسا کہ یہ امور مشاہد ہیں تو برعکس اور زیادہ مضر ہے۔ امر سوم بدلیل وود رِ سنت کافی ہے، مگر جب کہ صرف صورت پر کفایت نہ کی جائے بلکہ صورت کے ساتھ معنی اور روح کو بھی جمع کیا جائے اور روح اس دعاء واستسقاء کی استغفار ہے چنانچہ حِصن حَصین میں جو دعاء حضور اکرم ﷺ سے استسقاء کی وارد ہے اس میں ''فارسل السماء علینا مدارا'' کے قبل یہ جملے ہیں ''**انت المستغفر الغفار نستغفرک للحاجات من ذنوبنا ونتوب الیک من عوام خطایانا**''

اس مضمون کے لکھنے کے بعد ایک نماز کے بعد دعا کی بارش کی گئی۔ عرض کیا گیا کہ دعاء کے ساتھ گناہوں سے بھی توبہ کرو کہ زیادہ سبب بارش نہ ہونے کا یہی ہمارے گناہ ہیں چنانچہ استغفار بھی کیا گیا۔ اُسی تاریخ میں خدا تعالیٰ کا فضل ہوا کہ ایک متعد بہا مدت تک کے لیے کافی بارش ہوگئی۔ وللہ الحمد

اسباب البلاء والوباء

ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں ظاہر ہوئیں بے حیائی کی باتیں کسی قوم میں حتیٰ کہ کھلم کھلا کرنے لگیں مگر مبتلا ہوئیں طاعون اور ایسی بیماریوں میں جو اُن کے باپ دادوں میں کبھی نہ ہوئی ہوں گی۔

معجم طبرانی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ظاہر ہوا کسی قوم میں زنا مگر ظاہر ہوئی ان میں موت یعنی وبا۔

سماک ابن حرب نے عبدالرحمٰن سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جب ظاہر ہوتا ہے سود اور زنا کسی بستی میں حکم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہلاکت کا۔

صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ ڈھانک دیا کرو برتن کو اور بند کر دیا کرو مشکیزہ کو، کیونکہ سال بھر میں ایک شب ہوتی ہے کہ اس میں وبا نازل ہوتی



ریاکاروں کو فضیحت اور رسوائی کی سزا

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کوئی عمل سنانے اور شہرت حاصل کرنے کے لئے کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو شہرت دے گا، اور جو کوئی دکھاوے کے لئے کوئی نیک عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو خوب دکھائے گا''۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

مطلب یہ ہے کہ دکھاوے اور شہرت کی غرض سے نیک اعمال کرنے والوں کو ایک سزا ان کے اس عمل کی مناسبت سے یہ بھی دی جائے گی کہ ان کی اس ریاکاری اور منافقت کو خوب مشہور کیا جائے گا اور سب کو مشاہدہ کرا دیا جائے گا کہ یہ لوگ نیک اعمال اللہ کے لئے نہیں کرتے تھے، بلکہ نام ونمود، دکھاوے اور شہرت کے لئے کیا کرتے تھے۔ الغرض جہنم کے عذاب سے پہلے ان کو ایک سزا یہ ملے گی سرمحشر ان کی ریاکاری کا پردہ چاک کر کے سب کو ان کی بدباطنی دکھا دی جائے گی۔

دین کے نام پر دنیا کمانے والے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دین کی آڑ میں دنیا کا شکار کریں گے، وہ لوگوں پر اپنی درویشی اور مسکینی ظاہر کرنے اور ان کو متاثر کرنے کے لئے بھیڑوں کی کھالوں کا لباس پہنیں گے، ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی، مگر ان کے سینوں میں بھیڑیوں کے سے دل ہوں گے، (ان کے بارے میں) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، کیا یہ لوگ میرے ڈھیل دینے سے دھوکہ کھا رہے ہیں، یا مجھ سے نڈر ہو کر میرے مقابلے میں جرأت کر رہے ہیں، پس مجھے اپنی قسم ہے کہ میں ان مکاروں پر انہی میں سے ایسا فتنہ کھڑا کروں گا جو ان کے عقلمندوں اور داناؤں کو بھی حیران بنا کے چھوڑے گا''۔

(جامع ترمذی)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ریاکاری کی یہ خاص قسم کہ عابدوں زاہدوں کی صورت بنا کر اور اپنے اندرونی حال کے بالکل برعکس بزرگان دین کی سی نرم وشیریں باتیں کر کر کے اللہ کے سادہ لوح بندوں کو اپنی عقیدت کے جال میں پھانسا جائے، اور ان سے دنیا کمائی جائے، بدترین قسم کی ریاکاری ہے، اور ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی تنبیہ ہے کہ وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں بھی سخت فتنوں میں مبتلا کئے جائیں گے۔

ریاکار شہید، عالم اور سخی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ ''جب الحزن'' سے پناہ مانگا کرو، صحابہ کرام نے عرض کیا، یا رسول اللہ! جب الحزن کیا ہے؟، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جہنم میں ایک وادی (یا خندق) ہے (جس کا حال اتنا برا ہے کہ) خود جہنم ہر دن میں چار سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتی ہے، عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! اس میں کون لوگ جائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، وہ بڑے عبادت گذار اور قرآن پڑھنے والے جو دوسروں کو دکھانے کے لئے اچھے اعمال کرتے ہیں''۔

(جامع ترمذی)

جہنم کی اس وادی میں ''جب الحزن'' میں ڈالے جانے والوں کے لئے رسول اللہ ﷺ نے ''القراء'' کا لفظ ارشاد فرمایا ہے، اس کے معنیٰ زیادہ عبادت کرنے والے کے بھی ہو سکتے ہیں، اور قرآن کے علم اور قرآن پڑھنے میں خصوصیت اور امتیاز رکھنے والے کے بھی ہو سکتے ہیں۔ پس حضور ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جہنم کی اس خاص وادی میں وہ لوگ جھونکے جائیں گے جو بظاہر اعلیٰ درجہ کے دیندار، علوم قرآن کے خوب جاننے والے اور بڑے عبادت گذار ہوں گے، لیکن حقیقت میں اور باطن کے لحاظ سے ان کی یہ ساری دینداری اور عبادت گذاری ریاکارانہ ہو گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سب سے پہلا شخص جس کے لئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ دیا جائے گا، ایک آدمی ہوگا جو (میدان جہاد میں) شہید کیا گیا ہوگا، یہ شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ اسے گنوائیں گے کہ میں نے تجھے کیا کیا نعمتیں دی تھیں، وہ اللہ کی دی ہوئی تمام نعمتوں کا اقرار کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے، بتا تونے ان نعمتوں سے کیا فائدہ حاصل کیا؟ (اور کن مقاصد کے لئے ان کو استعمال کیا) وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا، یہاں تک کہ میں شہید کر دیا گیا (اور اس طرح میں نے سب سے عزیز اور قیمتی چیز اپنی جان بھی تیری راہ میں قربان کر دی)، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، تو جھوٹ کہتا ہے تونے تو جہاد اس لئے کیا تھا کہ تیری بہادری کے چرچے ہوں، سو تیری بہادری کے چرچے ہولئے، پھر اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا اور اسے اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور اسی کے ساتھ ایک دوسرا شخص ہوگا جس نے علم دین حاصل کیا ہوگا، اور دوسروں کو اس کی تعلیم بھی دی ہوگی اور قرآن بھی خوب پڑھا ہو گا اور اس کو بھی اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنی بخشی ہوئی نعمتیں گنوائیں گے وہ سب کا اقرار کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے، بتا تونے میری ان نعمتوں سے کیا فائدہ اٹھایا؟، وہ کہے گا کہ اے اللہ! میں نے آپ کا علم حاصل کیا اور دوسروں کو سکھایا اور آپ ہی کی رضا کے لئے آپ کی کتاب قرآن کریم میں مشغول رہا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، تونے یہ بات جھوٹ کہی، تونے تو علم دین اس لئے حاصل کیا تھا، اور قرآن تو اس لئے پڑھتا تھا تاکہ تجھے عالم وقاری کہا جائے، سو تیرے لئے عالم وقاری کا چرچا خوب ہولیا، پھر اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا، اور وہ بھی اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور اسی کے ساتھ ایک تیسرا شخص ہو گا جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھرپور دولت دی ہوگی، اور ہر طرح کا مال اس کو عطاء فرمایا ہوگا، اسے بھی اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنی نعمتیں گنوائیں گے، وہ سب کا اقرار کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کہ تونے میری ان نعمتوں سے کیا فائدہ اٹھایا؟، وہ عرض کرے گا، اے اللہ! جس جس راستہ میں اور جن جن کاموں میں خرچ کرنا تجھے پسند ہے میں نے تیرا دیا ہوا مال ان سب ہی میں خرچ کیا ہے، اور صرف تیری رضا جوئی کے لئے خرچ کیا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے، تونے یہ جھوٹ کہا، درحقیقت تونے یہ سب اس لئے کیا تھا کہ دنیا میں تو سخی مشہور ہو، سو تیری سخاوت کے چرچے خوب ہولئے، پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے بھی حکم ہوگا اور وہ بھی اوندھے منہ گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا''۔

(صحیح مسلم)

اللہ! اللہ! کس قدر لرزا دینے والی ہے یہ حدیث مبارکہ، اسی کی بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت کبھی کبھی بے ہوش ہوجاتے تھے۔ اسی طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ ایک دفعہ ان کے سامنے یہ حدیث مبارکہ بیان کی گئی تو وہ بہت روئے، اور روتے روتے بے حال ہوگئے۔

اس حدیث مبارکہ میں جن تین اعمال کا ذکر ہے، یعنی جہاد فی سبیل اللہ، انفاق فی سبیل اللہ اور علم دین کی تحصیل اور تعلیم، ظاہر ہے کہ یہ تینوں اعلیٰ درجہ کے اعمال صالحہ میں سے ہیں، اور اگر اخلاص کے ساتھ یہ اعمال ہوں تو پھر ان کا صلہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کے اعلیٰ درجات ہیں۔ لیکن یہی اعمال جب دکھاوے اور شہرت کے لئے یا اسی قسم کے دوسرے دنیوی مقاصد کے لئے کئے جائیں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ اس درجہ کے گناہ

ترکی میں 10 ہزار شامی مہاجرین کو داخلے کی اجازت، مزید 10 لاکھ کی آمد متوقع

روسی بمباری جاری رہی تو لاکھوں مہاجرین ترکی کا رخ کر سکتے ہیں، ترک وزیر خارجہ، شام میں محصورین کی تعداد 10 لاکھ سے تجاوز کر گئی

شام اور روسی فورسز نے 2 ہفتوں میں 14 کلسٹر بم حملے کئے، 6 خواتین اور 9 بچوں سمیت 37 افراد نشانہ بنے، ہیومین رائٹس واچ

انقرہ (نیٹ نیوز) ترکی نے مزید 10 ہزار شامی مہاجرین کو ملک میں داخل ہونے کی اجازت دے دی ہے جبکہ ترک وزیر خارجہ نے خبردار کیا ہے کہ اگر روس اور شامی فضائی حملے جاری رہے تو مزید 10 لاکھ شامی مہاجرین کی ترکی آمد متوقع ہے، عالمی اداروں نے کہا ہے کہ شام کے 46 محصور علاقوں میں پھنسے افراد کی تعداد 10 لاکھ 90 ہزار ہوگئی ہے، انسانی حقوق کے اداروں نے روس اور بشارالاسد حکومت پر شام میں کلسٹر بموں کے استعمال کا الزام عائد کردیا ہے، تفصیلات کیمطابق ترک حکومت نے مزید 10 ہزار شامی شہریوں کو ترکی میں داخل ہونے کی اجازت دے دی ہے، شام کے صوبے حلب میں روسی طیاروں کی بمباری اور شامی افواج کی پیش قدمی کے بعد 50 ہزار کے قریب شامی شہری ترک سرحد پر پہنچ چکے ہیں، اقوام متحدہ اور یورپی یونین نے ترکی پر زور دیا ہے کہ وہ مہاجرین کے لئے اپنی سرحد کھولے، بداپست کے دورے کے موقع پر ترک وزیر خارجہ نے بتایا کہ مہاجرین کو ایک منظم طریقہ کار کے ذریعے لایا جارہا ہے جبکہ سرحد پار مہاجرین کی مدد کے لئے مزید کیمپس قائم کئے جارہے ہیں، دوسری جانب انسانی حقوق کے عالمی اداروں نے الزام عائد کیا ہے کہ روسی اور شامی فورسز باغیوں کے خلاف کارروائیوں میں کلسٹر بم بھی استعمال کر رہے ہیں۔ ہیومین رائٹس واچ کی ایک تازہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایسے شواہد ملے ہیں کہ گزشتہ 2 ہفتوں کے دوران شامی حکومت اور روسی فورسز نے اپنی کارروائیوں میں 26 جنوری سے اب تک 14 کلسٹر بم استعمال کیے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ ایسے حملوں میں 6 خواتین اور 9 بچوں سمیت مجموعی طور پر 37 افراد ہلاک ہوئے ہیں، دوسری جانب اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ اگر شامی افواج نے حلب میں باغیوں کے زیر قبضہ علاقوں کا محاصرہ کرلیا تو 3 لاکھ افراد امداد کی فراہمی سے محروم ہوسکتے ہیں۔

شامی جنگ میں 4 لاکھ 70 ہزار افراد ہلاک ہو چکے، رپورٹ

19 لاکھ افراد زخمی، 64 لاکھ بے گھر اور ایک کروڑ 38 لاکھ کا روزگار ختم ہو چکا ہے

دمشق (نیٹ نیوز) شام میں جنگ سے ہلاکتوں کی تعداد 470,000 ہوگئی، جانی نقصان کا نیا تخمینہ اقوام متحدہ کے ماضی کے تخمینوں سے لگ بھگ دگنا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ شام میں پانچ سال قبل خانہ جنگی شروع ہونے کے بعد سے اب تک 470,000 افراد ہلاک ہو گئے ہیں اور جانی نقصان کا نیا تخمینہ اقوام متحدہ کے ماضی کے تخمینوں سے لگ بھگ دگنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق چار لاکھ شامی جنگ میں ہونے والے تشدد سے ہلاک ہوئے جبکہ 70,000 افراد نامناسب صحت، رہائش، حفظان صحت، خوراک اور صاف پانی کی سہولتیں میسر نہ ہونے کے باعث ہلاک ہوئے۔ مارچ 2011 میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک 11.5 فیصد شامی آبادی ہلاک یا زخمی ہو گئی ہے۔ اقوام متحدہ نے اس سے قبل شامی شہریوں کی اموات کی تعداد 250,000 جبکہ بے گھر ہونے والوں کی تعداد ایک کروڑ دو لاکھ بتائی تھی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ خانہ جنگی میں اندازاً 19 لاکھ افراد زخمی ہوئے اور ایک کروڑ 38 لاکھ افراد کا روزگار چھن گیا ہے۔

میکسیکو 26 ملین سے زائد بچے خط غربت سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور

بچے بنیادی ضروریات زندگی سمیت تعلیم اور صحت کی سہولیات سے بھی محروم ہیں، رپورٹ

میکسیکو سٹی (نیٹ نیوز) یونیسف نے کہا ہے کہ میکسیکو میں 26 ملین سے زائد بچے خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ بچوں کے تحفظ کے عالمی ادارے یونیسف کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق میکسیکو میں 26 ملین سے زائد بچے خط غربت سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں جبکہ 4.7 ملین بچے انتہائی ماندہ اور خط غربت سے بہت نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ خط غربت سے نیچے زندگی گزارنے والے بچے بنیادی ضروریات زندگی سمیت تعلیم اور صحت کی سہولیات سے بھی محروم ہیں۔

مالی: مشتبہ جنگجوؤں کے حملے میں 3 افراد ہلاک ہو گئے

ہلاک شدگان میں 2 شہری اور ایک کسٹم آفیسر شامل، حملہ آوروں نے کار کو بھی جلا دیا، حکام

باماکو (نیٹ نیوز) مالی میں مشتبہ جنگجوؤں نے کسٹم پوسٹ پر حملہ کرکے 3 افراد کو ہلاک کردیا، ترجمان وزارت دفاع کا کہنا ہے کہ جنگجوؤں نے کسٹم پوسٹ کو نشانہ بنایا، جس کے باعث 2 شہریوں سمیت 3 افراد جاں بحق ہوگئے جن میں ایک کسٹم آفیسر بھی شامل ہے، انہوں نے مزید بتایا کہ جنگجوؤں نے ایک کار کو بھی آگ لگادی۔

لیبیا: فوجی طیارہ گرا دیا گیا

بن غازی (نیٹ نیوز) لیبیا میں فوجی طیارے کو گرا دیا گیا، حکام نے واقعہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ طیارے کو بن غازی کے شمالی مشرقی علاقے میں گرایا گیا، انہوں نے مزید بتایا کہ پلائٹ نے پیراشوٹ کے ذریعے کود کر اپنی جان بچائی تاہم اس وقت وہ کہاں ہے اس بارے میں کوئی معلومات نہیں۔

برطانیہ، شہزادہ کے محل کے باہر ایک شخص نے پٹرول چھڑک کر خود کو آگ لگا لی

لندن (نیٹ نیوز) برطانوی شہزادہ ولیم اور شہزادی کیٹ مڈلٹن کے محل کے باہر ایک شخص نے پٹرول چھڑک کر خود کو آگ لگالی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہیں امدادی کارکن موقع پر پہنچے تاہم وہ اس شخص کو نہ بچا سکے۔ حکام کا کہنا ہے ایک شخص جس کی عمر 40 برس کے آس پاس تھی، کینسنگٹن پیلس کے باہر خود کو آگ لگالی اور کچھ دیر بعد دم توڑ گیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ انفرادی فعل ہے اور اس کا دہشتگردی سے کوئی تعلق نہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ واقعہ رونما ہونے سے چند گھنٹے قبل انہیں ایک اسپتال سے اطلاع ملی تھی کہ ایک مریض جس کی عمر 40 برس کے آس پاس ہے، اسپتال سے لاپتہ ہے، تاہم اس بات کی تصدیق نہیں ہوسکی کہ آیا ہلاک ہونے والا شخص وہی مریض تھا یا نہیں۔ جس وقت یہ واقعہ پیش آیا شہزادہ ولیم اور ان کی اہلیہ کیٹ مڈلٹن گھر پر موجود نہیں تھے۔

بھارت، مودی سے سوالات کی بوچھاڑ کرنے پر مفت فیس بک سروس بند

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارت میں ٹیلی کام ریگولیٹر نے نیٹ نیوٹریلٹی کے حق میں فیصلے کے طور پر فیس بک کی مفت بنیادی انٹرنیٹ سروس بلاک کردی۔ بھارتی میڈیا کے مطابق حکومت نے یہ سہولت عوام کی جانب سے مودی سے کیے گئے بے تحاشا سوالات کے بعد ختم کردی ہے اور اب صارفین کو مفت فیس بک دستیاب نہیں ہوگی البتہ صارفین اپنے موبائل سے انٹرنیٹ پیکج کے بعد یہ سروس حاصل کرسکیں گے، رپورٹ کے مطابق فیس بک کی مفت سروس کچھ اہم معلوماتی ویب سائٹس مثلاً منتخب مقامی نیوز، وکی پیڈیا اور کچھ صحت سے متعلق سائٹس تک فری رسائی دیتی ہے۔

مالی میں اقوام متحدہ کے فوجی اڈے پر حملہ، 5 امن ہلکار ہلاک

باماکو (نیٹ نیوز) افریقی ملک مالی کے شمالی علاقے میں اقوام متحدہ کے فوجی اڈے پر حملے کے میں 5 امن اہلکار ہلاک جبکہ 30 زخمی ہو گئے حملہ آوروں کی جانب سے مشن پر ٹرک بم اور مارٹر گولوں سے حملہ کیا گیا، مالی میں اقوام متحدہ مشن کے ترجمان اولیور سلگاڈو کے مطابق کیدال میں واقع اس کیمپ پر شیلنگ جمعہ کو علی الصبح کی گئی تاہم مقامی افراد کا کہنا ہے کہ دھماکوں کے بعد فائرنگ کی آوازیں بھی سنی گئیں۔

نائیجیریا میں مسافر بس پر فائرنگ کے نتیجے میں 6 افراد ہلاک

لاگوس (نیٹ نیوز) نائیجیریا میں مسافر بس پر فائرنگ کے نتیجے میں 6 افراد ہلاک ہوگئے۔ نائیجیریا کے ذرائع ابلاغ کے مطابق ملک کے شمال مشرقی علاقے میں نامعلوم مسلح افراد نے ایک مسافر بس پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں 6 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

امریکا، ساحلی علاقوں میں شدید سردی، درجہ حرارت منفی 37 ریکارڈ

راولپنڈی (نیٹ نیوز) امریکہ کے مشرقی ساحلی علاقے انتہائی شدید سردی کی لپیٹ میں، درجہ حرارت منفی 37 ڈگری سینٹی گریڈ تک ریکارڈ۔ نیویارک کے میئر نے شہریوں کو گھروں میں رہنے کی ہدایات جاری کر دیں، بوسٹن، نیویارک، بالٹی مور ودیگر شہروں میں انتہائی کم درجہ حرارت اور شدید سرد ہواؤں کی وجہ سے زیادہ دیر تک گھروں سے باہر رہنا خطرناک ہوگیا ہے جبکہ کچھ مقامات پر درجہ حرارت انتہائی کم ہوگیا ہے اور درجہ حرارت منفی 37 ڈگری سینٹی گریڈ تک ریکارڈ کیا گیا ہے۔



افغانستان، ضلع نرخ میں مجاہدین کے حملے میں تباہ ہونے فوجی ٹینک سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں

جرمنی میں دو مسافر ٹرینیں ٹکرانے سے 10 افراد ہلاک ہو گئے

برلن (نیٹ نیوز) جرمنی میں دو مسافر ٹرینیں ٹکرانے سے کم ازکم دس افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق واقعہ جرمنی کے جنوبی قصبے باد ایبلنگ میں صبح کے وقت پیش آیا جہاں ایک تیز رفتار مسافر ٹرین تیز رفتاری کے باعث سٹیشن پر کھڑی دوسری ٹرین میں جا گھسی جس کے نتیجے میں کم ازکم دس افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے۔ انہوں نے بتایا کہ حادثہ اتنا شدید تھا کہ باہر سے آنے والی ٹرین نے وہاں موجود ریل گاڑی کو چیر کر رکھ دیا۔ انھوں نے سکورٹی ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ حادثہ کسی ریلوے ورکر کی جانب سے سگنل سسٹم کو بند کرنے کی وجہ سے پیش آیا جس کے باعث خودکار بریک سسٹم خراب ہوگیا تھا۔ پولیس ذرائع کے مطابق حادثے میں کم ازکم دس افراد ہلاک اور 81 زخمی ہوئے جن میں سے 18 شدید زخمی ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں دو ڈرائیور اور دو کنڈیکٹر بھی شامل ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ حادثے کی تحقیقات شروع کردی گئی ہیں۔

عراق پر فوج کشی بڑی غلطی تھی امریکی صدارتی امیدوار

واشنگٹن (نیٹ نیوز) امریکہ کی ریپبلکن پارٹی کے صدارتی دوڑ میں شامل اہم امیدوار ڈونلڈ ٹرمپ نے عراق پر فوجی کارروائی کو ایک بڑی غلط قرار دیا ہے۔ امریکی ذرائع ابلاغ کے مطابق سی بی ایس ٹیلی ویژن پر ایک مباحثے کے دوران ڈونلڈ ٹرمپ نے 9 الیون کے بعد عراق میں فوجی کارروائی کو ایک بہت بڑی غلطی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ جارج بش نے ایک غلطی کی ہے، ہم سب غلطیاں کرتے ہیں لیکن یہ ایک بڑی غلط تھی کیونکہ ہمیں یہ بتایا گیا کہ عراق کے پاس بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار ہیں جبکہ یہ بات جھوٹ تھی۔

گوئٹے مالا، آتش فشاں نے لاوا اگلنا شروع کر دیا

گوئٹے مالاسٹی (نیٹ نیوز) گوئٹے مالا میں ایک آتش فشاں پہاڑ نے لاوا اگلنا شروع کر دیا۔ گوئٹے مال کے دارالحکومت کے نزدیک پہاڑ ماؤنٹ فیوگو نے لاوا اگلنا شروع کر دیا ہے جو پہاڑ کے دہانے سے پانچ کلومیٹر بلندی تک پہنچتا دیکھا گیا اور لاوا کا دریا دو کلومیٹر تک بہنا شروع ہوگیا ہے۔ پہاڑ کے لاوا اگلنے سے قبل آس پاس کے 25 کلومیٹر کے علاقے میں ہلکا زلزلہ بھی محسوس کیا گیا۔ مقامی حکام کے مطابق آتش فشانی عمل سے اٹھنے والی راکھ ارد گرد 45 کلومیٹر تک جارہی ہے۔ اس علاقے میں جمعہ کو سکول بند رکھے گئے۔

یمن، چیک پوسٹ پر حملے میں 5 پولیس اہلکار ہلاک

عدن (جنگ نیوز) یمن کے شہر عدن میں ایک حملے میں 5 پولیس اہلکار ہلاک ہو گئے ہیں۔ سیکورٹی حکام کے مطابق نقاب پوش حملہ آوروں نے عدن کے شمالی علاقے بساطین میں ایک پولیس چیک پوسٹ کو نشانہ بنایا اور فرار ہوگئے۔ دوسری جانب سعودی عرب نے اقوام متحدہ اور عالمی امدادی اداروں کے رضا کاروں کو خبردار کیا ہے کہ وہ یمنی باغیوں کے زیر قبضہ علاقوں سینکل جائیں۔ لندن میں قائم سعودی سفارتخانے سے جاری ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ ان کا مقصد عالمی اداروں اور ان کے ملازمین کی حفاظت ہے جو ممکنہ طور پر اتحادیوں کے فضائی حملوں کی زد میں آسکتے ہیں۔

امریکی دفاعی نظام ہماری سکیورٹی کیلئے خطرہ بن سکتا ہے، چین

دفاعی نظام جزیرہ نما کوریا کی دفاعی ضروریات سے کہیں زیادہ ہے، وزیر خارجہ

بیجنگ، واشنگٹن، سیول (نیٹ نیوز) چین کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ جنوبی کوریا کو شمالی کوریا سے بچانے کے لیے امریکی دفاعی میزائل نظام چینی سیکورٹی کے لیے خطرے کا سبب بن سکتا ہے۔ وانگ یو نے برطانوی خبر رساں ایجنسی سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ میزائلوں سے لیس دفاعی نظام جزیرہ نما کوریا کی دفاعی ضروریات سے زیادہ ہے۔ شمالی کوریا کی جانب سے رواں ماہ طویل فاصلے تک مار کرنے والے راکٹ تجربے کے بعد امریکہ اور جنوبی کوریا نے دفاعی نظام نصب کرنے کے منصوبے کا اعلان کیا تھا۔ اس سے پہلے چین اور روس کہہ چکے ہیں کہ اس نظام سے منسلک ریڈار دونوں ممالک کے اندر تک نظر رکھ سکتے ہیں۔ چینی وزیر خارجہ نے دفاعی نظام (Thaad) کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کو اپنے حکمت عملی پر نظرثانی کرنے کی ضرورت ہے۔ حقائق واضح ہیں، امریکہ کی جانب سے دفاعی نظام کی تنصیب جزیرہ نما کوریا کی دفاعی ضروریات سے کہیں زیادہ ہے اور اس کی صلاحیت کا مطلب ہے کہ یہ براعظم ایشیا کے اندر تک نظر رکھ سکتا ہے جس سے یہ چین اور دیگر ایشیائی ممالک کے سلامتی کے سٹریٹیجک مفادات کو براہ راست متاثر کرتا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ عام لوگ جانتے ہیں کہ دفاعی نظام (Thaad) کی تعیناتی صرف جنوبی کوریا کے دفاع کے لیے نہیں ہے اور اس کا وسیع ایجنڈا ہے اور اس سے ممکنہ طور پر چین کو ہدف بنایا جاسکتا ہے۔

عالمی ادارے مسلم برادری کے نزدیک اپنی افادیت کھو چکے ہیں جو خوفناک عمل ہے

سید صلاح الدین

ریاستی عوام کیساتھ عالمی برادری کا دوہرا معیار لمحہ فکریہ ہے، تحریک آزادی کشمیر منزل کے حصول تک جاری رہے گی

سری نگر (نیٹ نیوز) حزب سربراہ اور متحدہ جہاد کونسل کے چیئرمین سید صلاح الدین نے کہا ہے کہ ریاستی عوام کے ساتھ عالمی برادری کا دوہرا معیار لمحہ فکریہ ہے، عالمی طاقتیں اپنی روش پر نظر ثانی کر کے کشمیری حریت پسند عوام سے کیا گیا وعدہ نبھانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اپنے ایک بیان میں انہوں نے جنوری 1990 میں مائسمہ سرینگر، گاؤ کدل، بسنت باغ، ہندوارہ اور کپواڑہ میں بھارتی فورسز کے ہاتھوں حریت پسند کشمیری عوام کے قتل عام میں شہید ہوئے سینکڑوں دھرتی کے بیٹوں اور بیٹیوں کو زبردست خراج عقیدت ادا کیا ہے۔ سید صلاح الدین نے عالمی برادری اور عالمی طاقتوں کی جموں وکشمیر کے مسئلے پر بے حسی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ریاستی عوام کے ساتھ عالمی برادری کا یہ دہرا معیار لمحہ فکریہ ہے اور اس طرح کے رویئے سے خود عالمی ادارے مسلم برادری کے نزدیک اپنی افادیت کھو چکے ہیں، جو بہت ہی خوفناک عمل ہے۔ انہوں نے عالمی طاقتوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی روش پر نظر ثانی کر کے کشمیری حریت پسند عوام سے کیا گیا وعدہ نبھانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے العمر مجاہدین کے سربراہ مشتاق احمد زرگر کے خاندان سے بھی ان کے بہنوئی سراج الدین فاروقی، جسے بھارتی فورسز کے ہاتھوں گرفتاری کے بعد لاپتہ کردیا گیا تھا پر اظہار افسوس کیا۔ انہوں نے کہا کہ تحریک آزادی کشمیر منزل کے حصول تک جاری رہے گی اور اس تحریک کے خلاف ہر سازش ناکام ہوگی۔

لبنان میں سوائن فلو سے 4 افراد ہلاک

بیروت (نیٹ نیوز) لبنان میں سوائن فلو سے 4 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ لبنانی وزارت صحت کے ڈائریکٹر ولید عمار نے کہا ہے کہ لبنان میں گذشتہ سال نومبر کے بعد سے اب تک سوائن فلو سے 4 افراد ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ اس عرصہ کے دوران لبنان میں سوائن فلو کے کیسز کی تعداد میں بیس فیصد اضافہ ہوا ہے۔ انھوں نے کہا کہ سردیوں میں چار افراد اس وائرس سے متاثر ہونے کے بعد موت کے منہ میں چلے گئے ان میں ایک تین سالہ بچہ، ایک معمر شخص اور دو درمیانی عمر کی خواتین شامل ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ گذشتہ سردیوں میں اس وائرس سے پانچ افراد ہلاک ہوئے تھے۔

مقبوضہ کشمیر میں آزادی کا سورج ضرور طلوع ہوگا، تحریک کشمیر یورپ

یورپ میں کشمیریوں کی جدوجہد کیساتھ گہری وابستگی ہے، بھارت کو کشمیر چھوڑنا پڑیگا

برمنگھم (نیٹ نیوز) تحریک کشمیر یورپ کے صدر محمد غالب نے کہا ہے کہ یوم یکجہتی کشمیر کے حوالے سے یورپ میں جس جوش وخروش کے ساتھ مقبوضہ کشمیر کے عوام کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا گیا اس سے بھارت کے خلاف برسرپیکار کشمیری عوام کے جذبہ حریت کو تقویت ملی ہے دنیا بھر سے انہیں یہ پیغام ملا ہے کہ آزادی کی تحریک میں وہ تنہا نہیں ہیں اور بھارت مسلہ کشمیر کے پرامن حل پر توجہ دے۔ انہوں نے کہا کہ یورپ میں کشمیریوں کی جدوجہد کے ساتھ گہری وابستگی پائی جاتی ہے کہ اہل کشمیر جس طرح قربانیاں دے رہے ہیں ان کی یہ کوششیں رنگ لائیں گی اور بھارت کو آخر کشمیر چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑے گا اور کشمیر میں آزادی کا سورج ضرور طلوح ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یوم یکجہتی کشمیر کے موقعہ پر پوری دنیا سے ایک ہی آواز آئی ہے کہ بھارت ظالم اور قاتل ملک اور انسانیت کا دشمن ہے بھارت خطے کے امن کیلئے شدید خطرہ ہے بھارت کے ناپاک عزائم کو ختم نہ کیا گیا تو اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہوں گے۔

میکسیکو کی جیل میں شدید ہنگامہ آرائی، 52 قیدی ہلاک متعدد زخمی

سینٹرل جیل میں قیدیوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا جو کچھ ہی دیر میں خوفناک تشدد میں بدل گیا، میڈیا رپورٹ

میکسیکو سٹی (نیٹ نیوز) میکسیکو کے شمال میں واقع جیل میں قیدیوں کے درمیان تصادم کے نتیجے میں 52 قیدی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے جب کہ جیل سے دھواں اٹھتے ہوئے بھی دیکھا گیا ہے۔ واضح رہے کہ پوپ فرانسس بھی چند روز بعد میکسیکو کی ایک جیل کا دورہ کرنے والے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق میکسیکو سٹی کے شمالی علاقے کی سینٹرل جیل میں قیدیوں کے درمیان جھگڑا ہوگیا جو کچھ ہی دیر میں خوفناک تشدد میں بدل گیا اور اس کے نتیجے میں 52 قیدی ہلاک ہوگئے۔ میکسیکو ٹی وی کے مطابق جیل سے دھواں بھی اٹھتے دیکھا گیا ہے۔ پولیس کی بھاری نفری جیل کے اطراف تعینات کردی گئی ہے۔ واقعہ کا سن کر قیدیوں کی رشتے داران سے ملنے کے لیے گیٹ سے کود کر جیل میں داخل ہوگئے۔ مقامی میڈیا کے مطابق ہنگامہ کچھ قیدیوں کی جانب سے فرار کی کوشش کرنے کی وجہ سے ہوا جب کہ اسٹیٹ پبلک سیکورٹی کے ترجمان کا کہنا ہے کہ جیل کو فوری طور پر چاروں طرف سے گھیر لیا گیا ہے اور کسی بھی قیدی کو فرار نہیں ہونے دیا گیا جبکہ صورتحال مکمل کنٹرول میں ہے۔

بھارتی فوجی دل کا دورہ پڑنے سے ہلاک

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں کنٹرول لائن پر تعینات ایک بھارتی فوجی دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے ہلاک ہوگیا۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق پولیس کے ذرائع نے صحافیوں کو بتایا کہ فوج کی 11 ویں کماؤں رجمنٹ کا نائیک دیوندر سنگھ ضلع کپواڑہ کے کیرن سیکٹر میں کنٹرول لائن پر گشت پر معمور تھا کہ دل کا دورہ پڑنے سے موت واقع ہوگئی۔ دیوندر سنگھ کو فوری طور پر ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دیا۔

چین، زیکا وائرس سے متاثرہ شخص ہلاک

بیجنگ (نیٹ نیوز) چین زیکاء وائرس سے متاثرہ شخص ہسپتال میں دم توڑ گیا، ہسپتال انتظامیہ نے 34 سالہ شخص میں زیکاء وائرس کی تصدیق کر دی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق 34 سالہ شخص 5 روز قبل جنوبی امریکہ کے شہر وینزویلا سے چین پہنچا جہاں زیکاء وائرس کی علامت ظاہر ہونے پر ہسپتال منتقل کیا گیا تاہم دوران علاج انتقال کر گیا، ہسپتال انتظامیہ 34 سالہ شخص میں زیکاء وائرس کی تصدیق کر دی ہے اور بتایا ہے کہ سردی اور کم درجہ حرارت کے بعد مزید وائرس پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

وینزویلا، زیکا وائرس سے 3 افراد ہلاک

کراکس (نیٹ نیوز) وینزویلا میں زکاء وائرس سے متاثرہ 3 افراد ہلاک ہوگئے۔ وینزویلا کے صدر نکولس میڈ؟ورو نے قومی ٹی وی پر جاری اپنے ایک بیان میں کہا ہے اس خطرناک وائرس سے متاثرہ 319 افراد میں سے 68 افراد کی حالت ابھی تک نازک ہے۔ انہوں نے شہریوں کو زکا وائرس سے بچاؤ کے لئے بر وقت دوائی اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی تاکید بھی کی ہے۔ میدورو نے زکاء وائرس کی ادویات فراہم کرنے پر کیوبا، چین، ایران، اور برازیل کا شکریہ ادا کیا۔

شدید برف باری سے سرینگر جموں ہائی وے بند

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں سرینگر جموں ہائی وے شدید برف باری کی وجہ سے بانیہال کے مقام پر گاڑیوں کی آمدورفت کیلئے معطل ہوگئی ہے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق سرینگر جموں ہائی وے وادی کشمیر کو بیرونی دنیا سے ملانے والا واحد زمینی راستہ ہے جو شدید برف باری کی وجہ سے ہرطرح کی ٹریفک کیلئے بند ہوگئی ہے جس سے وادی کا بیرونی دنیا سے زمینی رابطہ منقطع ہوگیا ہے۔

سعودی عرب میں محکمہ تعلیم کے دفتر پر فائرنگ، 6 افراد ہلاک، 4 زخمی

مسلح افراد نے اچانک دفتر میں داخل ہو کر فائرنگ شروع کر دی، حملہ آور گرفتار

ریاض (نیٹ نیوز) سعودی عرب میں مسلح افراد نے محکمہ تعلیم کے دفتر پر فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں 6 افراد ہلاک جبکہ 4 زخمی ہوگئے۔ غیرملکی خبر رساں ادارے کے مطابق سعودی عرب کے جنوبی شہر جیزان میں واقع محکمہ تعلیم کے دفتر پر مسلح افراد نے حملہ کر دیا جس میں دفتر کے 6 ملازمین ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے۔ سعودی حکام کا کہنا ہے کہ مسلح افراد نے اچانک دفتر میں داخل ہوکر فائرنگ شروع کردی تاہم سیکورٹی فورسز نے فوری کارروائی کرکے حملہ آوروں کو گرفتار کر لیا۔ سعودی وزارت داخلہ کے مطابق حملہ آوروں کو گرفتار کرلیا گیا ہے تاہم ابھی فوری طور پر حملے کی وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔



☆ 9 فروری افضل گورو اور مقبول بٹ شہید کی برسی پر مقبوضہ کشمیر مکمل ہڑتال اور جھڑپیں، حریت رہنما گرفتار و نظر بند☆10 فروری حریت رہنما یاسین ملک ساتھیوں سمیت جوڈیشل ریمانڈ پر جیل منتقل☆ 12 فروری مقبوضہ کشمیر کے ضلع پونچھ میں بھارتی فوج کے ایک اہلکار نے خودکشی کر لی☆ 13 فروری کپواڑہ، بھارتی فورسز کا آبادی پر حملہ، 5 مجاہدین شہید، جھڑپ میں 2 فوجی واصل جہنم ☆14 فروری مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین سے تعلق کا الزام میں مزید 2 بیگناہ نوجوان گرفتار ☆ 15 فروری سید علی گیلانی کو جان سے مارنے کی دھمکی، حریت کانفرنس کی مذمت ☆16 فروری بھارتی مظالم کیخلاف بارہمولہ، سوپور میں کرفیو کے باوجود مظاہرے۔



☆9 فروری اسرائیل کا تمام سرحدوں پر حفاظتی باڑ لگانے کا اعلان، چاروں اطراف باڑ لگانے میں کئی سال لگ سکتے ہیں☆10 فروری مقبوضہ بیت المقدس میں اسرائیلی فورسز کی فائرنگ سے فلسطینی خاتون شہید☆12 فروری اسرائیلیوں پر تشدد میں ملوث اپنے فوجیوں کو قانون کے کٹہرے میں لائے، اقوام متحدہ☆13 فروری مغربی کنارے میں اسرائیلی فورسز کی مظاہرین پر وحشیانہ فائرنگ، 3 فلسطینی شہید☆14 فروری اسرائیلی فوج کے ہاتھوں مزید چالیس فلسطینی گھر مسمار☆ 15 فروری اسرائیلی خاتون اوّل ملازمین سے بدسلوکی کی مجرم قرار☆16 فروری فلسطینی تنظیم اسلامی جہاد کے رہنماء کو 20 ماہ بعد اسرائیلی جیل سے رہا کر دیا گیا۔



☆9 فروری عراقی فوج کا آپریشن، رمادی کو بغداد سے ملانے والی سڑک بھی کھول دی گئی ☆10 فروری شامی جنگ میں 4 لاکھ 70 ہزار افراد ہلاک ہوچکے، 64 لاکھ بے گھر بھی ہوئے ☆12 فروری برطانوی طیاروں کی رمادی میں بمباری، کئی عمارتوں کو نشانہ بنایا☆13 فروری روسی بمباری جاری رہی تو لاکھوں مہاجرین ترکی کا رخ کر سکتے ہیں، ترک وزیر خارجہ☆14 فروری عراق کا سب سے بڑا موصل ڈیم کسی بھی وقت ٹوٹ سکتا ہے، رپورٹ☆15 فروری ایرانی جنرل 7 اہلکاروں سمیت شام میں بشارالاسد کے دفاع میں لڑتے ہوئے ہلاک☆ 16 فروری شامی جنگ میں زخمی ہونیوالے سیکڑوں جنگجو ایران میں زیر علاج۔



☆ 9 فروری ہلمند میں دو مختلف فدائی حملوں میں 6 کٹھ پتلی فوجی ہلاک، متعدد زخمی☆10 فروری صوبہ میدان میں فوجی ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ، جھڑپوں میں 30 فوجی مارے گئے☆12 فروری اوزگان اور غزنی میں 17 فوجی اور پولیس اہلکاروں نے طالبان کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے☆13 فروری کابل میں فوجی ہیلی کاپٹر تباہ، 15 سیکورٹی اہلکار ہلاک، متعدد زخمی☆14 فروری مشرقی افغانستان میں دو امریکی ڈرون حملے، 13 افراد شہید☆15 فروری ہلمند میں فوجی مرکز پر مجاہدین کا دھاوا، 13 اہلکار نشانہ بنے۔☆16 فروری موسیٰ قلعہ کے جنجالی غونڈی میں پر طالبان کا قبضہ، بھاری مقدار میں اسلحہ و گولہ بارود غنیمت کرلیا۔

بقیہ 1 القلم

کردی، قابض افواج کے مطابق اہلکاروں کی جوابی فائرنگ میں دونوں نوجوان شہید ہوگئے، فلسطینی وزارت صحت کے مطابق دو 15 سالہ فلسطینی نوجوانوں کو شہید کردیا گیا ہے، جنین کے ایک شہری 56 سالہ واصف ابوبکر نے بتایا کہ فائرنگ کی آوازیں سننے کے بعد وہ جائے وقوعہ پر پہنچا اس دوران وہاں ایک فلسطینی نوجوان زمین پر پڑا ہوا تڑپ رہا تھا، ایک فوجی نے چلاتے ہوئے مجھے پیچھے ہٹنے کا کہا اور اس نوجوان پر مزید گولیوں کی بوچھاڑ کردی، ادھر اسرائیلی فوج نے مغربی کنارے میں چالیس فلسطینی گھر منہدم کردیئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق اسرائیلی فوجیوں نے بلڈوزروں کی مدد سے الفارسیہ اور خالیت الخادر میں سات گھروں کو مسمار کیا جبکہ بارڈالا اور آئن البیدا میں بھی 35 گھروں کے ڈھانچے مسمار کئے گئے۔ اسرائیل کی فوجی عدالت نے ایک اسرائیلی فوجی کو فلسطینی قیدیوں کو تشدد کا نشانہ بنانے اور انھیں گالم گلوچ کرنے کے الزام میں قصوروار قرار دے کر سات ماہ قید کی سزا سنادی۔ علاوہ ازیں اسرائیلی فورسز کی پرتشدد کارروائیوں میں مزید 2 فلسطینی شہید ہوگئے، اسرائیلی حکام کا کہنا ہے کہ شہید فلسطینی اسرائیلی سکیورٹی فورسز پر حملہ کرنے میں ملوث تھے، اسرائیلی پولیس نے ایک اور واقعہ میں ایک نوجوان فلسطینی لڑکی کو حملہ آور قرار دے کر فائرنگ کردی جس سے وہ زخمی ہوگئی، ان واقعات میں کوئی اسرائیلی زخمی نہیں ہوا۔ ان کارروائیوں میں اکتوبر 2015 سے اب تک 160 فلسطینیوں کو شہید کیا جا چکا ہے، اطلاعات کے مطابق دونوں لڑکوں کی عمریں 15 برس تھیں، واضح رہے اسرائیلی فورسز کی فائرنگ سے کوئی نہ کوئی فلسطینی شہید یا زخمی ہوجاتا ہے لیکن دینا خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو نے پورے اسرائیل کے گرد حفاظتی باڑ کے پلان کا انکشاف اردن کی سرحد سے متصل حفاظتی باڑ کے معائنے کے موقع پر فوجی عہدیداروں سے گفتگو کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کو بچانے کے لیے رکاوٹیں اور دیواریں کھڑی کرنا اسرائیل کے دفاع کے لیے ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کے دفاع میں اس کے چاروں اطراف حفاظتی باڑ لگانے میں کئی سال لگ سکتے ہیں اور اس منصوبے پر کئی ارب ڈالر کی لاگت بھی آئے گی مگر اسرائیل کے دفاع میں یہ کوئی بڑی قیمت نہیں ہے۔ ادھر اقوام متحدہ کے فلسطین میں انسانی حقوق کی پامالیوں کی تحقیق کرنیوالے خصوصی مندوب نے اسرائیلی ریاست کو نہتے فلسطینیوں کے خلاف طاقت کے بے جا استعمال پر کڑی تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور کہا ہے کہ منظم ریاستی تشدد کے مرتکب صیہونی فوجیوں کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔ تفصیلات کے مطابق اقوام متحدہ کے مندوب برائے انسانی حقوق ماکاریم ویبیسونو نے نیویارک میں ایک پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ اسرائیلی فوج کے خلاف فلسطینیوں پر ریاستی تشدد برتنے اور طاقت کے اندھا دھند استعمال کے ناقابل تردید شواہد موجود ہیں، جس کے بعد میں مطالبہ کرتا ہوں کہ بے جا تشدد کے مرتکب صیہونی عناصر کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے انہیں قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔ اسرائیلی حکام نے 20 ماہ تک انتظامی حراست میں رکھنے کے بعد فلسطینی تنظیم اسلامی جہاد کے مقامی لیڈر [illegible]

کے جنین پہنچنے کے بعد بڑی تعداد میں شہری ان کی رہائشگاہ پر ان سے ملنے پہنچ گئے۔

بقیہ 2 القلم

گزرتی ہے اور رمادی کو اس علاقے سے ملاتی ہے جہاں اتحادی افواج کے زیر استعمال حبانیہ فوجی اڈہ بھی موجود ہے، عراقی فوج رمادی پر مکمل قبضے کے بعد اب فلوجہ کی جانب بڑھ رہی ہے۔ برطانوی فضائیہ کے طیاروں نے عراق کے شہر رمادی کے قریب جنگجوؤں کے ٹھکانوں کو تباہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ برطانوی وزارت دفاع کا کہنا ہے اسکے جنگی جہازوں نے رمادی میں 3 عمارتوں کو نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں عمارتیں مکمل طور پر تباہ ہوگئیں۔ ادھر عراق کے شہر موصل میں قائم ملک کے سب سے بڑے ڈیم کے حوالے سے ایک رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ ڈیم کی حالت بدتر ہوچکی ہے اور وہ کسی بھی وقت ٹوٹ سکتا ہے جس کے نتیجے میں لاکھوں لوگ ڈیم سے نکلنے والے سیلابی ریلے کی زد میں آسکتے ہیں۔ امریکی فوج کے انجینئرز کی جانب سے جاری کردہ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ڈیم کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ اسے غیر ہموار میدان پر ناقص طریقے سے تعمیر کیا گیا تھا۔ اس کے نیچے موجود زمین پانی کی وجہ سے ختم ہوتی جارہی ہے۔ 1985ء میں ڈیم کے افتتاح سے اب تک ڈیم کی دیکھ بھال کرنے والی ٹیمیں مسلسل کنکریٹ کو بنیادوں میں بھرتی رہی ہیں۔ اس مسئلہ کا حل تلاش کرنے کی کوششوں کی راہ میں سیاسی صورتحال اور دو ارب ڈالر کی خطیر رقم کی ضرورت رکاوٹ بن کر حائل ہے۔ عراقی حکومت اس صورتحال میں عارضی طور پر اقدامات اٹھانے پر مجبور ہے۔ اس موقع پر عراق کی وزارت برائے آبی وسائل کا کہنا ہے کہ ڈیم کی تباہی کا فوری خطرہ نہیں ہے۔ ڈیم کی بنیادوں میں کنکریٹ ڈالنے کے اس عمل کے بغیر 113 میٹر بلند یہ ڈیم زمین میں دھنس جائے گا جس کے نتیجے میں 30 میل لمبی جھیل دریائے دجلہ کی وادی میں داخل ہوجائے گی۔ اسی دریا کے ساتھ ہی عراق کا دوسرا بڑا شہر موصل واقعہ ہے جو کہ ڈیم سے 40 میل کی دوری پر ہے۔ اندازے کے مطابق اس ڈیم کی تباہی کی صورت میں سیلاب بغداد تک پہنچ جائے گا جو کہ تقریباً 340 میل دور واقع ہے۔

بقیہ 3 القلم

غنیمت کرلیا جبکہ پکتیکا میں امریکی جاسوس طیاروں کے دو ڈرون حملوں میں 13 افراد شہید ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق عزم جہادی آپریشن کے سلسلے میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں فوجی مراکز پر حملہ کیا۔ تفصیلات کے مطابق ضلعی مرکز کے قریب نہر کے کنارے واقع پولیس اسٹیشن اور دو فوجی مراکز پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا جس کے نتیجے میں تینوں مراکز اللہ تعالیٰ کی نصرت سے فتح اور وہاں تعینات اہلکاروں میں سے 15 ہلاک جبکہ دیگر نے فرار کی راہ اپنا لی۔ ذرائع کے مطابق مجاہدین نے ایک فوجی ٹینک، 3 راکٹ لانچر، ایک ہیوی مشین گن، 6 کلاشنکوفیں، دو امریکن گنیں، ایک مارٹر توپ اور کافی مقدار میں مختلف النوع فوجی ساز وسامان غنیمت کر لیا۔ دوسری جانب پولیس اسٹیشن اور مراکز سے فرار ہونے والے اہلکاروں پر فدائی مجاہد نے بارود بھرے ٹینک کے ذریعے شہیدی حملہ سرانجام دیا جس کے نتیجے میں متعدد [illegible]

اورا روزگان صوبوں میں 17 پولیس اہلکار، فوجی اور جنگجوؤں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ صوبہ غزنی ضلع گیرو کے بہارہ اور فنی کے علاقوں میں مجاہدین نے آپریشن کیلئے آنے والے کٹھ پتلی فوجیوں کے کاروان پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ کیا جو لڑائی میں بدل کر کئی گھنٹے جاری رہی جس کے نتیجے میں 4 سیکورٹی اہلکار ہلاک جبکہ 6 زخمی ہونے کے علاوہ ایک فوجی ٹینک بھی دھماکہ سے تباہ ہوا اور اسمیں سوار اہلکاروں کو ہلاکتوں کا سامنا ہوا۔ صوبہ میدان ضلع نرخ کے انچہ کے علاقے میں مجاہدین نے کٹھ پتلی فوجیوں کے کاروان پر اچانک حملہ کیا جس کے نتیجے میں 5 اہلکار ہلاک جبکہ 2 زخمی ہوئے۔ ضلع نادعلی کے خوشحال گاؤں کے علاقے میں واقع فوجی چوکی پر مجاہدین نے ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں چوکی فتح اور وہاں تعینات اہلکاروں میں سے 6 ہلاک جبکہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔ ضلع سید آباد میں ہفت آسیا کے علاقے میں فوجی رینجر گاڑی دھماکہ خیز مواد سے تباہ اور اسمیں سوار 2 اہلکار لقمہ اجل بن گئے۔ جبکہ ضلع نرخ کے تنگی کے علاقے میں آپریشن کیلئے آنیوالے کمانڈوز اور فوجیوں پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی نصرت سے دشمن پسپا اور چار کمانڈوز کی لاشیں میدان جنگ میں رہ گئیں۔ صوبہ قندہار ضلع ژڑئی میں ماکوان کے علاقے حاجی عبدالرؤف قلعہ کے مقام پر واقع چوکی میں مجاہدین کے دو رابطہ اہلکاروں نے وہاں تعینات فوجیوں پر اندھا دھند فائرنگ کی جس کے نتیجے میں کمانڈر آغا ولی سمیت 15 فوجی موقع پر ہلاک ہوگئے۔ ادھر ضلع نرخ کے حیات کے علاقے میں کٹھ پتلی فوجیوں کے اس کاروان پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے گھات کی صورت میں حملہ کیا جو علاقے میں سرچ آپریشن کی غرض سے داخل ہوا تھا اور ساتھ ہی دشمن پر دھماکے بھی ہوئے اور یہ سلسلہ شام تک جاری رہا جس کے نتیجے میں معروف کمانڈر فیض اللہ سمیت 11 فوجی ہلاک جبکہ 5 زخمی ہونے کے علاوہ دو فوجی بکتر بند ٹینک بھی تباہ ہوئے۔ دریں اثناء صوبہ ہلمند ضلع موسیٰ قلعہ کے دوآب کے علاقے جنجالی غونڈی کے مقام پر واقع اہم فوجی چوکی پر مجاہدین نے ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا جس کے نتیجے میں مجاہدین اللہ تعالیٰ کی نصرت سے چوکی پر قابض اور وہاں تعینات اہلکاروں میں سے 10 ہلاک جبکہ دیگر فرار ہونے میں کامیاب ہوئے۔ امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ کابل ضلع دہ سبز میں فوجی ہیلی کاپٹر کو حکمت عملی کے تحت دھماکہ خیز مواد سے تباہ کردیا۔ رپورٹ کے مطابق دونو کے علاقے رازغونڈی کے مقام پر واقع فوجی مرکز کے قریب مجاہدین نے حکمت عملی کے تحت ایک فوجی ہیلی کاپٹر کو لینڈنگ کے دوران دھماکہ خیز مواد سے تباہ کردیا۔ ذرائع کے مطابق دھماکہ سے ہیلی کاپٹر مکمل طور پر تباہ اور اس میں سوار عملہ سمیت 15 اعلیٰ افسر اور سیکورٹی اہلکار ہلاک ہوئے۔ کٹھ پتلی فوجیوں کی افسروں کی گاڑی کو امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہدین نے صوبہ بلخ ضلع دیدادی میں شہیدی حملے کا نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں گاڑی میں سوار 32 افسروں میں سے 30 ہلاک و زخمی ہو گئے۔ صوبہ اورزگان ضلع دہراود دیزک بالا کے علاقے میں کٹھ پتلی فوجیوں کے کاروان پر مجاہدین نے ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں 2 ٹینک اور 4 فوجی گاڑیاں تباہ ہونے کے علاوہ 17 سیکورٹی [illegible]

کریم داد، عمرخیل، دہ خورکہ، ادل تنگی اور خانجان خیل کے علاقوں میں سینکڑوں ٹینکوں اور گاڑیوں پر مشتمل کٹھ پتلی فوجیوں نے مجاہدین کیخلاف وسیع آپریشن کا آغاز کیا، جنہیں مجاہدین کی شدید مزاحمت کا سامنا ہوا اور لڑائی چھڑ گئی، جو وقفے وقفے سے جاری رہی اور اس دوران دشمن پر شدید دھماکے بھی ہوئے۔ رپورٹ کے مطابق جھڑپوں کے دوران 30 سیکورٹی اہلکار ہلاک جبکہ 20 زخمی ہونے کے علاوہ تین فوجی ٹینک بھی بارودی سرنگوں سے تباہ ہوئے۔ واضح رہے کہ کٹھ پتلی فوجیوں کا کاروان 300 ٹینکوں، بکتر بند ٹینکوں اور رینجر گاڑیوں پر مشتمل تھا جو اللہ تعالیٰ کی نصرت سے عبرتناک شکست سے دوبرو ہوا۔

بقیہ 4 القلم

رہنما گھروں بھی گھروں میں نظر بند کر دیے گئے، وادی میں دفعہ 144 کی آڑ میں غیر اعلانیہ کرفیو نافذ کر دیا گیا، کرفیو کے باوجود لاکھوں کی تعداد میں کشمیری عوام سڑکوں پر نکل آئے جنھوں نے بھارتی حکومت کے خلاف شدید نعرے بازی کی اور افضل گورو شہید کا جسد خاکی لواحقین کے سپرد کرنے کا مطالبہ کیا، دریں اثنا بھارتی فورسز نے بھی احتجاج سے نمٹنے کے لئے کمر کس لی، مقبوضہ وادی میں مزید نفری طلب، رہ جانے والے حریت رہنماؤں کی بھی گرفتاری کا خدشہ ہے۔ افضل گورو شہید کی برسی عقیدت واحترام سے منائی گئی۔ اس موقع پر بزرگوں، بچوں اور خواتین سمیت لاکھوں کی تعداد میں کشمیری عوام سڑکوں پر نکل آئے جنھوں نے بھارتی حکومت کے خلاف شدید نعرے بازی کی اور افضل گورو کا جسد خاکی لواحقین کے سپرد کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس موقع پر وادی میں مکمل پہیہ جام اور شٹر ڈاؤن ہڑتال رہی۔ مختلف مقامات پر بھارتی فورسز اور مظاہرین کے درمیان جھڑپوں میں متعدد افراد کے زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں۔ بھارتی فوج نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس کی شیلنگ اور ربڑ کی گولیوں کا بھی استعمال کیا۔ ہڑتال اور احتجاج کی کال حریت کانفرنس کے تینوں دھڑوں کی طرف سے دی گئی تھی۔ اس موقع پر بھارتی فورسز نے احتجاج ناکام بنانے کے لئے وادی میں دفعہ 144 کا بھی نفاذ کر رکھا تھا اور وادی میں فورسز کی اضافی نفری بھی تعینات تھی تاہم کشمیری عوام نے بھارت کی کسی رکاوٹ کو خاطر میں نہیں لایا۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں نے ریاستی دہشت گردی کی تازہ کارروائی کے دوران ضلع کپواڑہ میں 5 کشمیری مجاہد قرار شہید کر دیئے۔ رپورٹس کے مطابق فوجیوں نے ان نوجوانوں کو ضلع کے علاقے چوکی بل میں مارسری کے مقام پر محاصرے اور تلاشی کی کارروائی کے دوران ہونے والی جھڑپ میں شہید کیا گیا، جھڑپ میں 3 بھارتی فوجی بھی ہلاک ہوئے۔ فوجیوں نے علاقے میں ایک رہائشی مکان کو بھی تباہ کیا۔ قابض فورسز اور مجاہدین میں مقابلہ دو دن تک جاری رہا جس میں سپیشل آپریشن گروپ اور فوج کی 16 گرینیڈ، 19 مراٹھا اور 41 آر آر سے وابستہ اہلکاروں نے حصہ لیا، جس سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ دو روز قبل شروع ہونے والی طویل جھڑپ ہفتہ کی صبح 4 کشمیری نوجوانوں کی شہادت پر ختم ہوئی جس میں 3 بھارتی فوجی بھی مارے گئے اور مزید تین زخمی ہوئے جنھیں ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ بھارتی فوج کے ترجمان ڈی ایس سوامی نے اپنے بیان میں 3 بھارتی فوجیوں کی ہلاکت اور تین کے زخمی [illegible]

زخمی؟ متعدد کو تشویشناک حالت کے باعث ہسپتال منتقل کردیا گیا۔ یہ افسوسناک واقعہ کاکہ پورہ میں مقامی نوجوان کے قتل کے خلاف احتجاجی مظاہرے کے دوران پیش آیا، بھارتی فوجیوں نے مظاہرین پر براہ راست فائرنگ کی، ضلع پلوامہ کے متعدد علاقوں میں سخت کشیدگی، ریلوے حکام نے بانہال سے بارہمولہ چلنے والی سروس معطل کردی، فائرنگ سے جاں بحق ہونے والوں میں 22 سالہ طالبہ بھی شامل، مشتعل افراد کی جانب سے سکیورٹی فورسز پر شدید پتھراؤ، متعدد گاڑیوں کے شیشے چکنا چور؟ 6 اہلکار زخمی۔ تفصیلات کے مطابق مقبوضہ کشمیر کے علاقے کاکہ پورہ اور اسکے گردنواح میں گزشتہ روز بھارتی فوج اور مجاہدین کے درمیان معرکہ آرائی کے دوران ایک مقامی نوجوان کی شہادت کے خلاف احتجاجی مظاہرے میں شامل لوگوں پر فورسز نے فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں ایک 19 سالہ انجینئرنگ طالب علم دانش فاروق اور 22 سالہ طالبہ شائستہ حمید گولیاں لگنے سے جاں بحق ہوگئے جبکہ دیگر ڈیڑھ درجن مظاہرین زخمی ہوگئے، جن میں سے نصف درجن کو نازک حالت میں سرینگر منتقل کیا گیا۔ معصوم نوجوانوں کے قتل کے بعد ضلع پلوامہ کے کئی علاقوں میں احتجاجی لہر دوڑ گئی اور کئی مقامات پر مشتعل نوجوانوں نے مظاہرے کئے۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے مجاہدین سے تعلق کے الزام میں مزید دو بے گناہ کشمیریوں کو حراست میں لے لیا، اور ان کے قبضے سے اسلحہ و گولہ بارود برآمد کرنے کا دعوی بھی کیا ہے، لواحقین نے شدید احتجاج کرتے ہوئے ان نوجوانوں کی فی الفور رہائی کا مطالبہ کیا ہے تاہم بھارتی فوج نے زیر حراست کشمیریوں کو تفتیش کیلئے نامعلوم مقام پر منتقل کردیا ہے، دریں اثنا ترال میں مجاہدین نے پولیس کی گشتی پارٹی پر حملہ کر کے دو اہلکاروں کو زخمی کر دیا۔ بھارتی فوج کے دعوے کے مطابق دونوں نوجوانوں کا سرحد پار مجاہدین سے رابطہ تھا۔ شمالی کشمیر کے ڈی آئی جی غریب داس کے مطابق فوج کو اس بات کی مصدقہ اطلاع موصول ہوئی تھی کہ مجاہدین کا ایک گروپ سوپور اور بارہمولہ میں نیشنل ہائی وے پر سیکورٹی فورسز کو نشانہ بنانے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پولیس اور فورسز نے فوری کارروائی عمل میں لاتے ہوئے اشفاق احمد صوفی عرف عمر ولد مشتاق احمد ساکن ماڈل ٹاؤن سوپور کو گرفتار کرلیا۔ حریت کانفرنس نے بھارت کے بدنام زمانہ انڈر ورلڈ ڈان روی پجاری کی طرف سے سید علی گیلانی کو جان سے مارنے کی دھمکی دینے کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت کے وزیر داخلہ راج ناتھ سنگھ ہوں یا روی پجاری جیسے کسی غیر مہذب غنڈے کی بات ہو، بھارت میں عدم برداشت کی صورتحال دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔ حریت کانفرنس نے دوٹوک الفاظ میں واضح کیا ہے کہ سید علی گیلانی گیدڑ بھبکیوں سے خوف زدہ اور مرعوب ہونے والے انسان نہیں ہیں اور وہ مستقبل میں بھی کشمیر کاز کو اسی طرح سے آگے بڑھاتے رہیں گے، جیسے کہ پچھلے 50 سال سے وہ کرتے آئے ہیں

بقیہ 5 القلم

باغیوں اور جنگجوؤں کو فروخت ہوں گے بھارتی حکومت کے ساتھ معاہدہ میں طے پایا ہے کہ گنگا نگر آرڈیننس فیکٹری کا تیار شدہ اسلحہ فروخت کے لئے بھارت کو بھی ملے گا کہا جارہا ہے کہ اسرائیل کے تعاون سے گنگا نگر میں بننے [illegible]

والی جگہ کے لئے بہت کچھ کیا ہے مودی حکومت کے اسرائیل سے تعلقات بہت اچھے ہیں مودی کے وزارت اعلیٰ گجرات کے زمانہ میں اسرائیل نے احمد آباد میں اپنا ٹریڈ مشن کھولا حالانکہ اس کی انٹیلی جنس اداروں نے کلیئرنس نہیں دی تھی لیکن مودی نے اپنے قوت بازو سے اسرائیلی ٹریڈ مشن کو قائم کردیا اور گجرات میں اسرائیلی تاجروں نے خوب سرمایہ لگایا ہے احمد آباد گجرات اور ممبئی مہاراشٹر کے مالی بجٹ میں اب تھوڑا سا ہی فرق ہے اس لئے کہ اسرائیل نے گجرات پر بڑی توجہ دی ہے اب اسرائیل راجستھان کے شہر گنگا نگر میں اسلحہ ساز فیکٹری لگانے جارہا ہے۔

بقیہ 6 القلم

2 بجے جاں بحق ہوئے جبکہ متعدد افراد زخمی ہوئے، ادھر ادلیب کے علاقے معرت نعمان میں ایک اور اسپتال پر میزائل حملوں میں 7 افراد شہید جبکہ متعدد زخمی ہوئے ہیں، معرت نعمان ہی کے علاقے میں نیشنل اسپتال پر بمباری میں 2 نرسیں جاں بحق ہوگئیں۔

بقیہ 7 القلم

مولانا محمد عمار صاحب حفظہ اللہ نے پڑھایا۔ پشاور سنان بن سلمہؓ مرکز میں چار سو افراد تربیہ کے اعتکاف میں بیٹھے تھے اور دعا میں سات سو سے زائد افراد شریک تھے۔ ادھر بہاولپور میں مرکز عثمانؓ و علیؓ میں جاری دورہ تربیہ میں 58 افراد شریک ہیں۔

بقیہ 8 القلم

قرآن وسنت کے حوالے سے آگاہی حاصل کی۔ علاوہ ازیں ضلع چکوال میں جمعہ کا خطبہ مولانا ممتاز صاحب نے دیا۔ جس سے 200 افراد مستفید ہوئے۔

بقیہ 9 القلم

سے عمومی سوالات وجوابات کی نشست فرمائی اور جماعت کی کارگزاری پیش کی۔ اس کے بعد مولانا عبدالغفار صاحب سے ان کے مدرسہ میں خصوصی ملاقات کی۔ امیر محترم وجماعت کے لئے دعائیں وصول کیں۔ بعد نماز عصر تحصیل پیر گوٹھ کے ساتھیوں سے خصوصی نشست فرمائی۔ حضرت نے تلاوت ذکر اللہ کی مجلس کے بعد کلمہ، نماز اور جہاد کی اہمیت پر بیان فرمایا اور جماعت کے کام وکارگزاری کو سامنے رکھتے ہوئے ہر ساتھی کو اپنی محنت تیز کرنے کی فکر دلائی اور 11 مارچ کے ماہانہ تربیہ کے اہداف طے کئے۔ بعد نماز عشاء الفلاح مسجد سکھر سٹی میں حضرت کا خصوصی درس ہوا۔ حضرت نے قرآن مجید سے آیات جہاد اور امام المجاہدین کی سیرت طیبہ کے ذریعے ظلم کی چکی میں پستی امت مسلمہ کی مدد کے لیے شرکاء درس میں جذبہ جہاد کو بیدار کیا۔ بعد درس تحصیل سکھر کے ساتھیوں سے نشست فرمائی اور تربیہ کے اہداف طے کئے۔

بقیہ 10 القلم

افضل گورو کے یوم شہادت کے سلسلے میں پریس کلب میں سیمینار وریلی کا انعقاد ہوا۔ ریلی سے مفتی اصغر صاحب اور حریت رہنماؤں نے بیانات فرمائے۔ 200 افراد نے شرکت کی۔

بقیہ 11 القلم

[illegible]

کریم صلی اللہ علیہ نے 27 غزوات میں بنفس نفیس شرکت کی اور کم وبیش 56 مرتبہ اپنے صحابہ کرام کو تیار کرکے جہاد وقتال کے لیے بھیجا۔ مزید فرمایا: ہندو مشرک، مکار، اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہے۔ آج کا مشرک اور نبی پاک ﷺ کے دور کے مشرکین اسلام دشمنی میں برابر ہیں۔ ہمارا جہاد قرآن وسنت کے مطابق ہے۔ ہم مشرکین، حربی عیسائیوں اور یہودیوں سے قتال وجہاد کرتے ہیں اور ان شاء اللہ کرتے رہیں گے۔ جمعہ کے اجتماع میں 400 شرکاء شریک ہوئے۔

بقیہ 12 القلم

اور حضرت نے بیان کے دوران پہلے کلمہ ورد کروا کر لوگوں کے دلوں سے ڈر اور خوف کو دور کرنے کا مطالبہ کیا۔ مولانا نے فرمایا کہ جب موت اور زندگی کا مالک اللہ ہے تو پھر باطل کا ڈر اور بزدلی کیسی۔ میر پور کے جمعہ کے اجتماع میں شرکاء کی تعداد 400 تھی۔

بقیہ 13 القلم

کا وقفہ کیا جاتا ہے۔ دورہ تفسیر کے مدرس مفتی عبیدالرحمٰن صاحب ہیں جن سے روزانہ 125 تا 150 شرکاء مستفید ہورہے ہیں۔ دورہ تفسیر کی اختتامی دعا جمعرات کے روز بعد نماز عشاء ہوگی۔ ساتھیوں اور معاونین کے تاثرات یہ ہیں کہ اس طرح ہر علاقے میں دورہ تفسیر سے عمومی فائدہ ہوگا۔

بقیہ 14 القلم

ملازمین کو دن میں دس منٹ کا وقفہ نماز پڑھنے کے لیے دیا گیا تھا، تاہم نوکری سے برخاست کیے جانے والے اہل کار نماز کے لیے متعدد وقفے لے رہے تھے۔ نوکری سے فارغ کیے جانے والے ملازمین کونسل آف امیریکن اسلامک ریلیشنز کے ساتھ رابطے میں ہیں اور اپنے اگلے اقدام کا تعین کر رہے ہیں، جس میں کمپنی کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنا بھی شامل ہے۔

بقیہ 15 القلم

بھارتی حکومت کے اقدام اور اس سلسلے میں موخر الذکر کی گرفتاری کی شدید مذمت کی ہے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق بھارتی حکومت نے سید عبدالرحمان گیلانی اور کنہیا کمار کے خلاف 9 فروری کو شہید محمد افضل گورو کے یوم شہادت پر نئی دہلی میں دو مختلف پروگراموں کے انعقاد کی پاداش میں مقدمہ درج کیا ہے۔ سید علی گیلانی نے کہا کہ کنہیا کمار کی گرفتاری اور انکے خلاف بغاوت کے الزامات عائد کرنا سراسر ناانصافی ہے جسے ہرگز برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ سید علی گیلانی نے کہا کہ اس اقدام کے سنگین نتائج نکلیں گے جس کی ذمہ داری بھارتی حکومت پر عائد ہوگی۔

بقیہ 16 القلم

کشمیری عوام اس حوالے سے نہ صرف فکر وتشویش میں مبتلا ہیں بلکہ ان مسائل کے تئیں خاموشی اختیار کرنا ناانصافی ہوگی۔ نئی دہلی میں اپنے قیام کے دوران دہلی کے تاریخی شاہی جامع مسجد کے امام مولانا سید احمد بخاری اور جمعیت علمائے ہند کے صدر مولانا محمود احمد مدنی سمیت کئی مسلم رہنماؤں کے ساتھ ملاقاتوں کے دوران میرواعظ نے جموں وکشمیر کی ابتر سیاسی صورتحال، حقوق انسانی کی بے [illegible]

کے دوران اس بات پر بھی شدید تشویش کا اظہار کیا کہ بھارت میں ایک مخصوص طبقے کو مختلف بہانوں سے نشانہ بنانے، پکڑ دھکڑ اور سیاسی ناانصافیوں کا جو عمل شروع ہوا ہے وہ مسلمہ جمہوری اور انسانی قدروں کے منافی ہے اور اس قسم کی پالیسیوں کا خاتمہ ہونا چاہئے۔ میرواعظ نے ان رہنماؤں کے ساتھ جموں وکشمیر کی موجودہ سیاسی صورتحال پر بھی تفصیل کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کشمیری عوام گزشتہ سات دہائیوں سے اپنے جائز حقوق کی بازیابی کیلئے مصروف جدوجہد ہیں اور عالمی سطح پر تسلیم شدہ حق خودارادیت کے حصول کی خاطر قربانیاں پیش کر رہے ہیں اور اس توقع کا اظہار کیا کہ بھارت کی مسلم قیادت کشمیری عوام کے ساتھ ہو رہی ناانصافیوں کے خاتمے اور ان کے جائز حقوق کے حق میں اپنی آواز بلند کرے گی۔ انہوں نے کشمیریوں کے جائز جدوجہد کو انتہا پسندی یا دہشت گردی سے جوڑنے کی کوششوں کو اس تحریک کو بدنام کرنے کا مذموم عمل قرار دیتے ہوئے کہا کہ کشمیری عوام کی پرامن جدوجہد حق وانصاف پر مبنی ہے اور اس تحریک کو کسی بھی طور آئی ایس آئی ایس یا القاعدہ جیسی جماعتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس قسم کی باتیں کرنے والے صرف اور صرف ایک جائز اور حق وانصاف سے عبارت جدوجہد میں مصروف قوم کو پشت بہ دیوار کرنے کا مذموم عمل انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیریوں کی تحریک مزاحمت اور اسلام کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

بقیہ 17 القلم

دفاع نے اردن کے شاہ عبداللہ اور اپنے یورپی ہم منصبوں سے ملاقات کے بعد کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ میونخ معاہدے کی کامیابی کے حوالے سے انتہائی ناامید ہیں۔

بقیہ 18 القلم

میں ہسپتال کے ڈائریکٹر علی رضا جلالی کا ایک بیان نقل کیا ہے، جس میں ان کا کہنا ہے کہ شام میں زخمی ہونے کے بعد علاج کے لیے بقی ہسپتال لائے جانے والوں میں 425 پاسداران انقلاب کے اہلکار جب کہ باقی رضا کار ملیشیا کے 1049 جنگجو شامل ہیں۔

بقیہ 19 القلم

شام بھیجا گیا تھا۔ ایرانی ذرائع ابلاغ کے مطابق نیم سرکاری ملیشیا باسیج اور پاسداران انقلاب کے مزید سات جنگجو ہلاک ہوگئے ہیں۔ ان کی شناخت مجیدی، جادی یعقوب، ندوڑی، تقی ارغوانی، للی اربابی، صالح صالحی، علی قربانی اور عباس کرودبانی کے ناموں سے کی گئی ہے۔ یہ اہلکار شمالی حلب میں لڑائی کے نتیجے میں ہلاک ہوئے۔ دو ہفتوں کے دوران شام میں 20 سینئر ایرانی فوجیوں سمیت 50 اہلکار ہلاک ہو چکے ہیں۔

بقیہ 20 القلم

ایک بڑا فوجی فضائی اڈا ہے۔ سعودی عرب کی قیادت میں عرب اتحاد کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل احمد العسیری نے بتایا ہے کہ اس میزائل کو گزشتہ روز صبح تین بجے ناکارہ بنایا گیا۔ انھوں نے کہا کہ حوثی باغی بدستور شہروں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ اس میزائل کا ہدف یمن کی سرحد سے قریباً ایک سو کلومیٹر دور واقع شاہ خالد ائیر بیس تھا۔ یہ ایئر بیس خمیس مشیط شہر کے نزدیک ہی واقع ہے اور یہیں [illegible]

تحفۃ القلم

القلم پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR

افاداتِ اکابر

قرآن کریم کا معجزانہ اسلوبِ بیان

قرآن عزیز میں حق تعالیٰ نے دنیاءِ انسانی کی ہدایت کے لئے جو مختلف معجزانہ اسلوب بیان اختیار فرمائے ہیں، ان میں ایک یہ بھی ہے کہ گزشتہ قوموں کے واقعات وقصص کے ذریعہ ان کے نیک وبد اعمال اور ان اعمال کے ثمرات ونتائج کو یاد دلائے اور عبرت وبصیرت کا سامان مہیا کرے، اسی لئے وہ تاریخی اسلوبِ بیان کے درپے نہیں ہوتا بلکہ ابلاغ حق اور دعوت الی اللہ کے اہم مقصد کے پیشِ نظر صرف انہی وقائع کو سامنے لاتا ہے جو اس غرض وغایت کو پورا کرتے ہوں اور اسی لئے قرآن عزیز میں ان کی تکرار پائی جاتی ہے تاکہ سامعین کے دل میں وہ گھر کرسکیں اور فطری اور طبعی رجحانات کو ان حقائق کی جانب متوجہ کیا جاسکے اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ ایک بات کو مختلف پیرایہ بیان اور مناسبِ حال اسلوبِ نگارش سے بار بار دہرایا جائے اور خوابیدہ قوائے فکریہ کو پے بہ پے بیدار کیا جائے۔

قرآن مجید کے قصص وواقعات کا سلسلہ بیشتر گزشتہ اقوام اور ان کی جانب بھیجے ہوئے پیغمبروں سے وابستہ ہے اور جستہ جستہ بعض اور واقعات بھی اس ضمن میں آگئے ہیں اور یہ تمام ترحق وباطل کے مجادلوں، اولیاء اللہ واولیاء شیطان کے معرکوں کا ایک عبرت آموز اور بصیرت خیز بے مثل ذخیرہ ہے۔ (قصص القرآن، جلد اول، دوم)

معارفِ جہاد

فرعون جتنا پروٹوکول

اے مسلمانو! اے اللہ کے بندو! اپنے دل سے شیطان کو نکال دو...... تم قارون جتنا مال نہیں بنا سکتے بنا بھی لو تو قارون کونسا کامیاب مرا؟...... تم فرعون جتنا پروٹوکول نہیں لے سکتے ہو، لے بھی لو تو کیا یہی چاہتے ہو کہ فرعون جیسا انجام ہو؟...... اللہ کے مجاہدو! اپنے اندر تواضع، سادگی اور عمدہ اخلاق پیدا کرو...... تم صحابہ کرام کے لشکروں کو دیکھو اور پھر اُن جیسی صفات اپناؤ...... کامیابی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے طریقے میں ہے...... اپنے دل سے اپنی ذات کو اور شیطان کو نکال دو...... اپنی ہستی کو دین کی خاطر فنا کرو اور دنیا کی بڑائی اور زیب وزینت کا شوق دل سے نکال دو...... تم جانتے ہو کہ جب لڑائی کا بگل بج جائے اور دشمنوں کی صفیں سامنے آجائیں تو جہاد فرض عین ہوجاتا ہے...... ایسے حالات میں جو پیٹھ پھیرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق ہوجاتا ہے...... (رنگ ونور جلد۴: ص۳۹۴/۳۹۵)

نبی کریم ﷺ کا منشور

اگر علماء، مشائخ اور مجاہدین کے رہنما مخلوق سے مال، ہدیے اور تعظیم کی خواہش رکھیں گے تو وہ دین کی دعوت کیسے دیں گے؟! ...... وہ کسی کی اصلاح کیسے کریں گے؟...... وہ جہاد کی بات کیسے سمجھائیں گے؟...... دعوت تو نبی کریم ﷺ کے فیض سے نصیب ہوتی ہے اور نبی کریم ﷺ کا منشور تھا...... ان اجری الا علی اللہ...... کہ میرا اجر تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے...... جس شخص کا دل حرص اور طمع سے پاک ہو اُسی کی دعوت میں جان ہوتی ہے اور اُسی کی بات میں وزن ہوتا ہے...... (رنگ ونور جلد۴: ص۴۹۰)

عہدِ زریں

آرمینیا میں حضرت حبیب بن مسلمہ کی فتوحات

نقوشِ عثمان بن عفانؓ

قالیقلا کی فتح کے بعد جب کوفہ سے بھی کچھ اسلامی لشکر ان کے ساتھ آکر مل گئے تو یہ لشکر اپنے قائد حضرت حبیب بن مسلمہ کی قیادت میں درج ذیل ترتیب سے آگے بڑھا:

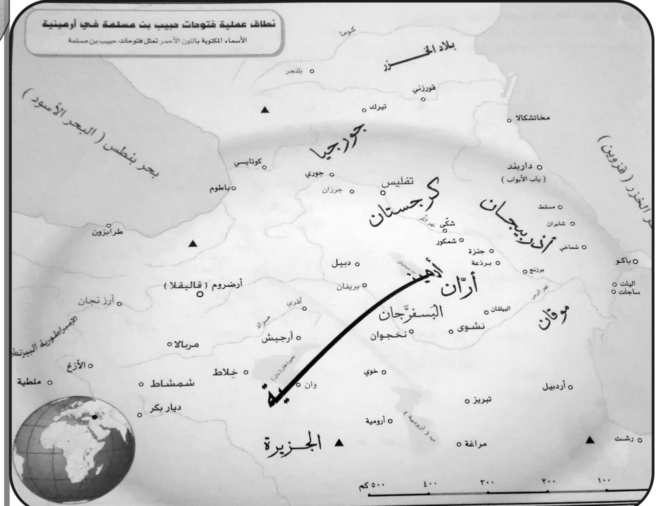
۱) خلاط کے راستے سے مربالا کی طرف پیش قدمی کی گئی اور صلح کے ذریعے یہ علاقہ فتح ہوا۔

۲) خلاط سے آگے بڑھنے کے بعد راستے میں ہی بسفرجان کے ایک نمائندے سے ملاقات ہوئی اور ان کے لئے امان وصلح کا پیغام لکھ کر بھیج دیا گیا اور یوں بسفرجان کا علاقہ بھی زیرنگیں ہوا۔

۳) بعدازاں ارجیش اور باجنیس کی بستیوں کے سربرآوردہ لوگوں کو بلاکر ان کا معاملہ بھی صلح وصفائی سے نمٹادیا گیا۔

۴) حضرت حبیب بن مسلمہ خود اردشاط کی طرف بڑھے اور دبیل میں پڑاؤ ڈالا، اولاً وہ لوگ قلعہ بند ہوئے۔ مسلمانوں نے منجنیق نصب کرکے انہیں ہتھیار ڈالنے پر مجبور کردیا بالآخر وہ صلح پر آمادہ ہوگئے اور یوں یہ دبیل کا علاقہ بھی فتح ہوگیا۔

ان کی مزید فتوحات کا تذکرہ آئندہ آئے گا۔ ان شاءاللہ



تابندہ ستارے

سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ

24

ابو حفصہ

ولادت

نورالدین محمود ۱۳ شوال ۵۱۱ھ (یک شنبہ) کو طلوعِ آفتاب کے وقت پیدا ہوا۔

بعض مؤرخوں نے اس کی جائے ولادت موصل لکھی ہے۔ نورالدین کی والدہ امیر جرکمیش (جکرمش) والیٔ موصل کے فرزند ناصرالدین کی بیٹی تھی۔

تعلیم وتربیت

عمادالدین شہید رحمہ اللہ نے نورالدین محمود کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی اور اس کو اعلیٰ کردار کا حامل بنانے کے لیے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ نورالدین جب چار برس اور چار مہینے کا ہوا تو اس کو مکتب میں بٹھادیا گیا اور اس کی تعلیم کے لیے نہایت بلند پایہ علماء مقرر کیے گئے۔

سولہ برس کی عمر تک اس کو تمام علوم متداولہ (قرآن، حدیث، تفسیر، فقہ، اصول، معانی، ادب، مناظرہ وغیرہ) میں پوری دسترس حاصل ہوگئی اور اس کے فاضل اساتذہ نے اس کو تکمیلِ علوم کی سند عطا کردی۔ اس چھوٹی سی عمر میں اس کے تبحر علمی کی یہ کیفیت تھی کہ ادق سے ادق مسائل کو چند لمحوں مین حل کردیتا تھا۔ اس کے بعد اس کو بڑے اہتمام کے ساتھ مختلف سپاہیانہ فنون کی تعلیم دی گئی اور وہ بہت تھوڑے عرصہ میں نہ صرف شمشیرزنی، نیزہ بازی اور تیراندازی میں طاق ہوگیا بلکہ اعلیٰ درجہ کا شہسوار بھی بن گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کو ترتیبِ لشکر، مورچہ بندی، محاصرے اور جنگی چالوں کی مشق کرائی گئی یہاں تک کہ اس کی حیثیت ایک ماہر سپہ سالار کی سی ہوگئی۔ اس کے بعد جنگ کی عملی تعلیم دینے کے لیے عمادالدین شہید رحمہ اللہ اکثر لڑائیوں میں اس کو اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ شیزر، عرقہ، بعرین اور ایڈیسہ کے معرکوں میں نورالدین اپنے مجاہد باپ کے دوش بدوش لڑا اور جنگ کے نشیب وفراز کا عملی تجربہ حاصل کیا۔ قلعہ جعبر کے محاصرے کے دوران جب عمادالدین شہید ہوا تو نورالدین بھی اپنے باپ کے ساتھ وہاں گیا ہوا تھا۔ شفقتِ پدری سے محروم ہونے کے وقت اس کی عمر تیس برس کی تھی۔

آغازِ حکومت

عمادالدین شہید رحمہ اللہ کے لشکر میں مشہور کردی امیر اسدالدین شیرکوہ بھی تھا۔ وہ نورالدین محمود سے پرخلوص محبت رکھتا تھا جونہی اس نے اپنے عظیم سردار کی شہادت کی خبر سنی، فوراً نورالدین کے خیمہ میں گیا۔ (بعض مؤرخوں کا بیان ہے کہ شیرکوہ موصل سے نورالدین کی خدمت میں آیا اور اس کو مشورہ دیا کہ آپ کو اپنے جانثاروں کے ساتھ فوراً حلب چلے جانا چاہیے۔ مرکزِ حکومت موصل کی فوج اور عوام وزیراعظم جمال الدین الجواد کے زیراثر ہیں اور وہ سیف الدین غازی کا زبردست حامی ہے اس لیے موصل میں آپ کا جانا خلاف مصلحت بھی ہے اور خطرناک بھی۔ نورالدین نے شیرکوہ کا مشورہ قبول کرلیا اور اسی وقت اپنے حامیوں کے ساتھ حلب کو روانہ ہوگیا۔ ربیع الآخر ۵۴۱ھ میں نورالدین حلب میں داخل ہوا اور سیدھا قلعہ میں جاکر فروکش ہوگیا۔ اسدالدین شیرکوہ قلعہ کی سیڑھیوں پر کھڑا ہوگیا اور لوگوں سے نورالدین کے لیے بیعت لینے لگا۔ ایک پہر کے اندر اندر حلب میں موجود تمام فوجیوں اور شہر کے باشندوں نے شیرکوہ کی وساطت سے نورالدین کی بیعت کرلی اور کسی طرف سے مخالفت کی ایک آواز بھی نہ اُٹھی۔ بیعت کے بعد نورالدین نے شہر کا انتظام درست کیا اور کاروبارِ حکومت میں مشغول ہوگیا۔

موصل کی حکومت کا قضیہ

عمادالدین شہید رحمہ اللہ کے لشکر میں سلطان محمود سلجوقی کا ایک لڑکا ملک الپ ارسلان بھی شامل تھا۔ جب تک عمادالدین زندہ رہا، الپ ارسلان اس کی حمایت کا دم بھرتا رہا لیکن عمادالدین کے آنکھیں موندتے ہی اس کے دل میں حکومت کا خیال چٹکیاں لینے لگا اور اس نے شہید اتابک کے مقبوضات پر قبضہ کرنے کا ارادہ کرلیا۔ وزیر جمال الدین الجواد کو اس کے عزائم کا علم ہوا تو اس نے امیر حاجب صلاح الدین محمد الباغیسیانی کے مشورہ سے سیف الدین غازی کو شہرزور سے مرکزِ حکومت موصل بلا بھیجا اور اہل شہر اور لشکریوں سے درپردہ اس کے لئے بیعت لینے لگا۔ ادھر ملک الپ ارسلان نے عمادالدین شہید رحمہ اللہ کے اکثر لشکریوں کو اپنے ساتھ ملالیا تھا اور ان کی مدد سے اپنا اقتدار مستحکم کرنے کی فکر میں تھا۔

جمال الدین الجواد اور صلاح الدین محمد دونوں اس کے پاس گئے اور کچھ ایسی مصلحت آمیز باتیں کیں کہ وہ ان کو اپنا بہی خواہ اور حامی سمجھنے لگا اور پھر ان کے مشورہ کے مطابق سیف الدین غازی کو اپنی طرف سے موصل کا امیر مقرر کردیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے صلاح الدین محمد کو حماۃ کا شہر جاگیر میں دے کر نورالدین محمود کے پاس حلب بھیج دیا۔ اس کے بعد وہ رقہ چلا گیا اور وہاں رات دن دادِ عیش دینے لگا۔ اس اثنا میں بہت سے امراء اور لشکری جمال الدین جواد کے اشارے سے اس کا ساتھ چھوڑ کر موصل چلے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد ملک الپ ارسلان نے اپنے لشکر کا جائزہ لیا تو اس کی تعداد کو خاصا کم پایا۔

یہ دیکھ کر اس کے دل میں کھٹک پیدا ہوئی اور اس نے فوراً سنجار کی طرف کوچ کیا۔ سنجار کے قلعہ دار نے قلعہ کے دروازے بند کرلیے اور جمال الدین کے اشارہ سے الپ ارسلان کو کہلا بھیجا کہ میں تو والیٔ موصل کے ماتحت ہوں، پہلے آپ موصل پر قبضہ کریں، اس کے بعد میں آپ کی اطاعت قبول کرلوں گا۔ ملک الپ ارسلان کو یہ پیغام پاکر غصہ تو بہت آیا لیکن جمال الدین نے یہ کہہ کر اس کی آتشِ غضب کو سرد کردیا کہ چھوٹے چھوٹے قلعہ داروں سے لڑنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ موصل کی طرف پیش قدمی کریں، اگر سیف الدین غازی نے آپ کی اطاعت سے انحراف کیا تو اس کو گرفتار کرلیجیے گا۔ (جاری ہے)

☆......☆......☆

خواتین اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک بندہ قطع رحمی اور گناہ کی دعاء نہ کرے اس وقت تک اس کی دعاء قبول ہوتی رہتی ہے اور جب تک جلدی نہ کرے اس کی دعاء قبول ہوتی رہتی ہے۔ عرض کیا: یارسول اللہ! جلدی کرنے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: جلدی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ کہتا ہے میں نے دعاء کی اور دعاء کی لیکن مجھے قبول ہوتی نظر نہیں آتی، یہ کہتا ہے اور اس حالت پر پہنچ کر دعاء کرنے سے تھک جاتا ہے اور دعاء کرنا چھوڑ بیٹھتا ہے۔ (صحیح مسلم)

معلوم ہوا کہ دعاء برابر کرتا رہے، دعاء کرنا بندہ کا کام ہے اور قبول فرمانا اللہ جل شانہٗ کا کام ہے اور یہ کہنا کہ دعاء قبول نہیں ہوتی اکثر یہ بھی غلط ہوتا ہے دعاء قبول ہونے کا مطلب عموماً لوگ نہیں جانتے اس لیے یہ سمجھتے ہیں کہ دعاء قبول نہیں ہوئی۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسی دعاء کرتا ہے جس میں گناہ اور قطع رحمی کا سوال نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا فرمادیتے ہیں (۱) یا تو وہ (ظاہراً) دعاء قبول فرمالیتے ہیں (یعنی جو مانگا وہی عنایت فرمادیتے ہیں (۲) یا دعاء کرنے والے کو اس کی مطلوبہ چیز کے برابر اس طرح عطا فرمادیتے ہیں کہ اس جیسی (آنے والی) مصیبت ٹال دیتے ہیں (۳) یا اس دعاء کا اجروثواب (آخرت کے لیے) ذخیرہ بناکر رکھ دیتے ہیں۔ (مشکوٰۃ: ص۱۹۶، از احمد ومستدرک حاکم ص۴۹۳ ج۱)

جب قبولیت دعاء کا مطلب معلوم ہوگیا تو یہ کہنا کسی طرح درست نہیں کہ میری دعاء قبول نہیں ہوتی، قبول ہوتی ہے لیکن قبولیت کی کونسی صورت ہوئی اس کا پتہ بندہ کو نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ علیم وحکیم ہے وہ اپنی حکمت کے موافق دعاء قبول فرماتا ہے، بندہ کا کام تو یہ ہے کہ مانگے جا اور دنیا وآخرت میں مرادلیتا رہ۔ وباللّٰہ التوفیق

قبولیت دعاء کے خاص اوقات اور احوال، اخیر رات اور فرض نمازوں کے بعد والی دعاء

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون (سے وقت کی) دعاء ایسی ہے جو سب دعاؤں سے بڑھ کر لائق قبول ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ پچھلی رات میں اور فرض نمازوں کے بعد (جو دعاء ہو وہ سب دعاؤں سے بڑھ کر لائق قبول ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ ترمذی ص ۸۹)

تشریح: اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ فرض نمازوں کے بعد قبولیت دعاء کا خاص وقت ہوتا ہے جو لوگ نماز پڑھتے ہیں ان کو رات دن میں پانچ مرتبہ یہ خصوصی وقت نصیب ہوتا ہے۔ فرض نماز کے بعد خوب دل حاضر کرکے دعاء کا اہتمام کرنا چاہئے، البتہ جن فرضوں کے بعد مؤکدہ سنتیں ہیں ان کے بعد لمبی دعاء نہ کرے، مختصر سی دعاء کرکے مؤکدہ سنتیں ادا کرے۔ مختصر اور جامع دعائیں بہت سی ہیں انہیں اختیار کرے اور ضروری نہیں کہ عربی زبان میں دعاء ہو اپنی زبان میں جو چاہے مقصد خیر کے لیے دعاء کرے، نیز حدیث شریف میں یہ فرمایا کہ پچھلی رات کے درمیان میں قبولیت دعاء کا خاص وقت ہے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جب تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ جل شانہٗ کی قریب والے آسمان پر خاص تجلّی ہوتی ہے، اس وقت اللہ جل شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ کون ہے جو مجھ سے دعاء کرے پھر میں اس کی دعاء قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرے پھر میں اس کو دے دوں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے پھر میں اس کی مغفرت کردوں۔ (بخاری ومسلم)

روشن ماضی

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ



جب یہ تشہیر کا مرحلہ ختم ہوا تو انہوں نے کمر سے خون صاف کیا اور مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں دو رکعت نماز پڑھی۔ (تذکرہ محدثین: جلد اول)

جعفر بن سلیمان نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی تشہیر ان کی تحقیر کے خیال سے کرائی تھی لیکن اس نے ان کی عزت ووقار کو اور بلند کردیا، خلیفہ منصور کو گورنر کا یہ فعل پسند نہ آیا کہ اتنے بڑے عالم کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے اس نے حکم بھیجا کہ ''میں جعفر کو معزول کرتا ہوں اس کو گدھے پر سوار کرکے ذلت کے ساتھ بغداد روانہ کیا جائے۔'' (تذکرہ محدثین: جلد اول)

۱۴۸ھ/۷۶۵ء میں جب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ منصور کے پاس تشریف لے گئے، تو منصور نے ان کو خلعت پیش کیا، اس کا قاعدہ یہ تھا کہ خلعت کے کپڑے اس شخص کے کندھے پر رکھ دیئے جاتے تھے جس کو خلعت عطا ہوتا تھا اس میں کچھ حقارت کا احساس ہوتا تھا۔ حاجب نے جب خلعت کے کپڑے امام مالک رحمہ اللہ کے کندھے پر رکھنے چاہے تو وہ فوراً پیچھے ہٹ گئے اور خلعت قبول کرنے میں ہچکچاہٹ ظاہر کی۔ خلیفہ نے حاجب کو ڈانٹا کہ خلعت ان کے گھر پہنچایا جائے۔ (تذکرہ محدثین: جلد اول)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی بیباکانہ جرأت اور اعلان حق کی وجہ سے سخت سزائیں جھیلنی پڑیں۔

خلافت بنوعباس کے زمانہ میں ان کو کوڑوں کی سزا دی گئی۔ ان کی پشت برہنہ کرکے ستر کوڑے لگائے گئے جس سے ان کی پیٹھ لہولہان ہوگئی۔ دونوں ہاتھ مونڈھے سے اُتر گئے، اونٹ پر بٹھا کر ان کی تشہیر کی گئی لیکن یہ سختیاں ان کی زبان کو کلمۃ الحق کے اعلان سے نہ روک سکیں۔ ان کو یقین تھا کہ ان کی حق گوئی کی وجہ سے انہیں کبھی بھی موت کی سزا مل سکتی ہے، لیکن وہ اس سے گھبرانے کے بجائے اس کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔

ایک مرتبہ خلیفہ منصور عباسی کو پتہ چلا کہ امام مالک بن انس، ابن سمعان اور ابن ابی ذئب رحمہم اللہ وغیرہ علماء اس کی حکومت سے ناراض ہیں، اس نے ان سب کو فوراً اپنے دربار میں طلب کیا۔ امام مالک رحمہ اللہ نہا دھو کر کفن کے کپڑے پہن کر اور عطر وحنوط وغیرہ مل کر دربار میں پہنچے، خلیفہ نے دریافت کیا کہ اس سے ان لوگوں کو کیا شکایات ہیں؟ پھر جب ابن سمعان اور ابن ابی ذئب کو رخصت کردیا تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: امام صاحب! آپ کے کپڑوں سے حنوط کی خوشبو آرہی ہے، آپ نے یہ خوشبو کیوں لگائی ہے یہ تو مردے کو لگائی جاتی ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: آپ کے دربار میں اس وقت بغیر کسی وجہ کے طلبی ہوئی تھی۔ اس بات سے مجھے یہ خیال ہوا کہ کچھ پوچھ تاچھ ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ میری حق گوئی آپ کو پسند نہ آئے اور آپ میرا سر قلم کرانے کا فیصلہ کرلیں۔ اس لئے میں مرنے کے لئے پوری طرح تیار ہوکر آیا تھا۔

موت تجدیدِ مذاقِ زندگی کا نام ہے
خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے
(اقبالؒ)

منصور نے کہا: سبحان اللہ! ابوعبداللہ! کیا میں خود اپنے ہاتھ سے اسلام کا ستون گراؤں گا۔ (کتاب الامۃ والسیاسۃ: جلد دوم مطبع مصر)

امام مالک رحمہ اللہ بہت بلند مرتبہ فقیہ اور محدث تھے۔ ان کی کتاب ''مؤطا امام مالک'' اپنے دور سے آج تک بہت شہرت یافتہ کتاب ہے، یہ کتاب بڑی معتبر احادیث کا مجموعہ ہے، ایک مرتبہ خلیفہ مہدی مدینہ منورہ گیا تو اس نے یہ کتاب سنی۔ وہ اس سے بہت بہت متاثر ہوا۔ اس نے اپنے بیٹے موسیٰ اور ہارون رشید کو حکم دیا کہ وہ بھی امام صاحب رحمہ اللہ سے مؤطا سنیں۔

☆......☆......☆

عجائبِ قدرت

سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے (المومنون:۱۴)

گھوڑوں کی اقسام میں ایک چوگانی ہوتا ہے جس کی پیٹھ پر چوگان کھیلتے ہیں یعنی اس کا سوار اس امر کا محتاج نہیں ہوتا کہ اس کو عطف عنان کرے بلکہ خود گھوڑے کی نگاہ گیند کی طرف رہتی ہے جدھر دیکھتا ہے رخ کرتا ہے بعض گھوڑے ایسے ہوتے ہیں کہ اپنے مالک کو پہنچانتے ہیں......

غیر کی مجال نہیں کہ اس پر سوار ہو۔ بعض گھوڑے ایسے ہوتے ہیں کہ آہو کے سر پر پہنچا تا ہے تاکہ اس کا سوار آہو پر تلوار کا وار کرے۔ محمد بن سائب کلبی کہتا ہے کہ عمدہ گھوڑے حضرت سلیمان علیہ السلام کو دکھلائے گئے۔ یہ سب ہزار گھوڑے تھے کہ میراث پدر سے ان کو ملے تھے پس جب یہ گھوڑے حضرت کو دکھائے گئے اس عرصہ میں نماز عصر آپ کی قضا ہوگئی اور آفتاب غروب ہوا اس وقت حضرت نے ان سب گھوڑوں کو ذبح فرمایا صرف چند گھوڑے جو دکھلانے سے رہ گئے تھے بچ رہے، بعد مدت حضرت کے پاس آل کی ایک جماعت وارد ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ اے حضرت! ہمارا مقام دور دراز ہے کچھ توشہ چاہئے کہ پہنچ جائیں۔ حضرت نے انہیں باقیماندہ گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا عطا کرکے فرمایا کہ اس گھوڑے میں یہ خاصیت ہے کہ جب تم لوگ منزل پر پہنچو گے اور کھانا پکانے کی فکر کروگے پس جتنی دیر میں کہ تم آگ سلگاؤ گے اتنی دیر میں یہ گھوڑا تم سبھوں کے واسطے کھانا کہیں سے لادیا کرے گا۔ پس ایسا ہی ہوا اور اس گھوڑے کا نام توشہ سوار اس دن سے رکھا گیا۔ کہتے ہیں کہ عرب کے گھوڑے اسی کی نسل میں سے ہیں۔

اعضائے گھوڑے کے خواص کا بیان

گھوڑے کے دانت اگر کسی لڑکے کو باندھیں تو اس کو دانت نکلنے میں تکلیف نہ ہوگی اور اگر ایسے آدمی کے سر کے نیچے رکھیں جو خواب میں دانت پیستا ہو تو دفع ہوجائے، گوشت اس کا ہر قسم کی ریح کو دور کرتا ہے اگر دار چینی کے ساتھ کھائے قوت اجزائش کرے، اگر پرانے گھوڑے کے خایہ کو نمک کے ساتھ سودہ کرکے گرم پانی میں تر کریں اور نقرس پر مالش کریں نافع ہوگا، اگر اس کی دم کا بال لے کر مکان کے دروازے پر تان دیں اس مکان میں مچھر نہ آئیں گے، اگر اس پُرسرکش کے سُم کو گھر میں دفن کریں چوہے اس مکان میں نہ رہیں گے۔ جس وقت طیور کے بچے انڈے سے باہر ہوں اگر اول ان کو دواب کے سُم میں پانی پلایا جائے تو شاہین وغیرہ مرغانِ شکاری سے ان کو ضرر نہ پہنچے گا، اگر گھوڑے کا پسینہ لڑکے کی بغل اور زہار میں مل دیں بال نہ نکلیں گے، اگر بواسیر میں ملیں فائدہ دے گا کانسی بھی اس میں تر کرنے سے زہر دار ہوجاتی ہے اور اس کی جراحت کا علاج غیر ممکن ہے، سرگین کے دھوئیں سے زخم کا جاری خون بھی بند ہوجاتا ہے، اگر سرگین کا عرق ناک میں ٹپکائیں نکسیر کو سودمند ہے اور کان میں ٹپکانے سے درد گوش جاتا رہتا ہے، اگر سرگین اور شہد ونمک اور نوشادر کا بھی اس میں اضافہ کریں تو زخم سوزن یعنی گدنے کی علامت مٹادے۔

طب نبوی ﷺ

امام ذہبیؒ



مروزی کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ رحمہ اللہ کو بل پڑ گیا تو انہوں نے ایک عورت کو بلایا اس نے آکر اس کو نکال دیا، اسی طرح مرد کے لیے جائز ہے کہ وہ اجنبی عورت کا کام کرے اور حالت مرض میں (ضرورت کے وقت) اس کا ستر دیکھ لے۔ اسی طرح عورت کے لیے بھی جائز ہے کہ وہ مرد کی خدمت گزاری کرے اور (ضرورت کے وقت) مرض کی حالت میں اس کا ستر دیکھے۔ یہ تب ہے جب وہاں کوئی مرد یا محرم موجود نہ ہو۔ اسی طرح گواہ کے لیے جائز ہے کہ وہ عورت کے چہرے کو دیکھ لے اور شادی کے خواہش مند شخص کے لیے بھی چہرہ دیکھ لینا جائز ہے۔

اسی طرح اگر کوئی مرد عورتوں کے درمیان یا کوئی عورت مردوں کے درمیان فوت ہوجائے تو ایک روایت کے مطابق، عورتوں کے لیے مردوں کو اور مردوں کے لیے عورتوں کو غسل دینا جائز ہے۔ البتہ صحیح قول یہ ہے کہ تیمّم کرواسکتی ہیں۔ (غسل نہیں)

عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ حیض بند کرنے کے لیے کوئی دوا پی لے جبکہ دوا سے کوئی ضرر ہونے کا خدشہ نہ ہو، امام احمد رحمہ اللہ نے یہ بات صالح رحمہ اللہ کی روایت کے مطابق بیان کی ہے کہ جب اس کا شوہر نہ ہو اور اگر شوہر موجود ہو تو اس کا جواز اس کی اجازت پر موقوف ہوگا۔

مریض کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرنا:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بیماروں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا کرو، اس لیے کہ اللہ ان کو کھلاتا پلاتا ہے۔'' (رواہ الترمذی وحسنہ)

کیونکہ جب کھانے پینے سے کراہت کرے تو اس کو غذا دینا جائز نہیں ہے، خواہ اس کی وجہ اس کی طبیعت کا بیماری میں مشغول ہونا ہو یا کھانے کی خواہش کا معدوم ہونا ہو یا قوت کی کمزوری ہو، کچھ بھی ہو۔

کیونکہ اگر مریض کو غذاء پر مجبور کیا جائے گا تو اس کی وجہ سے اس کی طبیعت اپنے افعال انجام نہ دے سکے گی اور اس غذا کو ہضم کرنے میں مشغول ہوگی اور بیماری کا مقابلہ نہ کرسکے گی، نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ غذا نقصان پہنچائے گی، بالخصوص بحران کی صورت میں تکلیف زیادہ ہوگی۔ لہٰذا مریض کو وہی چیز دی جانی چاہیے جو اس کی قوت کی حفاظت کرے، یعنی ایسی غذا اور مشروبات جو اس کے قوام کو لطیف کرے اور مزاج معتدل ہو، جیسے گلاب، سیب، چوزوں کا شوربہ اور قوت میں تحریک کسی عطر کی خوشبو اور معمولی روٹی سے پیدا ہوتی ہے۔

☆......☆......☆

الادب والادیب

قلم کو تیغ بنانے کا وقت تو آ پہنچا
ستم گروں کو مٹانے کا وقت آپہنچا
اَجل سے آنکھ ملانے کا وقت آپہنچا
بدن پہ زخم سجانے کا وقت آپہنچا
لہو میں اپنے نہانے کا وقت آپہنچا
اُٹھو! کہ جان لگانے کا وقت آپہنچا
اُٹھو! اُٹھو! تیغ کو کردو نیام سے محروم
کہ اب نصیب جگانے کا وقت آپہنچا
اُٹھو! کہ شب کے ستائے ہوئے اسیروں کو
نویدِ سحر سنانے کا وقت آپہنچا
اُٹھو! اُٹھو! کہ اندھیرا نہ اور بڑھ جائے
لہو سے دیپ جلانے کا وقت آپہنچا
قدم قدم پہ شہادت ہے اب تو اُٹھ جاؤ
تمہارے سامنے جنت ہے اب تو اُٹھ جاؤ

(ہمشیرہ باہر آفریدی شہیدؒ)

بزم القلم

محترم ایڈیٹر ہفت روزہ القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ خیریت سے ہونگے اور القلم کی ترقی کے لیے کوشاں ہونگے۔

ماشاء اللہ القلم اخبار بہت ہی خوب جارہا ہے۔ آج جبکہ میڈیا ملعون اور دوسرے دنیاوی اخبار مسلمانوں کو کفر کا غلام بنانا چاہ رہے ہیں اور لا الہ الا اللہ کی عظمت کو کم کرنے کے درپے ہیں تو وہاں القلم جیسا دینی اخبار مسلمانوں کو آزادی کی زندگی اور کفر سے نفرت سکھا رہا ہے اور لا الہ الا اللہ کی عظمت کو مسلمانوں کے دلوں میں بٹھا رہا ہے بڑی شدت سے انتظار رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ اور القلم اخبار کو جاری وساری رکھے۔

والسلام

(محمد شاہد، گجرانوالہ)

طلحہ السیف

السلام علیکم

tlhasaif@gmail.com

talhausaif@alqalamonline.com

جہاد کا بیانیہ (2)



حکم اعتقادی:

قتال فی سبیل اللہ: اللہ تعالیٰ کا نازل فرمودہ محکم فریضہ اور حتمی فیصلہ ہے۔ اس کا منکر کافر قرار دیا جائے گا اور اس سے متعلق عناد رکھنے والے کو گمراہ کہا جائے گا۔ (المحیط للسرخسیؒ بحوالہ فتح القدیر)

جہاد فی سبیل اللہ محکم فریضہ ہے، جس کا منکر کافر ہے۔ اس کی فرضیت کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت سے ثابت ہے (فتح القدیر بحوالہ الاختیار)

حکم عملی:

ابن عطیہ کہتے ہیں: جس بات پر اجماع قائم ہے، وہ یہ کہ جہاد امت محمدیہ پر فرض علی الکفایہ ہے اگر اتنے لوگ اس کام میں لگے ہوں جو کفایت کر جائیں تو بقیہ سے فریضہ ساقط ہو جاتا ہے، ہاں مگر دشمن اسلامی حدود میں آجائے تو فرض عین ہو جاتا ہے۔ (الجامع لاحکام القرآن)

جہاد کا حکم یہ ہے کہ وہ باجماعِ امت فرض کفایہ ہے (ابن رُشد)

ابتداء فرض کفایہ ہے اگر کفار ہم پر لڑائی مسلط نہ کریں۔ (تنویر الابصار شرح ردالمحتار)

کفار اگر اپنے علاقے میں ہوں اور مسلمانوں پر حملے کی نیت سے نہ نکلے ہوں تو فرض کفایہ ہے۔ (النووی)

کفایہ کی مقدار:

مسلمانوں کے امام کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر سال میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دارالحرب کی طرف لشکر روانہ کرے، اور عوام پر ضروری ہے کہ وہ اس میں اپنے امام کی مدد کریں اگر امام لشکر نہیں بھیجے گا تو گناہ گار ہوگا۔ (شامی)

امام پر یہ بھی فرض ہے کہ سال میں ایک بار کفار پر حملہ آور ہو۔ اس میں یا تو خود قیادت کرے یا کسی کو نائب بنائے۔ (القرطبی ج۸ص ۳۸)

اگر مسلمان ترکِ جہاد پر جمع ہو جائیں تو سب گناہ میں شریک ہوں گے، اس صورت میں امام پر لازم ہے کہ وہ اس معاملے پر غور کرے کیونکہ وہ مسلمانوں کا مقرر کردہ حکمران اور ان کی جماعت کا قائم مقام ہے لہٰذا اس پر لازم ہے کہ سرحدوں کو خالی نہ چھوڑے اور کفار کو دین کی طرف بلانا بند نہ کرے اور مسلمانوں کو جہاد پر اُبھارے۔ اسی طرح کفار کو اسلام میں داخلے یا جزیہ دے کر رہنے کی دعوت حتی الامکان ترک نہ کرے اور اگر کفار مسلمانوں سے کہیں کہ ہم سے اس بات کا معاہدہ کرو کہ ہم اور تم آپس میں قتال نہ کریں گے، تو مسلمانوں کے لیے یہ معاہدہ کر لینا درست نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، ”اور کمزور نہ پڑو نہ ہی غم کرو تم ہی غالب رہو گے، (آل عمران ۱۲۹)

اور یہ معاہدہ اس وجہ سے بھی درست نہیں کہ انہوں نے ایک فریضہ کے مستقل ترک پر معاہدہ چاہا کیونکہ جہاد فرض ہے۔ (شرح السیر الکبیر ج اص ۱۹۰۔۱۹۱)

فرض عین:

کیا جہاد کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہے یا ہمیشہ فرض کفایہ رہتا ہے؟

اوپر ابن عطیہ کی عبارت جو القرطبی کے حوالے سے منقول ہے اس میں جس طرح جہاد کے ابتداء میں فرض کفایہ ہونے پر اجماع منقول ہے اسی طرح اس بات پر بھی ہے کہ اگر دشمن بلاد مسلمین میں داخل ہو جائے یا داخلے کے لیے چل پڑے تو جہاد فرض عین ہو جاتا ہے اور فرض عین ہونے کی صرف یہی نہیں کئی صورتیں ہیں۔ کئی علماء مثلاً امام التابعین

سعید ابن مسیّب وغیرہ کا فرمان تو یہ ہے کہ جہاد تمام مسلمانوں پر فرداً فرداً فرض عین ہے، کسی ایک کے ادا کرنے سے دوسرے کا فریضہ ساقط نہیں ہوتا۔ البتہ جو اجماعی مسئلہ ہے اس میں فرض عین ہونے کی صورتیں درج ذیل ہیں:

۱) جب کفار مسلمانوں کے کسی علاقہ پر قبضہ کر لیں یا قبضہ کے لیے لشکر روانہ کر دیں اور کسی علاقہ کے مسلمانوں کو قتل یا قید کر لیں یا اس جیسی کوئی اور صورتحال پیش آجائے۔

امام قرطبی فرماتے ہیں:

کبھی ایسی حالت پیش آتی ہے جس میں سب کا نکلنا لازم ہو جاتا ہے۔ (منجملہ ان کے) یہ کہ اگر کسی علاقہ پر دشمن کا غلبہ ہو جائے یا وہ اسلامی سرزمین میں گھس آئے، جب یہ صورت حال پیش آئے تو اس علاقہ کے تمام لوگوں پر واجب ہو جاتا ہے، کہ قوت مند ہوں یا کمزور، جوان ہو یا بوڑھے ان کے مقابل نکلیں، ہر شخص اپنی وسعت کے بقدر حصہ لے۔ جس کا باپ ہو وہ اس کی اجازت کے بغیر نکلے، جو شخص بھی نکل کر لڑ سکتا ہو یا مسلمانوں کے لشکر کی تعداد بڑھا سکتا ہو نکلے اور اگر اس علاقہ کے لوگ ناکافی ہوں تو ان کے قریب پڑوس کے علاقے پر لازم ہے کہ اسی طرح نکلیں جس طرح اس علاقہ کے لوگوں پر لازم ہوا تھا یہاں تک کہ اس مقبوضہ علاقے کے لوگوں کو دشمن کے مقابلے کی قوت نصیب ہو اور وہ جان لیں کہ اب لڑائی کر سکتے ہیں، اسی طرح ہر اس مسلمان پر نکلنا لازم ہو جاتا ہے جسے اس مقبوضہ علاقہ کے لوگوں کے احوال معلوم ہوں اور اسے اندازہ ہو کہ وہ ان کی مدد کو پہنچ سکتا ہے اور انکی قوت بڑھا کر انکی مدد کر سکتا ہے۔

اگر دشمن دارالاسلام کے قریب پہنچ چکا ہو، ابھی اس میں داخل نہ ہوا ہو تب بھی اہل ایمان پر خروج لازم ہو جاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کا دین سربلند ہو اور اسلامی سرزمین کی حفاظت ہو اور دشمن کو جواب دیا جا سکے اور اس بات میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں ہے (الجامع لاحکام القرآن حوالہ بالا)

(یہی مضمون امام شافعیؒ کی کتاب الاُمؒ، بدائع الصنائع، اور الشرح الکبیر میں موجود ہے)

ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

جب دشمن اسلامی بلاد میں داخل ہو جائے تو کوئی شک نہیں کہ اس کو نکال باہر کرنا فرض ہو جاتا ہے ”الاقرب فالاقرب“ کے قانون کے مطابق (یعنی پہلے اس علاقے کے شہریوں پر پھر ان کے قریب پھر انکے قریب والوں پر) کیونکہ تمام عالم اسلام بمنزلہ ایک شہر کے ہے۔ (فتاوی ابن تیمیہ ج۴ ص ۶۰۹)

الامام بصاص رازی الحنفی فرماتے ہیں:

مسلمانوں کا یہ عقیدہ معروف (اجماعی) ہے کہ جب اسلامی سرحد پر مقیم مسلمانوں کو حملے کا خطرہ ہو اور ان میں اپنے دفاع کی قوت نہ ہو اور ان کو جان اور عزت کا خوف لاحق ہو جائے تو تمام مسلمانوں پر فرض ہو جاتا ہے کہ ان کی مدد کو نکلیں اور دشمن کی جارحیت سے ان کو بچائیں، یہ ایسی بات ہے جس میں مسلمانوں کا کوئی اختلاف نہیں (احکام القرآن للجصاص ج ۳ ص ۱۴۷)

۲) دوسری صورت فرض عین ہونے کی یہ ہے کہ مسلمانوں کا امیر شرعی ”نفیر عام“ کا اعلان کر دے یعنی تمام مسلمانوں کو نکلنے کا کہہ دے، اس صورت میں سوائے ان مسلمانوں کے جنہیں امام خود روک دے باقی تمام مسلمانوں پر خروج فرض ہو جاتا ہے خواہ وہ کسی حال میں بھی ہوں۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نکلنے کا حکم ہو جانے کی صورت میں نکلنا لازم فرمایا ہے۔ (سورۃ توبہ آیت ۳۸۔۳۹)

اور اس آیت کا عام مصداق وہ وقت ہے جب دشمن کے قریب رہنے والے مسلمانوں میں دشمن کی مقاومت کی قوت موجود نہ ہو اور امام انکی مدد کے لیے مسلمانوں کو نکلنے کا حکم دے دے، لیکن اگر امام بلاضرورت شدیدہ اور ایسی حالت میں بھی نکلنے کا حکم کر دے جب سرحدوں والے اپنے دفاع پر خود قادر ہوں تب بھی جنہیں حکم دیا جائے ان پر نکلنا لازم ہو جاتا ہے۔ (احکام القرآن حوالہ بالا)

یہ مسئلہ اجماعی ہے اور فقہاء کرام نے اس پر یہ اصول وضع کیا ہے کہ امام کا حکم آجانے سے فرض کفایہ بھی فرض عین بن جاتا ہے۔

۳) اور تیسری صورت فرض عین ہونے کی یہ ہے کہ جب دشمن کا آمنا سامنا ہو جائے اور لڑائی کا بگل بجا دیا جائے، تو جہاد اس وقت خواہ فرض کفایہ تھا یا نفل لشکر میں موجود ہر شخص پر لڑائی میں حصہ لینا فرض عین ہو جاتا ہے اور فرار اختیار کرنا حرام ہو جاتا ہے۔

شرائط:

۱) اسلام: کیونکہ تمام نصوص میں اہل ایمان کو خطاب کر کے جہاد کا حکم دیا گیا ہے اور چونکہ جہاد عبادت ہے اور عبادت کا مکلف صرف اہل ایمان ہے۔

۲) بلوغ:

۳) عاقل ہونا: تمام تکالیف شرعیہ عاقل بالغ مسلمان پر ہیں اسی طرح جہاد بھی۔

۴) مرد ہونا: بخاری شریف کی روایت ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے جہاد میں نکلنے کی اجازت طلب کی آپ ﷺ نے فرمایا: تم عورتوں کا جہاد حج ہے۔

اس سے فقہاء نے استنباط کیا ہے کہ خواتین پر جہاد لازم نہیں البتہ نفیر عام کی صورت میں اگر امام عورتوں کو بھی نکلنے کا حکم دے دے تو ان پر لازم ہو جاتا ہے۔

۵) آزاد ہونا: غلام پر اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکلنا فرض نہیں۔

۶) قدرت ہونا: اس کے دو پہلو ہیں:

(۱) بدن کی سلامتی، ایسا شخص جو جسمانی معذوری کی وجہ سے جہاد میں شرکت سے قاصر ہو وہ جہاد کا مکلّف نہیں، مثلاً، اندھا، لنگڑا، اور ایسے مرض کا شکار جو چلنے پھرنے سے معذور کر دے، معمولی مرض یا ایسا عذر جو جہاد میں مانع نہ ہو مستثنیٰ نہیں۔

بدائع الصنائع میں ہے:

اندھے پر، لنگڑے پر، دائم المرض، انتہائی بوڑھے اور ضعیف پر لازم نہیں۔ (ج ۷ ص ۹۸)

(۲) زادِ راہ کا ہونا، البتہ جب حکومت یا مسلمانوں کی جماعت اسباب کی فراہمی کی ذمہ داری لے لے تو یہ ان کے ذمہ ہونے کی وجہ سے شرط سے ساقط ہو جاتا ہے۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

شیڈول برائے علمی و تربیتی دورات

بہاولپور دورات

- دورہ تفسیر / دورہ اساسیہ: ۱) 06 فروری — ۲) 20 فروری
- دورہ تربیہ: ۱) 12 فروری — ۲) 26 فروری
- بمقام: جامع مسجد عثمانؓ و علیؓ، ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

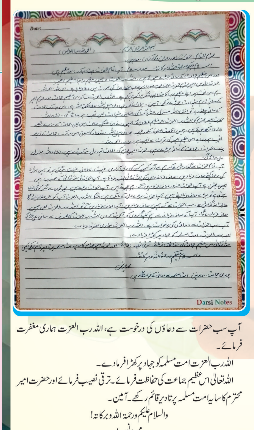
کراچی

- دورہ تربیہ: ۱) 19 تا 26 فروری
- بمقام: جامعۃ النور، مفتی ولی حسنؒ ٹاؤن، براستہ افغان کیمپ، نزد دیسمرو پارک، کراچی
- 0336-3353813

پشاور

- دورہ تربیہ: ۱) 05 تا 12 فروری
- بمقام: مدرسہ سنان بن سلمہؓ، گاؤں جوگیان، گھڑی اسلم سٹاپ، علاقہ ترناب فارم، پشاور
- 0315-9324524

ایک شہید کا پیغام



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(الحمد للہ رب العالمین)

محترم المقام حضرات ذمہ داران و کارکنان......معاونین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بعد از سلام: آپ تمام حضرات بہت مبارک اور عظیم ہیں اور اس عظیم جماعت کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ اللہ رب العزت نے ہمیں عظیم رہنما، عظیم امیر حضرت اقدس امیر محترم حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ کی صورت میں عطاء فرمایا ہے۔ الحمد للہ! الحمد للہ! ہم اس عظیم نعمت پر اپنے عظیم رب کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ اللہ رب العزت سب کو اس عظیم جماعت اور محترم امیر کے ساتھ تادمِ شہادت جوڑے رکھے، آمین۔ ہمارا مقصد جہاد فی سبیل اللہ، اعلاءِ کلمۃ اللہ ہے۔ اس مبارک جماعت کے ساتھ چلتے رہے تو ان شاء اللہ منزل، اللہ پاک کی رضاء اور شہادت بھی نصیب ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔

حضرت امیر محترم کو اللہ رب العزت اجر عظیم عطاء فرمائے۔ جنہوں نے ان مشکل حالات میں بھی جماعت کے سارے شعبے جاری رکھے ہوئے ہیں، ہمیں اقامتِ صلوۃ، کلمہ طیبہ، جہاد فی سبیل اللہ، استغفار کا سبق اسی مبارک جماعت کے ذریعہ نصیب ہو رہا ہے، اسی عظیم امیر کی برکت سے نصیب ہو رہا ہے۔ الحمد للہ

پیارے حضرات! جماعت کے ساتھ جڑے رہیں۔ حضرت امیر محترم کی اطاعت تہہ دل سے کرتے رہیں۔ ان شاء اللہ منزل مل جائے گی۔

آپ تمام حضرات سے گزارش ہے کہ ہم سے اگر کبھی کسی کی دل آزاری، غیبت، نافرمانی، خیانت ہوگئی ہو تو ہمیں اللہ کی رضاء کے لیے معاف فرما دیں۔ معاف فرمانے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ آپ حضرات تو اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں، ہمیں یقین ہے کہ آپ حضرات ضرور معاف فرما دیں گے، ہم چھوٹے ہیں، آپ حضرات بڑے ہیں، چھوٹوں سے اگر کوئی خطاء ہوتی ہے تو بڑے معاف فرما دیتے ہیں۔ آپ حضرات بڑے دل کے مالک ہیں، ان شاء اللہ، اللہ رب العزت آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ عاجزانہ گزارش ہے سب حضرات سے کہ ہمیں معاف فرما دیں۔ آپ معاف فرما دیں گے تو اللہ رب العزت بھی ہمیں معاف فرما دے گا، آپ کے معاف فرمانے سے ہم گناہ گاروں کو آخرت کے دن اللہ رب العزت کی طرف سے معافی مل جائے گی،

آپ سب حضرات سے دعاؤں کی درخوست ہے، اللہ رب العزت ہماری مغفرت فرمائے۔

اللہ رب العزت امت مسلمہ کو جہاد پر کھڑا فرما دے۔

اللہ تعالیٰ اس عظیم جماعت کی حفاظت فرمائے۔ ترقی نصیب فرمائے اور حضرت امیر محترم کا سایہ امت مسلمہ پر تادیر قائم رکھے۔ آمین۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

محمد یونس!

پوری جماعت، معاونین، امت مسلمہ سے معافی کے خواستگار ہیں

☆......☆......☆

قلم تلوار

نوید مسعود ہاشمی

Naveedmasoodhashmi@gmail.com

سیکولرازم......ہاہاہا



یہ جب پیدا ہوا تو اس کے ایک کان میں اذان اور دوسرے میں تکبیر پڑھی گئی... بولنے کے قابل ہوا تو سب سے پہلے اس کی ماں نے اسے کلمہ طیبہ سکھانے کی کوشش کی، بچپن میں ماں، باپ نے سب سے پہلے اسے محلے کی مسجد میں بھیجنا شروع کیا.. جہاں اس نے مولوی صاحب سے نماز، نورانی قاعدہ اور کچھ دعائیں پڑھیں...

شادی کے قابل ہوا تو اس کے والدین نے اس کی شادی بھی سنتِ رسول ﷺ کے مطابق کروانے کی کوشش کی، مرنے کے بعد اسے کفن بھی سفید پہنایا گیا، جس چارپائی پر اس کا جنازہ اٹھا، وہ چارپائی بھی مسجد سے منگوائی گئی... اس کے جنازے میں بھی کلمہ شہادت کی آوازیں بلند ہوتی رہیں...

اس کے لئے قبر بھی اسلامی یعنی مذہبی طریقے سے تیار کی گئی... اس کی میت پر جو چادر ڈالی گئی... اس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا... اس کا جنازہ پڑھانے کیلئے بھی مسجد کے مولوی کو بلایا گیا... اسے لحد میں اتارتے ہوئے اس بات کا بھی دھیان رکھا گیا کہ اس کا چہرہ قبلہ کی طرف ہو، قبر پر مٹی ڈالنے کے بعد... اس کے سر اور پاؤں کی جانب مولوی صاحب نے تلاوت بھی کلام پاک سے کی، اس کے گھر میں قرآن خوانی کے لئے جو بچے بلائے گئے وہ نہ بیکن ہاؤس کے تھے، اور نہ آکسفورڈ کے، بلکہ وہ بچے بھی کسی مدرسے سے بلائے گئے تھے... سوال یہ ہے کہ جب یہ پیدائش کے وقت بھی مذہبی تھا، اس کا بچپن بھی مذہبی تھا، شادی بھی مذہب کے مطابق تھی، مرنے کے بعد کی تمام ترتیب بھی مذہب کے مطابق تھی، تو پھر یہ سیکولر یا لبرل کیسے ہو گیا؟

گذشتہ کچھ عرصے میں اپنی ساری جوانی اور بڑھاپا سیکولر لادینیت کو پھیلانے میں کھپانے والے بعض بابوؤں کا انتقال ہوا تو میرے کان اس خبر کو سننے کے لئے ترس گئے کہ سیکولر پٹاری کے دانش فروش، کالم نگار، تجزیہ نگار، سیاست دان یا اینکرز، اس بات کا اعلان کریں گے کہ ”خبردار یہ ہمارا سیکولر ادیب یا سیکولر دانشور تھا، لہٰذا اس کے جنازے سے لیکر قبر میں دفن تک کی ترتیب بھی ”سیکولر اور لبرل“ عقائد کے مطابق ہو گی، اس ”سیکولر“ مردے کو مسجد سے منگوائی جانے والی چارپائی کی بجائے واشنگٹن یا برطانیہ سے درآمد شدہ بیڈ پر لٹایا جائے گا...

اس کے اوپر کلمے والی چادر ڈالنے کی بجائے ایرانی قالین ڈالا جائے گا... چونکہ سفید کفن مذہب کا حکم ہے اس لئے اس ”سیکولر“ مردے کو پینٹ شرٹ میں ہی دفنایا جائے گا، لحد میں اتارنے کے بعد اس کا چہرہ ”قبلہ شریف“ کی طرف کرنے کی بجائے واشنگٹن کی طرف کیا جائے گا... اس کی قبر کے سرہانے اور پاؤں کی طرف قرآن پاک کی بجائے، گرنتھ، تورات، زبور یا انجیل پڑھی جائے گی...

پاکستان کے عوام حیران ہیں کہ ساری عمر مذہب سے شرمندہ رہنے والے، مذہبی لوگوں کو دقیانوس اور دہشت گرد کہنے والے، مذہب کے احکامات، پردہ، داڑھی، جہاد اور مسجدوں اور مدرسوں کا مذاق اڑانے والے... ”مولانا“، ”مولوی“، عالم ”حافظ“ اور ”قاری“ کو نفرت کی علامت سمجھنے والے سیکولر خرکار! پیدائش کے وقت اور مرنے کے بعد مذہبی کیوں ہو جاتے ہیں... پھر ان کا سیکولرازم اور لبرل لادینیت سے اعتماد کیوں اٹھ جاتا ہے... عمر بھر سیکولر لادینیت کا پرچار کر کے ہزاروں پاکستانیوں کو گمراہ کرنے والا ہے کوئی ایسا سیکولر! جو اپنی زندگی میں اپنے گھر والوں اور دوست احباب کو یہ وصیت لکھ کر مرے کہ ”اس کے مرنے کے بعد اس کا جنازہ مولوی سے پڑھوانے کی بجائے کسی پادری سے پڑھوایا جائے، اس کی قبر پر سورہ یٰسین پڑھنے کی بجائے ویلنٹائن ڈے، اور ”بسنت“ یعنی ”بوکاٹا“ کے گیت گائے جائیں، یہ کیسے بدخصلت اور بدفطرت لوگ ہیں کہ جو ”پاکستان کا مطلب کیا! لا الہ الا اللہ“ تو تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں... مگر مرنے کے بعد ان کی میت پر کلمہ طیبہ والی چادر ڈالی جاتی ہے...

جنہوں نے ساری عمر اپنے بولنے کی صلاحیتوں کو شیطانی جذبات کے لئے وقف رکھا، لکھنے کی صلاحیتوں کو طاغوتی پرچم کو سربلند کرنے کیلئے وقف رکھا، سوچنے کی صلاحیتوں کو سیکولر لادینیت کو ملک کے کونے کونے تک پہنچانے کیلئے وقف رکھا، جن کی عمریں ملک کو فحاشی اور عریانی کے سمندر میں غرق کرنے پر وقف رہیں... خود وہ اتنے بزدل، ڈرپوک اور بودے ثابت ہوئے کہ مرنے کے بعد وہ ٹوٹل مذہبی بن گئے...

پس یہ سارے حقائق اس بات کو ثابت کرنے کیلئے کافی ہیں، سیکولرازم یا لبرل ازم سوائے جہالت اور گمراہی کے اور کچھ نہیں،

سیکولر لادینیت دراصل شیطان کا بہکاوا ہے...

شیطانی مکروفریب، دھوکا دہی اور چالبازی کو اگر کسی نے سمجھنا اور جانچنا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ سیکولر پٹاری کے خرکاروں کی زندگیوں پر ایک نگاہ ضرور ڈال لے، سیکولر دانش فروشوں کی قحط زدگی، اور منگتے پن کی انتہاء دیکھئے... کہ ان کے پاس لباس ہے تو وہ فرنگی، چال ڈھال ہے تو وہ فرنگی... خیالات اور نظریات ہیں تو وہ فرنگی... علم یا معلومات ہیں تو وہ فرنگی... تہذیب و ثقافت ہے تو وہ فرنگی... ان بیوقوفوں کی ”پٹاری“ میں اگر تہوار ہیں تو وہ بھی ہندوانہ یا پھر فرنگی... منہ بگاڑ بگاڑ کر انگلش بولنے کی کوشش کرنا ”ماں“ کو ”مما“، باپ کو ”ڈیڈی“ بولنا اور اگر یہ بوڑھے لاغر اور کمزور ہو جائیں تو انہیں گھروں سے نکال کر ”اولڈ ہاؤسز“ میں چھوڑ آنا، محبت کی آڑ میں شیطانی ہوس کو پروان چڑھانا، امن کا راگ الاپ کر غیروں کے تلوے چاٹنے کی کوشش کرنا... دہشت گردی، قتل و قتال، اور فرقہ واریت کو مذہب اسلام کی طرف منسوب کرنا ان کی عادت بن چکی ہے...

سیکولر پٹاری کے جن دانش وروں، اور سیاست دانوں کے اپنے پلے کچھ نہیں ہے، اور وہ لباس سے لیکر ”تہواروں“ تک انگریزوں اور ہندوؤں کے محتاج ہیں... وہ بھلا اس ملک اور قوم کو کیا دے سکتے ہیں؟

اب یہ ویلنٹائن ڈے کو ہی دیکھ لیجئے کہ جس کو منانے کیلئے سیکولر پٹاری کے خرکاروں نے ”دجالی“ الیکٹرانک چینلز پر اودھم مچائے رکھا، کوئی ان ”سیکولرز“ سے پوچھے کہ کیا ”ویلنٹائن“ انکے ”مامے“ کا پُتر تھا کہ جس کے دن کو منا کر انہوں نے پاک سرزمین کو ناپاک کرنے کی کوشش کی؟

”ویلنٹائن“ جیسے ہم جنس پرست خبیث اور موذی سے اس دھرتی کا کیا رشتہ، ناطہ کہ اس مردود کا دن یہاں منا کر گند پھیلانے کی کوشش کی گئی، اور اگر صدر مملکت ممنون حسین نے قوم کو ویلنٹائن ڈے منانے سے اجتناب کرنے کی تلقین کی، تو سیکولر دھریئے دانت کوستے ہوئے ان کے خلاف چڑھ دوڑے...

اب ثقافت و تہذیب کے یہ ”منگتے“.... لاہور میں ”بسنت“ منانے کی تیاریوں میں لگ جائیں گے، حالانکہ نہ بسنت رائے کا پاکستان یا پاکستانی قوم سے کوئی تعلق تھا اور نہ ہی ویلنٹائن کا پاکستان یا پاکستانی قوم سے کوئی رشتہ، یہ دونوں ہی مردود تھے، دونوں ہی شیطان صفت بے غیرت تھے، ان بے غیرتوں کا دن منانے کی کوشش میں پاگل ہو جانے والے ”سیکولرز“ کو خدا ہدایت عطاء فرمائے (آمین)

☆......☆......☆

گوشۂ مکتوب خادم

مکتوب خادم (10.02.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ ہی مالک الملک ہے.. بادشاہی اور حکومت کا مالک.. الحمد للہ جمادی الاولیٰ کا چاند ہو چکا.. آج یکم جمادی الاولیٰ 1437 ہجری کا دن ہے.. حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق.. جس کا رات کا وظیفہ رہ جائے وہ اسے فجر کے بعد ظہر کے وقت تک پورا کر لے..

والسلام

خادم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مکتوب خادم (11.02.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ نعمتوں کے زوال، اپنی ناراضی اور پکڑ سے ہم سب کی حفاظت فرمائے.. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَ تَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَ مِنْ جَمِیْعِ سَخَطِکَ.. یا اللہ! میں آپ کی پناہ پکڑتا ہوں آپ کی عطاء فرمودہ نعمتوں کے زوال سے، عافیت کی محرومی سے.. آپ کی اچانک پکڑ سے اور آپ کے غصے اور ہر ناراضی سے.. یہ ایک مسنون دعاء اور اس کا ترجمہ ہے. ہم اپنے گناہوں کی وجہ سے کیسی کیسی عظیم نعمتوں سے بیٹھے بٹھائے محروم ہو جاتے ہیں.. جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کا درود شریف بھی ایک گرانقدر نعمت ہے.. اس نعمت کی قدر اور حفاظت کریں.. جہاد کا کام اور جہاد کی خدمت ایک بڑی عظیم الشان اور انمول نعمت ہے.. یہ نعمت چھن جائے تو زندگی بے رنگ بے کیف ہو جاتی ہے.. مسلمانوں پر غصہ نہ کیا کریں.. خصوصاً اپنی ذات کے لئے غصہ کرنے اور اُتارنے والے بہت جلد اللہ تعالیٰ کے غصے کا شکار ہو جاتے ہیں.. نرمی اور رحمدلی کی عادت اپنائیں، تواضع اختیار کریں اور آنسوؤں والا استغفار کیا کریں.. جمعہ کے دن فجر سے پہلے استغفار، جمعہ کا غسل اور مسواک.. جمعہ کے لئے جلد مسجد جانا.. خواتین کا اول وقت جمعہ یعنی ظہر کی نماز ادا کرنا.. جمعہ نماز کے بعد صدقہ خیرات.. اور عصر کے بعد دل کی توجہ سے دعائیں.. آج مغرب سے جمعہ شریف مبارک، مقابلہ حسن مبارک..

والسلام

خادم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

☆......☆......☆

شام کا المیہ

نقش جمال......مدثر جمال تونسوی

Naqshejamal@gmail.com



یہ بات نہایت حوصلہ افزاء ہے کہ ملک شام کے مسلمان تمام تر مظلومیت اور بے کسی کے باوجود اپنی دینی روایات کے ساتھ ساتھ نظریہ جہاد کی حقیقت اور روح کے ساتھ بھی پوری طرح نہ صرف یہ کہ وابستہ ہیں بلکہ ان حقائق کو اچھی طرح سمجھ کر اپنے دل و دماغ میں بسائے ہوئے ہیں اور یہی ایک زندہ قوم کی نشانی ہے کہ وہ مایوس کن حالات میں بھی اپنی اقدار اور اپنے قابل قدر نظریات سے دستبردار نہیں ہوتی۔

ملک شام وہ مبارک سرزمین ہے جس پر برکتوں کا نزول دین اسلام اور امت محمدیہ کی آمد سے پہلے شروع ہو چکا تھا۔ یہ انبیائے کرام علیہم السلام کی سرزمین ہے، اور امت محمدیہ کے قابل فخر سرمایہ اہل علم و صاحبان کردار کا تعلق اسی سرزمین سے رہا ہے۔

حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ نے کئی ضخیم جلدوں میں فقط ملک شام کے ایک شہر دمشق کی تاریخ تحریر فرمائی ہے جیسے حافظ خطیب بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کئی ضخیم جلدوں میں عراق کے مشہور شہر بغداد کی تاریخ مرتب فرمائی ہے۔

یہ ملک شام کی سرزمین ہے جہاں ایک طرف بلند پایہ محدثین و فقہاء اپنے علمی فیض کی نہریں جاری کیے رہے اور وہیں اسلامی تاریخ کے کئی نامور سپہ سالار اور مجاہدین بھی یہاں فروکش ہوئے۔ اسی ملک شام کی سرزمین پر بیٹھ کر حضرت سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عظیم الشان بحری جہاد کو عروج تک پہنچایا تھا جس کے قدم یورپ کی سرزمین تک پہنچ گئے تھے۔ ایسے میں اگر آج یورپی ممالک اس سرزمین کے مظلوم اور بے کس باشندوں کو درندوں کی طرح چیرنے پھاڑنے میں لگے ہوئے ہیں تو یہ کچھ اجنبی نہیں کیوں کہ ان یورپی ممالک میں اسلام کی جو بہاریں ہیں ان بہاروں میں اس سرزمین کے باشندوں کا خون بھی شامل ہے۔

سرزمین شام کے لیے یہ ایک المیہ تھا کہ وہ یورپی درندوں کا نشانہ مشق ہے مگر اس سے بھی بڑا المیہ یہ ہے کہ اس پر ایک طرف وہ نصیری حکمران مسلط ہیں جو مجوسیت اور آگ پرستوں کی باقیات ہیں اور دوسری طرف ان کی معاونت اور پشت پناہی کے لیے وہ روس میدان میں ہے جو کمیونزم کا علمبردار اور اللہ تعالیٰ کی خدائی اور وجود کا منکر ہے۔

ویسے دیکھا جائے تو آگ پرستوں اور خدا کے منکروں میں کوئی خاص فرق ہے بھی نہیں۔ اس لیے اگر دونوں ایک دوسرے کے ہم نوا بن گئے ہیں تو اس میں بھی کچھ تعجب نہیں۔

روس نے نصیری مجوسی حکومت کو بچانے اور مسلم امت کے مقابلے میں اپنی کھوئی ہوئی طاقت اور رُعب کو کسی درجے بحال کرنے کے لیے ملک شام کی بے کس عوام پر بے تحاشا اور نہایت ہی اندھا دھند قسم کی بمباری کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس بمباری سے اکثر و بیشتر بے گناہ عوام اور بچوں کے ہجوم کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ فی الوقت بھی دستیاب نیوز رپورٹس کے مطابق ”روس نے شام میں جنگ بندی کے لیے کسی سمجھوتے کے باوجود شمالی شہر حلب اور اس کے نواح میں فضائی حملے جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔

روس کی خبر رساں ایجنسی انٹرفیکس نے وزارت خارجہ کے ایک عہدے دار کے حوالے سے یہ فضائی حملے جاری رکھنے کی اطلاع دی ہے۔ شامی حزب اختلاف کے ایک اعلیٰ عہدے دار نے اتوار کو ایک بیان میں روس کو شام میں بمباری جاری رکھنے پر کڑی تنقید کا نشانہ بنایا تھا۔ انھوں نے کہا تھا کہ جنگ زدہ ملک میں موجود لوگ الفاظ کے بجائے عملی اقدام کے منتظر ہیں۔

دریں اثناء روسی وزیر اعظم دمتری میدویف نے ٹائم میگزین کے ساتھ ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ ان کا ملک غیر معینہ مدت کے لیے شام میں فوج موجود رکھنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا ہے۔ ان سے سوال کیا گیا تھا کہ کیا روس اپنے اتحادی بشارالاسد کو ملک پر مکمل کنٹرول بحال کرنے میں مدد دے گا۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ "ہم شام میں کبھی ختم نہ ہونے والی موجودگی نہیں چاہتے ہیں، ہمارا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ہم وہاں بہت محدود اور ٹھوس مقاصد کے لیے موجود ہیں"۔ گذشتہ ہفتے میدویدیف نے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ تمام قوتوں کو شام میں جاری خانہ جنگی کے خاتمے کے لیے مذاکرات کی میز پر مل بیٹھنا چاہیے قبل اس کے اس کی وجہ سے ایک نئی عالمی جنگ شروع ہو جائے۔

انہوں نے جرمن اخبار ہینڈلزبلیٹ سے انٹرویو میں کہا کہ "امریکیوں اور ہمارے عرب شراکت داروں کو سوچنا چاہیے کہ کیا وہ ایک مستقل جنگ چاہتے ہیں۔ اس طرح کی جنگ فوری طور پر جیتنا ناممکن ہوگا۔ خاص طور پر عرب دنیا میں جہاں ہر شخص دوسرے شخص سے لڑ رہا ہے"۔ انہوں نے کہا کہ روس اور امریکا کو تنازعے کے تمام فریقوں پر جنگ بندی کے لیے دباؤ ڈالنا چاہیے۔ واضح رہے کہ روس کے لڑاکا طیارے اس وقت حلب اور اس کے نواحی علاقوں میں شامی صدر بشارالاسد کی فوج کے خلاف لڑنے والے گروپوں پر بمباری کر رہے ہیں۔ اس فضائی مدد سے ہی شامی فوج برسرزمین پیش قدمی کر رہی ہے اور اس نے حالیہ ہفتوں کے دوران متعدد علاقوں پر دوبارہ کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔ شام کے شمالی علاقوں میں امریکا کی قیادت میں اتحاد کے لڑاکا طیارے بھی مخالفین کے ٹھکانوں پر بمباری کر رہے ہیں۔“

یہ المیہ کا ایک رخ ہے کہ روس بھی ملک شام کا ماما چاچا بن کر ان پر اپناز ور مسلط کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور دوسری جانب ایران جیسا آستین میں چھپا سانپ اس المیہ کا اصل ذمہ دار اور ڈرامائی کردار ہے۔

اس کردار نے ایک نیا موڑ لے کر جنگ سے تباہ حال ملک شام میں اپنے کٹھ پتلی صدر بشارالاسد کے دفاع کے لیے فضائی کارروائیوں کا اعلان کر دیا ہے۔ چنانچہ دستیاب اطلاعات کے مطابق ”ایرانی فضائیہ کے ترجمان کا کہنا ہے کہ صدر بشارالاسد کی جانب سے مداخلت کی درخواست پر ہماری فضائیہ فوری حرکت میں آئے گی۔ ایرانی خبر رساں ادارے ”تسنیم“ نے فضائیہ کے ترجمان فرزاد اسماعیلی کا ایک بیان نقل کیا ہے جس میں ان کا کہنا ہے کہ ان کا ملک دمشق کی جانب سے فوجی مداخلت کی درخواست پر فوری کارروائی میں ذرا بھی تاخیر نہیں کرے گا۔ فضائی شعبے میں بھی شامی فوج کی بھرپور رہ نمائی اور معاونت کی جائے گی۔

خیال رہے کہ سنہ 2011ء کے بعد سے شام میں صدر بشارالاسد کے دفاع میں ایرانی فوج باضابطہ حصے لے رہی ہے مگر تہران کی جانب سے فوجی مداخلت کو عسکری مشاورت اور رہ نمائی کا نام دیا جاتا ہے، حالانکہ خود ایرانی ذرائع ابلاغ تسلیم کر چکے ہیں کہ شام میں جنگ میں لڑتے ہوئے ایران کے سیکڑوں فوجی افسر، سپاہی اور غیر سرکاری جنگجو ہلاک ہو چکے ہیں۔ ایرانی فضائیہ کے ترجمان نے کہا کہ شام میں تہران کی فوجی مداخلت سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای کی براہ راست ہدایات کے عین مطابق ہے۔ شام کے لیے ہماری عسکری خدمات مشاورت کی حد تک ہیں۔ شامی حکومت کے دفاع اور معاونت کے لیے تہران ہر ممکن مدد کے لیے تیار ہے۔

خیال رہے کہ ایرانی فضائیہ کی جانب سے شام میں فضائی مداخلت کا اعلان ایک ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب چند روز پیشتر میونخ میں ہونے والی عالمی کانفرنس میں ایرانی وزیر خارجہ جواد ظریف نے کہا تھا کہ ان کا ملک شام میں امن و امان کے قیام اور جنگ کے خاتمے کے لیے سعودی عرب سے تعاون پر تیار ہے۔ ایران کی جانب سے شام میں فضائی کارروائیوں میں حصہ لینے کا اعلان اس لیے بھی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ سعودی عرب اور ترکی نے اپنے طور پر شام میں فضائی آپریشن کی تیاریاں شروع کی ہیں۔ سعودی عرب نے اپنی فوج اور جنگی طیارے ترکی پہنچا دیے ہیں جہاں ترکی نے انجیر لیک فوجی اڈہ سعوی فوج کے حوالے کر دیا ہے۔“

ہم سمجھتے ہیں یہ یقیناً وہ اہم وقت ہے کہ مسلم ممالک کو باہمی اتحاد اور ٹھوس منصوبہ بندی کے ساتھ ساتھ کامل اخلاص سے ملک شام کے قضیے کو مسلم مفادات کے مطابق حل کرنے کے لیے میدان میں اترنا چاہئے اور اس بارے میں کسی بھی بیرونی مداخلت اور یورپی یا روسی دباؤ کو خاطر میں نہیں لانا چاہئے کیوں کہ ان دونوں فریقوں نے ملک شام کے محاذ پر مسلم عوام کے لیے منفی کردار ہی اداء کیا ہے، اس لیے اس بارے میں ان پر بھروسہ کرنا قطعی مفید نہ ہوگا بلکہ ضروری ہے کہ فی الوقت مسلم ممالک اپنی پالیسی خود وضع کریں، ملک شام کے عوام اور سنی طبقات کی نمائندہ مخلص قوتوں کو ساتھ لیں اور انہیں اپنے اخلاص کا بھی یقین دلائیں۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو امید کی جاسکتی ہے کہ اس سے ایسا پائیدار نتیجہ سامنے آجائے گا جس سے ملک شام کے عوام کو خود مختاری و آزادی حاصل ہوگی اور اس مبارک سرزمین پر ڈیرے ڈالنے والی بیرونی قوتوں کو یہاں سے فرار ہوئے بغیر کوئی چارہ نہ ہوگا۔

☆......☆......☆